قال اللہ تعالیٰ ورفعنا لک ذکرک

فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا آوازہ (دنیا میں) بلند کیا

سپاس بیقیاس نجدانی که این مجموعۂ کلام لاثانی موسوم به

دیوانِ بتول

در

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

از نتیجۂ فکر شیدائے رسول محترمہ بتول فاطمہ صاحبہ ساکنہ شاہجہانپور ضلع میرٹھ

حسب فرمائش جناب حافظ قاری مظہر الدین احمد صاحب شاہجہانپوری

بحسن اہتمام و بسعی مالاکلام جناب مولوی حکیم محمد ابراہیم صاحب [illegible]

المطبعۃ المصطفویۃ بمبئی میں چھپا

ضروری تبصرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

زیر نظر کتاب کے سرورق پر جب آپ "دیوان" کا لفظ دیکھینگے تو آپ کو یقیناً یہ خیال ہوگا کہ اس مین جو غزلین ہونگی وہ لطافت بیان، حسن تخیل، محاورات زبان، ندرت تراکیب وغیرہ کی اعلیٰ مثالین ہونگی اور اگر تمام نہین تو کم از کم اکثر حصہ بحیثیت شاعری کے اعلیٰ معیار کا ہوگا جس سے ناظرین کو کافی دلچسپی ہوسکے اور مطالعہ کرنے والا لطف سخن حاصل کرسکے۔ گو آپ کی یہ توقع بیجا نہین ہے لیکن دیوان کا مطالعہ کرنے کے بعد شاید ہر شخص کو اُس کے قائم کئے ہوئے خیال کے موافق اُس اعلےٰ حیثیت کا کلام نہ ملیگا جس مین اُس کو شاعری کی تمام خوبیان اور محاسن ملین۔ یہ بات دشوار اور ناممکن نہ تھی کہ اس کو شاعرانہ حیثیت سے اعلیٰ پایہ کا کلام بنا دیا جاتا جس سے ناظرین کافی لطف اندوز ہوسکتے۔ لیکن اس صورت مین وہ اصلی مقصد فوت ہوجاتا جو اس کی اشاعت سے ملحوظ ہے یعنی ناظرین کو صرف یہ دکھانا ہے کہ ہندوستان مین صنف لطیف مین ایسے قابل جوہر مخفی ہین جن مین قدرت نے ہر قسم کی اعلیٰ استعداد رکھی ہے لیکن اُن کو کوئی محرک اور تربیت کرنے والا میسر نہ آنے کی وجہ سے اُن کی قابلیت و استعداد یا تو معدوم

ہو گئی اور یا اُن سے اِس طرح کام لیا گیا کہ اُس مین عدمِ تربیت کی وجہ سے کوئی خاص دلچسپی اور عمدگی پیدا نہ ہو سکی۔ اسی قسم کا نمونہ یہ دیوان بھی ہے جو شاہجہانپور ضلع میرٹھ کی ایک محترم خاتون کے حُسنِ تخیل کا نتیجہ ہے جن کا نامِ گرامی بتول فاطمہ ہے۔ خاتونِ موصوفہ مین قدرت نے جوہرِ شاعری ودیعت کر رکھا تھا اور اِس درجہ استعداد کامل تھی کہ بغیر کسی محرک کے اُن کے جذبات نے نظم کی شکل مین ظہور کیا۔ اور چونکہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے اُن کا سب سے زیادہ محبوب ہی سردارِ دو عالم نبی اکرم ہے جن کو محبوبِ دو عالم بنایا گیا ہے اِس لئے اِن کے واسطے اُن کی مدح و ثنا کا میدان شاعری نہایت مبارک اور زیبا تھا۔ اُنھون نے جس سادگی اور سچی محبت سے اپنے جذبات اور تعلقِ خادمانہ کا اظہار کیا ہے وہ یقیناً اِس وجہ سے بہت زیادہ قابلِ قدر ہے کہ ایک ایسی عورت کے قوتِ متخیلہ کا نتیجہ ہے جو اعلیٰ تعلیمیافتہ نہ ہونے کے ساتھ ایک چھوٹی سی بستی کی رہنے والی ہے اور جس کو قوانینِ شاعری کی تعلیم کرنیوالا بلند پایہ شاعر بھی مشورہ دینے کیلئے نہ ملا۔ اِس کے علاوہ جو کچھ کہا گیا ہے وہ محض لفاظی یا صوتِ بے معنی نہیں ہے بلکہ وہ حقائق اور اُمورِ واقعی ہین جن کے باور کرانے کیلئے صرف اس کا اسلام ہی کافی ثبوت ہے۔ آپ کو اِس دیوان مین ممکن ہے کہ حُسنِ تخیل کے اعلیٰ نمونے نہ ملین نُدرتِ بیان اور اسلوبِ زبان کے لحاظ سے عمدہ اشعار نظر سے نہ گزرین بلکہ اِس سے بھی بڑھکر یہ کہ بعض جگہ خامیان اور شاعری کی غلطیان بھی نظر آئینگی۔ مگر یہ سب کچھ صرف اِس وجہ سے ہے کہ یہ ایک ایسی خاتون کے نتائجِ افکار ہین جن کو یہ سب باتین بتانے والا میسر نہ آیا۔ ہان دوسری صورت یہ بھی ممکن تھی اور بعض احباب کا مشورہ بھی یہ تھا کہ اِس دیوان کو تلف کر دیا جائے اور شائع نہ کیا جائے لیکن میرے نزدیک ایسا کرنا ایک گناہ کے مترادف ہوتا کیونکہ انسانی ہاتھون کا کسی موجود چیز کو بلا وجہ معدوم کر دینا شرعاً اور اخلاقاً جرم اور خلافِ عقل ہے۔ اِس لئے بہت ضروری تھا کہ اِس سے عام لوگون کو مسرت اندوز

کیا جائے اور شاعرہ کی ہمت افزائی کیجائے۔ اِس واسطے اِس دیوان مین کہین کہین بہت معمولی اور ایسا خفیف تغیر یا اصلاح کر کے شائع کیا جاتا ہے جس سے شاعرہ کا رنگِ کلام اور اندازِ بیان بالکل نہ بدلے اور جہان اِسقدر تغیر کی ضرورت نظر آئی اس کو باوجود اسقامِ شاعریت کے اپنے حال پر چھوڑ دیا گیا تاکہ آپ کو خاتونِ موصوفہ کے قوتِ متخیلہ کے زورِ بیان اور مضامین کی آمد کا اندازہ ہو سکے۔ اور آپ کو یہ معلوم ہو جائے کہ ہمارے مُلک مین اب بھی جوہرِ قابل ہین مگر اُن کو تربیت کرنیوالا اور ترتیب دینے والا نہین میسّر آتا تو وہ گوشۂ گمنامی مین رہکر یون فنا ہو جاتے ہین کہ جیسے تھے ہی نہین۔

اِس دیوان مین جہان شاعرانہ لغزشین ہین وہین بعض ایسے محاسن اور خوبیان بھی ہین جو مطالعہ کرنیوالے کی دلچسپی کا کافی سامان ہین۔ آپ اوّل سے آخر تک غور سے ملاحظہ فرمائین تو شاید آپ کو یہ کہین بھی نظر نہ آئیگا کہ شاعرہ نے کسی جگہ فرطِ محبت مین حد سے تجاوز کر کے فرقِ مراتب کو ملحوظ نہ رکھا ہو یا نامناسب الفاظ مدح کا استعمال کیا ہو۔ سب سے زیادہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اشعار مین جہان کہین کسی قصہ یا واقعہ کے متعلق کوئی لطیف تلمیح ہے اسمین خیال رکھا گیا ہے کہ محض فرضی روایات اور موضوع واقعات نہ ہون۔ بعض بعض اشعار مین آیاتِ کلامِ الٰہی یا احادیثِ نبوی کا اقتباس بھی نہایت خوبی سے کیا گیا ہے۔ بعض احادیثِ مشہورہ کے ترجمہ ہی کو نظم کیا گیا مگر نہایت خوبی کے ساتھ۔ غرض یہ اس قسم کی باطنی خوبیان ہین جو شاعرہ کی اعلیٰ استعداد اور دماغی قابلیت کی روشن دلیل اور دیوان کی اشاعت کی محرکِ اصلی ہین نیز اس دیوان کو لکھنے اور شائع کرنے کا مقصدِ اصلی اس سے زیادہ کچھ بھی نہین ہے جو شاعرۂ محترمہ نے نذرِ حقیر کے آخر مین ظاہر کیا ہے۔ اُمید کہ تمام برادرانِ اسلام اِس دیوان کو مقبولیت کی نظر سے مطالعہ فرما کر محترمۂ موصوفہ کی ہمت افزائی فرمائینگے اور اُن کے اغلاط اور لغزشون سے چشم پوشی فرما کر اجرِ عظیم کے مستحق ہونگے۔

اِس دیوان کے بعض اشعار سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دیوان اصلاح شدہ اور یہ تمام کلام ایک شاعر کا درست کیا ہوا ہے لیکن تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہ اصلاح برائے نام تھی۔ واقعہ یہ ہے کہ شاعرہ کے برادر حقیقی ایک خوش گو شاعر تھے اُنکی آخر عمر مین شاعرہ نے اپنا مجموعہ اُن کی خدمت مین بغرضِ اصلاح پیش کیا۔ ابھی وہ اس کے نصف حصّہ کو تو کیا بلکہ چوتھائی بھی نہ دیکھنے پائے تھے کہ علیل ہو گئے اور اُن کی علالت نے طول اختیار کیا۔ بہن کے تقاضے اور تعلق پر نظر کر کے اُنھون نے اسیطرح دیوان کو واپس کر دیا اور بہن کی دلجوئی کے خیال سے طباعت کی اجازت بھی دیدی۔ اُس وقت بیماری اور کمزوریٔ دماغ کی وجہ سے وہ خود بھی شعر کے حُسن و قبح کو زیادہ امتیاز کی نظر سے نہ دیکھ سکتے تھے اس وجہ سے یہ دیوان یُونہی رہ گیا۔ اور اب شاعرہ کی حوصلہ افزائی کے خیال سے اسی حالت مین طبع کرا دیا گیا ہے۔ اِس حقیقت کے اظہار کی گو زیادہ ضرورت نہ تھی مگر صرف اِس خیال سے کہ کسی مغالطہ مین مبتلا ہو کر ہمارے مذکورۂ بالا بیان کو خلافِ واقعہ نہ سمجھا جائے یہ سب کچھ لکھا گیا۔

آخر مین ہم اِس دعائے اخلاص پر اس مختصر تبصرہ کو ختم کرتے ہین کہ خدائے تبارک و تعالیٰ شاعرۂ محترمہ کی اُن تمام دعاؤن کو جو اُنھون نے بشکلِ نظم اپنے دیوان مین شامل کی ہین قبولیت کا شرف بخشے۔ شاعرہ کے واسطے نیز ناظرین اور ساعیٔ طباعت کے واسطے ذریعۂ نجاتِ آخرت بنائے اور اپنے حبیبِ پاک کی محبت و اُلفت کے آفتابِ عالمتاب سے سب کے سینون کو منوّر کرے۔ آمین

خادم ملت

(مولوی حکیم) محمّد ابراہیم راندیری سند یافتۂ دہلی

۲۰ شعبان ۱۳۴۵ھ

مہتمم مدرسۂ نسوان عارفیہ راندیر ضلع سورت

قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے - اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا آوازہ (دنیا میں) بلند کیا

سپاسِ بیقیاسِ یزدانی کہ این مجموعۂ کلامِ لاثانی الموسوم بہ

دیوانِ بتول

در

نعتِ رسول ع صلی اللہ علیہ وسلم

از نتیجۂ فکرِ شیدائے رسول محترمہ بتول فاطمہ صاحبہ سکنہ شاہجہانپور ضلع میرٹھ

حسبِ فرمائش جناب حافظ قاری مظہر الدین احمد صاحب شاہجہانپوری

سنہ ۱۳۴۵ ھ

بحسن اہتمام و سعی مالاکلام جناب مولوی حکیم محمد ابراہیم صاحب ایڈیٹر مدظلہ

المطبعۃ المصطفویۃ بمبئی میں چھپا

پرنٹر: محمد احمد

نذرِ حقیر

ببارگاہِ رسالت پناہ سردارِ دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم

مصنّفین کا طریقہ ہے کہ وہ اپنی تصنیفات کو اپنے کسی صاحبِ اقتدار مُربّی کی خدمت مین عقیدتمندی کے اظہار کیلئے بطورِ نذر پیش کیا کرتے ہین۔ اِس لئے یہ ناکارۂ عالم بھی اپنے اِس ھدیۂ ناچیز اور تحفۂ گدائی کو سیّد الاوّلین و الاٰخرین خاتم النّبیین فخرِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ رسالت پناہ مین باُمّیدِ قبول پیش کرکے وسیلۂ شفاعتِ آخرت بنانا چاہتی ہے

شعر

بے مایہ سہی لیکن شاید کہ بُلا بھیجین (جوہر) بھیجی ہین درودونکی کچھ ہم نے بھی سوغاتین

ناکارۂ خلائق

بتول فاطمہ اہلیۂ قاری مظہر الدین احمد صاحب

شاہجہانپور ضلع میرٹھ۔ یو۔پی

شعبان المعظم ۱۳۴۵ھ

اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد

کائناتِ ہر دو عالم کی بنا تو ہی تو تھا
مقتضائے ابتدا و انتہا تو ہی تو تھا

رنگ و صورت مین تو کچھ ایسی نہ تھی زیادہ حسین
بنکے لیلیٰ دل مین مجنون کے بسا تو ہی تو تھا

چاہِ بابل مین مَلَک اِسطرح کب ہوتے اسیر
حُسنِ دلبر دلفریب و دلربا تو ہی تو تھا

کون یوسفؑ خواب کیا اور کیسا اصرارِ وصال
باعثِ عشقِ زلیخا دل فنا تو ہی تو تھا

زکریاؑ داؤدؑ و یونسؑ نوحؑ و ابراہیمؑ کا
شدّت و تکلیف مین حافظ رہا تو ہی تو تھا

غارِ تیرہ مین گئے اُمّت کو بخشانے رسولؐ
عفوِ جرمِ عاصیان مژدہ رسا تو ہی تو تھا

میرا مونس ہی رہا افلاس جس کے حکم سے
حکم یہ حکمت بھرا کس نے دیا تو ہی تو تھا

جس مبارک وقت یہ افلاس مجھ سے دور ہو
اُس مبارک وقت کا خالق بنا تو ہی تو تھا

مدح گسترا پنے خالق کی بتولِ ہوتی کیا
نحن اقرب کہہ کے دل مین بولتا تو ہی تو تھا

جلوہ ہے شش جہت مین ربِّ انام تیرا
بے عیب ذات تیری بے نقص کام تیرا

میرا وجود مولا نَے گبر نَے ولی ہے
اچھا ہے یا بُرا ہے لیکن غلام تیرا

کچھ دَیر سے غرض ہے میخانے سے نہ مطلب
لیتی ہون نام مالک ہر صبح و شام تیرا

مَین ناتوان و عاجز تو بے نیاز مالک
یہ مدح گو ہے بندی محمود نام تیرا

اِس کے سوا خدایا کچھ آرزو نہین ہے
اِک بار دیکھ لون مین بیت الحرام تیرا

مِلجائے کوئی ایسا مجھ کو تو پیر کامل
جو دیدے ایک یارب عرفان کا جام تیرا

روحِ بتولؔ نکلے جب جسم سے الٰہی
لب سے زبان سے دل سے جاری ہو نام تیرا

ہر شئے مین ہے درخشان رزّاق نُور تیرا
دیکھے نہ چشمِ غافل تو کیا قصور تیرا

پتّون مین پھول پھل مین کاہ و شجر حجر مین
ظاہر ہے تیری قدرت سب مین ظہور تیرا

پیدا کیا جو مجھ کو اُمّت مین مصطفٰے کی
احسان یہ بڑا ہے ربِّ غفور تیرا

احسان تیرے ہم سے کب ہون بیان مولا
کھاتے ہین رزق دایم مالک ضرور تیرا

صد حیف یادِ حق سے غافل ہین یہ انسان
لیتے ہین نام ہر دم وحش و طیور تیرا

آتش مین ڈال مولا یا خلد مین جگہ دے
آئی ہون در پہ تیرے کر کے قصور تیرا

پاوے بتول یارب یہ اِک مُراد اپنی
حاصل ہو اُس کو خالق قُرب و حضور تیرا

جبکہ دُنیا مین حبیبِ کبریا آنے کو تھا
غیب سے گویا کہ اِک نورِ خدا آنے کو تھا

ہوگئے نورِ خدا سے دو جہان معمور سب
جبکہ ختم الانبیا بحرِ سخا آنے کو تھا

جس کو خالق نے حبیب اپنا بنایا ہے بشوق
بس وہی سردارِ کُل صاحب عطا آنے کو تھا

جو کہ دوزخ سے بچا کر خلد مین لیجائیگا
وہ شفیع مردمانِ پُرخطا آنے کو تھا

سب زمین و آسمان یہ جس کی خاطر سے بنے
صاحبِ جُود و سخا وہ مہ لقا آنے کو تھا

کفر کی ظلمت مِٹے جس سے کہ روشن دین ہو
دو جہان کا نُور وہ بدرالدجیٰ آنے کو تھا

ابرِ رحمت کا ترشّح عام پر تھا اے بتول
جب وہ نُورِ کبریا بحرِ ہُدیٰ آنے کو تھا

نازِ محبوبی ترے سب سے نِرالے آجا
بات بگڑی ہوئی اُمّت کی بنالے آجا

دیکھنے کے ترے مشتاق ہین سب حور و ملک
شربتِ دید کے دے اُن کو پِلا لے آجا

ہین پسندیدہ تری ساری ادائین محبوب
دوش پر کملی سادات کو ڈالے آجا

دیا مازاغ لبصر کا تجھے سُرمہ ہم نے
تو ہمارا ترے ہم دیکھنے والے آجا

گو نسا کہنا ہے جو تیرا نہین ہم نے کیا　　بول کس کس کو مین بخشون تو بتا لے آجا
غُل فرشتون مین ہوا آپ کی جب آمد کا　　درِ افلاک کے کھُلنے لگے تالے آجا
شبِ معراج تجھے ہم نے ہے سب کچھ بخشا　　کر دیا تاج شفاعت کا حوالے آجا
فوجِ غم نے مجھے گھیرا ہے رسولِ عربی　　رنجِ ناداری کے چڑھتے ہین رسالے آجا
یا نبیؐ گردشِ تقدیر سے ہون مین رنجور　　مجھ کو اِس رنج و مصیبت سے بچا لے آجا
ہون گنہگار بہت جلد خبر لے لینا　　مجھ کو وہ گور کہین پیس نہ ڈالے آجا

تیری بیمارِ محبّت کا خدا حافظ ہے
لیتی گِن گِن کے بتولؔ ہے سنبھالے آجا

نہ کیون اَوج پر ہو ستارا ہمارا　　کہ ہے مصطفٰےؐ حق کا پیارا ہمارا
تمھارے سِوا یا شفیعِ دو عالم　　نہین دو جہان مین سہارا ہمارا
تُلین جب کہ اعمال میزان مین میرے　　رہے دھیان اُس دم خدارا ہمارا
بُلا لیجئے اپنے در پر ہی حضرت　　نہین ہند مین اب گذارا ہمارا
رُخِ مصطفٰےؐ کا ہوا عشق جب سے　　جگر ہو گیا پارا پارا ہمارا
جو بخشے تو رحمت نہ بخشے تو مرضی　　نہین اِس مین یا رب اِجارا ہمارا
فرشتون سے حق بولا معراج کی شب　　لو دیکھو یہی ہے پیارا ہمارا

پہونچکر درِ شہ پہ پھر ہند آوین — نہین دل یہہ کرتا گوارا ہمارا

عوض نقد جان کے ملے عشقِ مولا
بتولؔ نہین پھر خسارا ہمارا

الٰہی مِٹے بُغض و کینہ ہمارا — ہو نورِ علےٰ نور سینہ ہمارا
شریعت پہ مرتی ہون مین جان و دل سے — ہو یارب وہی مرنا جینا ہمارا
مقاصد دلی سارے ہوجائین حاصل — جو ہوجائے مدفن مدینہ ہمارا
ہوا طوفِ کعبہ نہ دیدارِ بطحیٰ — تو کس کام کا ایسا جینا ہمارا
بطوفانِ عصیان پھنسی میری کشتی — بچالے خدایا سفینہ ہمارا
ترے مُصحفِ رُخ کے غم مین ہون روتی — نہین کوئی سُنتا شبینہ ہمارا

یہ ہے میرے مولا کی خوشبو بتولؔ
کہ جس سے بسا قلب و سینہ ہمارا

اے خدا کب وہ عطا مجھ کو خزینہ ہوگا — عشقِ حضرت سے جو روشن مِرا سینہ ہوگا
کب زیارت شہِ کونین کی ہوویگی مجھے — بحرِ اندوہ سے کب پار سفینہ ہوگا
روزِ محشر کبھی بخشش نہین ہوگی اُسکی — دل مین اصحابِ نبیؐ سے جسے کینہ ہوگا
مشعلِ نورِ خدا سے نہ وہ ہوگا روشن — حُبِّ حضرت کا نہ جس دل پہ نگینہ ہوگا

خواب مین اپنے نبیؐ پیارے کو جب دیکھے بتول
سب سے مسعود وہی روزِ ادینہ ہوگا

حبیبِ خدا یا شفیع الوریٰ
امام الہدیٰ یا شفیع الوریٰ

خدا آپ کرتا ہے قرآن مین
تمھاری ثنا یا شفیع الوریٰ

کہے گر نہ تم سے تو کس سے کہے
تمھاری گدا یا شفیع الوریٰ

مدینہ مین ہی دفن ہو میری نعش
یہ ہے مدّعا یا شفیع الوریٰ

یتیمون غریبون کے فریاد رس
خبر لو ذرا یا شفیع الوریٰ

کہون کِس سے مین اپنا حالِ زبُون
تمھارے سِوا یا شفیع الوریٰ

تِری نام لیوا ہون جیسی بھی ہون
خطا بخشوا یا شفیع الوریٰ

بہت تنگ ہون تنگدستی سے مَین
کرا دے رِہا یا شفیع الوریٰ

مِری قبر مین بھی مدد کیجیو
برائے خدا یا شفیع الوریٰ

تِرے آستانے سے آنکھین مَلُون
یہ ہے التجا یا شفیع الوریٰ

تصدُّق ہون مان باپ تم پر مِرے
مین تم پر فدا یا شفیع الوریٰ

نِکل جائیگا دم اِنھین حسرتون مین
مدینے بُلا یا شفیع الوریٰ

عمل سب بُرے ہین مگر روزِ حشر
بھروسہ ترا یا شفیع الوریٰ

تپ ہجر سے جان پر آبنی ہے
دوا ہو عطا یا شفیع الورٰے

بتولؔ کو کیا خوف ہو روزِ حشر
تو ہے رہنما یا شفیع الورٰے

محشر مین بخش دیگا اِک قصور میرا
غفّار ہے وہ مالک ربِّ غفور میرا

جو حق کی یاد کی ہے بُوئے ریا ہے اُسمین
ظاہر ہو حشر کے دن یارب نہ زور میرا

بارِ گنہ ہے سر پر مین ناتوان ہون مولا
ہو پُل صراط پر سے آسان عبور میرا

بنکر شفیعِ اُمّت جب جاؤ پیشِ داور
اُس دم خیال رکھنا حضرت ضرور میرا

روضے پہ مصطفٰے کے پہونچے بتولؔ جس دن
حاصل مُرادِ دل ہو غم ہووے دُور میرا

زخمِ دل کا ہوا یہ حال بھرا اور ٹُوٹا
ایسے ناسُور کو سب کہتے ہین بھر یا پھُوٹا

چشمۂ فیض ہو تم میرے نبیؐ حکم کرو
کہ مُبارک ہو نحوست سے ستارہ چھُوٹا

معجزہ شقِّ قمر دیکھ کے کانپے ہے مُدام
عبرتِ شمس ہوئی قُرصِ قمر جو ٹُوٹا

زائرو تم کو گوارا ہوئی دُوری کیونکر
تم سے کس طرح پیمبرؐ کا مدینہ چھُوٹا

مدح گو جو کوئی شاعر نہو حضرت کا بتولؔ
اہلِ دُنیا کی صفت مین کہو کیون مُنہ پھُوٹا

چہرۂ ظاہر کفن مین جب نہان ہوجائیگا
حالِ زشت وخوب تب سارا عیان ہوجائیگا

آتشِ دوزخ سے ہوجائینگے سب مسُلم رہا
کلمہ گویون پر خدا جب مہربان ہوجائیگا

گرمیٔ خورشید سے محشر مین بیتابی کے وقت
دامنِ حضرُت کا سر پر سائبان ہوجائیگا

مال ودولت کو اکھٹاّ کیجئے کب کیلئے
بعد مرنے کے سبھی کچھ رائگان ہوجائیگا

ہے گلِ باغ جوانی ایک ڈو دِن کی بہار
صرصرِ پیری سے پَل بھر مین خزان ہوجائیگا

ہائے غفلت اِس قدر مت کر سرائے دہر مین
ہے قیامِ پنج روزہ پھر روان ہوجائیگا

ہجرِ حضرُت مین بتولؔ کے جو یہ نالے رہے
بس اِسی سے پلۂ نیکی گران ہوجائیگا

سکھی پیارا وہ آمنہ جایا مُرا مُرے سپنے مین بھی وہ نہین آتا
شبِ ہجر رُلاتی ہے مجھ کو شہا ٹک لیجے خبر مُری بہرِ خدا

مُہے جب سے تمھاری ہے پیت لگی نہین تب سے رہی مین کسی جوگی
مُہے مارین مین طعنہ نگر کی سکھی ترُے چرنون سے مَن کی مٹے چنتا

بھرا سینے مین ہجر کا کوہِ اَلَم اُسی بار سے اُٹھتا نہین ہے قدم
دمِ نزع ہے آیا ہے ہونٹون پہ دَم یہی سوچ ہے پایا نہ درس ترا

مُری نَیّا اَدھر مین ڈول رہی مجھ دُکھیا کو آکے بچاؤ نبیؐ

حسینی

حسنینؓ کا صدقہ طفیلِ علیؓ ہو بتول پہ اب تو کرم شاہا

یا خالقِ جود و سخا یا دافعِ رنج و بلا
فریاد سُن لے اے خدا میری مصیبت دے مٹا

میرے نبی یا مصطفےٰ تم ہو حبیبِ کبریا
اور مین ہون عاصی پُر خطا خالق سے لیجو بخشوا

حاجت روائے انس و جان محبوبِ ربِّ دو جہان
تم ہو شفیعِ عاصیان کیجے کرم بہرِ خدا

کہتی ہون یہ با چشمِ تر کر ہند سے مجھکو بدر
خواہش ہے یہ شام و سحر اپنے وطن مین لو بلا

بطحیٰ کا کیا میدان ہے وان رحمتِ رحمان ہے
وہ مؤمنون کی جان ہے پہونچائے وان مجھکو خدا

کہتا ہے دل یہ دمبدم چل اب سوئے بیت الحرم
ہو تجھ پہ وان رب کا کرم یا حق مجھے جلدی دکھا

یا خالقِ جنّ و بشر بے زر ہون تجھکو ہے خبر
لیکن بتولاؔ کا سفر سوئے حرم کر اے خدا

قسم رب کی حضرت کی کالی کملیا
انوکھی جہان سے نرالی کملیا

ترے سایۂ قد کی حور و ملک نے
پہننے کو اپنے بنالی کملیا

کھلا سورۃ اللیل کا حال اُس دم
کہ حضرت نے جب اوڑھی کالی کملیا

شفاعت کا ہے تاجِ نورانی سر پر
ہے کاندھے پہ سادات والی کملیا

ہمین کیا ہے خورشیدِ محشر کا کھٹکا
کرے سر پہ سایہ وہ کالی کملیا

انوکھی نرالی اچھوتی جہان سے
وہ ہے عظمت و شان والی کملیا

ہوئی جاتی ہے اب معافی بتولاؔ
وہ محشر مین حضرت کی آلی کملیا

۴

جب ظہورِ نورِ شاہِ بحر و بَر ہونے لگا
مَحو تب دُنیا سے سارا کفر و شر ہونے لگا

دل مین رہتا ہے مرے اکثر مدینے کا خیال
گھڑی گھڑی مین رات دن مجھ کو سفر ہونے لگا

ضبطِ سوزِ غم نے کیا کیا گُل کھِلائے دیکھنا
سینہ بریان جان و تن اور دل جگر ہونے لگا

اے مدینے جانے والو کہنا جا کر اے نبیؐ
مائلہ پر تیری مجنونی اثر ہونے لگا

اے بتولاؔ رہتے ہین گردش ہی مین روشن ضمیر
ماہ و خور کو دائمی دیکھو سفر ہونے لگا

مئے اُلفت کا اِک ساغر پلا دو گے تو کیا ہوگا
زیارت خواب مین حضرتؐ کرا دو گے تو کیا ہوگا

مدینے مین بُلا کر اپنے لطف و جُود سے شاہا
مجھے بھی خادمہ اپنی بنا لو گے تو کیا ہوگا

گریبان تا بہ دامان چاک ہے فرقت مین یا حضرتؐ
حبیبِ کبریا آکر سِلا دو گے تو کیا ہوگا

نہین آتی نہین آتی ہے ہرگز نیند فرقت مین
تھپک کر اپنی شیدا کو سُلا دو گے تو کیا ہوگا

جو ہین مدِّ نظر حضرتؐ کے رہتے ہین مدینے مین
مرے رہنے کو بھی تھوڑی سی جا دو گے تو کیا ہوگا

دل و جان و جگر سب پھُونک ڈالا آتشِ غم نے
نبیؐ جی آبِ وصلت سے بُجھا دو گے تو کیا ہوگا

تمھاری مائلہ سر تا بپا حضرتؐ بتولاؔ ہے
تم اُس کی ہجر سے دُوری کرا دو گے تو کیا ہوگا

دمِ نزع سرورِ انبیاؐ نے جو چہرہ اپنا دکھا دیا
غمِ مرگ و دردِ فراق سے مجھے ایک دم مین چھڑا دیا

شبِ ہجر دردِ فراق سے رہی رات بھر مین کراہتی
رہی آرے آرے پکارتی نہ اثر دعا نے ذرا دیا

یہ نبیؐ کی چاہ کا حال ہے مِلا جس کا ایسا نہال ہے
غمِ تنگدستی و ہجر نے مِرے جان و دل کو جلا دیا

وہان ایک زلیخا تھی لاگ پر ولے نور تھا یہی جلوہ گر
یہان خَلق تابع ہے بیشتر جو حجاب تو نے اُٹھا دیا

وہ جنابِ احمدِ مصطفےٰ نہین جن کے لطف کی انتہا
تِرا بخت خُفتہ بتول تھا مئے عشق دیکے جگا دیا

پڑا گردشِ بخت سے واسطہ کوئی دوست بھی پاس کھڑا نہ رہا
چڑھی ہجرِ نبیؐ کی جو فوج الم کوئی افسرِ عیش جما نہ رہا

مِری مُشتِ غبار ٹھکانے لگے درِ شاہِ عرب پہ اگر پہونچے
کوئی ایسا نہین ہے جو لیجاوے محمود سا راہ نُما نہ رہا

سبھی دشت و جبل کو مین ڈھونڈ پھری ولے رب کا پتہ تو ملا ہی نہین

بِلاوہ تو اَنا کا پتہ نہ رہا پھر دوسرا اُس کے سوا نہ رہا

تِری دُوری ستاتی ہے شاہِ اُمم مجھے دیتا ہے ہجر اَلم پہ اَلم
افلاس نے کھو دیا میرا بھرم یہاں رہنے مین اب تو مزا نہ رہا

جو ہو حشر مین پُرسشِ نیکی بدی ہر عضوِ بتولؔ نے شاہدی کی
یہ تو گھر کے ہی بھیدی نے جڑ کاٹی پھر موقع چون وچرا نہ رہا

مدّاح مرا دل ہوا رُخسارِ نبیؐ کا
جو کوئی سدا وِردِ درود اپنا بنالے
محفوظ ہمیشہ رہے آفاتِ جہان سے
مردود ہے ناری ہے جو قائل نہین ہوتا

یون غنچہ شگفتہ ہے مِرے ذہنِ غبی کا
محتاج کبھی ہو گا نہ دنیا مین کسی کا
جس گھر مین کہ ہو ذکر احادیثِ نبیؐ کا
صدّیقؓ کا فاروقؓ کا عثمانؓ و علیؓ کا

تو اُڑ کے چلی جائے مدینے مین بتولؔ
اِفلاس اگر دُور ہو تجھ دل کی جلی کا

وَاللّیل ہے تیری زُلفِ دوتا یا نبی مصطفٰے یا نبی مصطفٰے
والفجر ہے مُکھڑا نُور بھرا یا نبی مصطفٰے یا نبی مصطفٰے

قوسین پہ تو ہوا جلوہ نُما اور عرش ہے پا انداز ترا
تجھے زیبا ہے خلعتِ ثُمّ دَنےٰ یا نبی مصطفٰے یا نبی مصطفٰے

جب پہونچے فلک پر ختمِ رُسُل دیدار کو آئے پیمبر کُل
کہتے تھے ملائک صلِّ علیٰ یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ

مندیلِ فاوُخی سر سے بندھی سادات کی کملی کاندھے دھری
پھر اس پہ مکٹ ہے شفاعت کا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ

معراج کی شب میں شاہِ زمن رکھتے تھے انوکھی سب سے پھبن
جو دیکھتا کہتا خوب بنا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ

افلاس کے بحر میں کشتی پڑی للہ خبر لو بتولا کی
لگوا دو سفینے کو پار ذرا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ

پلا دو حضرت وہ جام مجھ کو رہے نہ کھٹکا ذرا فنا کا
بنا لو خادم وہ خاص اپنی کہ ڈر نہ رہوے مجھے قضا کا

نبی کے غم میں ہے آہ و زاری چھٹی ہیں نبضیں ہے دم شماری
سناوے یٰس آکے قاری نہ موقع باقی ہے اب دوا کا

ہوا لبا لب یہ جامِ ہستی فقط چھلکنا رہا ہے باقی،
میں تنگدستی سے خوب چھوٹی سفر ہے جنت کی اب فضا کا

بیادِ گیسوئے شاہِ والا سدا ہے واللیل کا وظیفہ

رُخ پیمبر کا ہے جو سودا عمل ہے وَالفَجر والضحیٰ کا

وہی محمد صفت کو جس کی قرآن کے اندر ہے رب نے رکھی

دکھا بتولاؔ کو وہ الٰہی مدینۂ پاک مصطفیٰ کا

اپنے گھر پر جبکہ خود محبوب کو بلوانا تھا
تھی شبِ معراج کیا اِک رازِ مشتاقانہ تھا

زیبِ تن ملبوسِ نوری اور گیسو تا بہ دوش
اُس نبیؐ کی ہر ادا مین طرزِ محبوبانہ تھا

دستِ اقدس مین عصائے نور پُر جُود و سخا
سر مبارک پر رکھا وہ تاج جو شاہانہ تھا

کیون شفق پھولے نہ رُخ پر خرّمی سے اپنے آج
قلب مین میرے رہا وہ رات بھر جو جانا تھا

کون تھا اپنا دمِ مشکل بجز مُشکلکُشا
وہ خدا تھا اور سب بیگانہ تھا بیگانہ تھا

ایک عُسرت لاکھ ذلّت سب کی نظرون مین بتولؔ
اب ہون پاگل حال میرا بھی کبھی فرزانہ تھا

ہے نامِ پاک پیارا کیا مرتضیٰ علیؓ کا
ہے نورِ دیدۂ دل یہ نام ہر ولی کا

بعد از نبیؐ خدا نے کیا برگزیدۂ خلق
دولھا بنایا جس کے تیئن دخترِ نبیؐ کا

وہ خالقِ جہان کے محبوب کا مُحب ہے
ثمرہ ہے خلد بیشک حیدرؓ کی دوستی کا

تطہیر وصف جس کا اور شان ھَل اَتیٰ ہے
موسیٰ کا بھائی ہارون اور مرتضیٰ نبیؐ کا

جلسے مین اولیا کے نامِ علی بتولاؔ

آئے تو شور اُٹھے مولا و مرشدی کا

تو وزیر ہوا ہے داور کا محبوب خدا محبوبِ خدا
رتبہ ہے ترا سب سے اعلیٰ محبوبِ خدا محبوبِ خدا

جس وقت مین دوارے نبیؐ کے گئی چوکھٹ کو پکڑ کے کہونگی یہی
بفراقِ تو جانم خون شدہ محبوبِ خدا محبوبِ خدا

مجھ پاپن دُکھیا کی ہے یہ اِنچھا مل جائے مدینے مین دفن کو جا
در عشقِ رُخت خون شد دلِ ما محبوبِ خدا محبوبِ خدا

اَت دُشٹ سے کیا ہو کاج دھرم افلاس ہو دُور جو کردو کرم
در بحرِ معاصی غرق شدہ محبوبِ خدا محبوبِ خدا

بے سُدھ ہون پڑی سب ہوش گیا لِلّٰہ مدینے مین لیجے بُلا
در ہجر فنا دم از تو جُدا محبوبِ خدا محبوبِ خدا

تُرے دوار کی ماٹی ملے جو تِہا رکھون دیدۂ دل مین بنا سُرما
آن خاکِ قدم شدہ داروئے ما محبوبِ خدا محبوبِ خدا

مَین عاصی بہت ہون دَیا کردو یا شاہ بتولؔ کو بُلوا لو
کس نیست بجز تو والئ ما محبوبِ خدا محبوبِ خدا

ردیف باءِ مُوحّدہ

از عرش تا بہ ماہی نُوراست نُورِ امشب
رمزِ اَحَد با حمد کردہ ظہورِ امشب

اہلِ فلک کنند مسرّت بشوقِ دید
می رفت نزدِ باری شافع نشورِ امشب

اِستادہ اند جملہ ملائک پئے سلام
اہلِ زمین خوش اند بفرط و سُرورِ امشب

کردند باز بابِ جنان با صد انبساط
پوشند حُلّہ خلدی غلمان و حُورِ امشب

قُربِ خدائے اقدس آن قدر یافت حضرت
دریائے سِرِّ پنہان کردست عبورِ امشب

برخاکِ شاہجہانپور ہست این بتول حیران
خواہد کہ رفت بطحیٰ پیشِ حضورِ امشب

اپنے محبوب کا دیدار دکھا دے یارب
صورتِ پاک کے انوار دکھا دے یارب

جس کے دیدار کا مُشتاق ہے تُو بھی مولا
مجھ کو وہ گلشنِ بے خار دکھا دے یارب

جس کے سائے مین پڑھین بیٹھکے قدسی بھی درود
مجھ کو وہ سایۂ اشجار دکھا دے یارب

جس کے رُخسارون پہ قربان ہون سَد شمس و قمر
رُوئے اقدس وہ طرحدار دکھا دے یارب

یہ کرم کر تو بتولاً پہ کہ جلدی اُس کو
صورتِ احمدِ مختار دکھا دے یارب

اپنا نہین ہے حال خرابانہ بے سبب
عشقِ رسُول ہے نہین دیوانہ بے سبب

گیسوئے مصطفیٰؐ میں ازل سے ہوں میں اسیر
کہتے نہیں ہیں مجھ کو یہ مستانہ بے سبب

شمعِ جمالِ روئے محمدؐ پہ ہوں فدا
جلتا نہیں ہے یہ دلِ پروانہ بے سبب

میں عشقِ مصطفیٰؐ میں کہ سودائی بن گئی
مشہورِ خلق میں نہیں افسانہ بے سبب

جب ہو گئے بتولؔ ترے نالے بے اثر
پھر شور کس لئے ہے یہ روزانہ بے سبب

نہیں دو عالم میں کوئی ایسا حسین ہے جیسا نگارِ یثرب
نگارِ یثرب نگارِ یثرب نگارِ یثرب

عبث ہے جینا عزیزو اپنا نہ دیکھی افسوس چلکے اک دن
بہارِ یثرب بہارِ یثرب بہارِ یثرب بہارِ یثرب

نہ پائے رفتن نہ تابِ ماندن نہ زر نہ پر ہے میں جاؤں کیونکر
دیارِ یثرب دیارِ یثرب دیارِ یثرب

تمہارے فیضِ قدم سے شاہا بنا ہے صد رشکِ طور کا وہ
غبارِ یثرب غبارِ یثرب غبارِ یثرب غبارِ یثرب

پلا دے اک جام ایسا ساقی رکھے قیامت تلک جو باقی
خمارِ یثرب خمارِ یثرب خمارِ یثرب خمارِ یثرب

وہ میرے ماں باپ میرا ایمان دل و جگر اور میری یہ جان
نثارِ یثرب نثارِ یثرب نثارِ یثرب نثارِ یثرب

یہی تمنّا ہے اب تو دل کی دکھا بتولؔ کو یا الٰہی
مزارِ یثرب مزارِ یثرب مزارِ یثرب مزارِ یثرب

ردیف تاءِ مثنّاۃ فوقانی

کوئی نہ پا سکیگا نہ پایا مکانِ دوست
کہتے ہین لامکان ہے اے دل نشانِ دوست

نقشِ قدم تلک نہین آتا کہین نظر
دیکھا تری تلاش مین سارا جہان دوست

ہے جُستجوئے یار تو ہستی کو چھوڑ دے
جو بے نشان ہو آپ وہ پائے نشانِ دوست

اِس واسطے خطائین ہوئین مجھ سے بیشمار
اُمّت پہ آپ کی ہے خدا مہربان دوست

سر کاٹ دل نکال جگر چیر چاہے مار
منظور ہے جو تجھ کو مرا امتحان دوست

شوہر پہ والدین پہ اور مجھ پہ حشر مین
دامانِ مصطفٰے کا رہے سائبان دوست

بے زر ہے ھند مین یہ بتولؔ ورنہ وہ
اِک پَل مین اُڑ کے جاتی سُوئے آستانِ دوست

تڑپ رہی ہون دِکھا دو جمال یا حضرتؐ
مریضِ ہجر کو کر دو نہال یا حضرتؐ

کبھی نہ دیکھی بہارِ عرب وہان چلکر
یہی ہے مجھ کو ہمیشہ مَلال یا حضرتؐ

عمل کی رُو سے تو مین لائقِ جہنّم ہون
تمھین تو سارا ہے معلوم حال یا حضرتؐ

تصدّق اپنے نواسون کا بخشوا لیجو
نہ جا دے نار مین میری یہ کھال یا حضرتؐ

قمر کے ٹکڑے ہوئے اور شمس لوٹ آیا
دعا مین آپ کی یہ تھا کمال یا حضرتؐ

نہین اُمید کہ بخشش ہو میری روزِ حساب
بندھا گناہون مین ہے بال بال یا حضرتؐ

جب ہی یہ آپ کی فرقت کا درد جائیگا
کرا دو دُور غریبی کا جال یا حضرتؐ

ہے آرزو کہ بتولؔ پہونچ مدینے مین
تمھارے در پہ کرے عرضِ حال یا حضرتؐ

تو نہ چھوڑیگی کسی فردِ بشر کو ہائے موت
حسرتا اے وائے موت اے ہائے موت ہائے وائے موت

بادشاہی یا خزانہ یا ہو لشکر اسپ و فیل
سب دھرا رہ جائیگا جس دم کہ بس آ جائے موت

باپ بھائی شوہر و فرزند و مادر اور بہن
عاشق و معشوق کو بھی ایک دن لیجائے موت

خویش و بیگانہ مُحبّ و آشنا پیارا عزیز
ہو گدا یا بادشاہ سب کے تئین سنگوائے موت

زندگی مین ہو سکے جو کچھ وہ کر لو غافلو
قبر کا کونہ وگرنہ پھر تمھین دِکھلائے موت

جان ایسی موت پر قربان کردون لاکھ بار
پہونچکر بطحیٰ مین مجھکو کاش جو آجائے موت

ہاتھ سے دیدو دیئے کی روشنی ہے حشر تک
قبر کی ظلمت وگرنہ پھر تمھین دکھلائے موت

ہو چکی صبح جوانی شامِ پیری مین تو سوچ
طے ہوئین سب منزلین جانے کہان آجائے موت

انبیاء و غوث بھی اُس سے نہ جانبر ہو سکے
ایک دن سب کو دھری سی غافلو آجائے موت

مین تو ہون خادم تمھاری یا رسُولِ کردگار
حیف ہے ہندوستان مین پھر مجھے آجائے موت

روضۂ حضرتؐ پہ مین جس وقت محوِ دید ہون
تب بتولاؔ کو وہان ربُّ العُلا آجائے موت

ردیف ثاءِ مثلّثہ

پیدا کئے خالق نے دو عالَم ترے باعث
کعبہ و مدینہ ہے معظّم ترے باعث

یونسؑ کو رہائی بھی مِلی تیرے سبب سے
اور مَورِدِ رحمت ہوئے آدمؑ ترے باعث

لیجاتے ہین بھر بھر کے بڑے شوق سے حاجی
ہر مُلک مین ممتاز ہے زَمزَم ترے باعث

گر کافرِ صد سالہ اطاعت کرے تیری
اُس کو بھی خدا کردے مکرّم ترے باعث

ہے ناز بتولنؔ کو ثنا گوئی پہ حضرتؐ
ہو کاش نجات اُس کی مقدّم ترے باعث

جلتا ہے ہجر مین یہ دلِ زار اَلغیاث
مہمان ہے کوئی دم کی یہ بیمار اَلغیاث

یادِ رُخِ نبیؐ مین نہین چین ایک دم
دکھلاؤ اب تو مُصحفِ رُخسار اَلغیاث

سلطانِ زمان جتنے ہین آکر ترے در پر
کہتے ہین شب و روز کہ سرکار اَلغیاث

محشر مین مِرے عیب نہ کھُل جائین الٰہی
نادم نہ کیجیو مجھے ستّار اَلغیاث

حسنینؑ کے طفیل بتولن کو لو بلا
بے زر پڑی ہے ہند مین لاچار اَلغیاث

گردیورش فوجِ غم بر من خدایا اُلغیاث
آن ہمہ آلام را بشکن خدایا اِلغیاث

درکمین اعدائے جان شیطان شمشیر بدست
فوجِ او جملہ مرا دشمن خدایا اِلغیاث

از کجا آریم دولت تا کہ در یثرب رویم
کُن تو سامانِ رسانیدن خدایا اُلغیاث

قادرا بر فعلِ ما منگر بہ رحمِ خود نگر
دُور کُن افلاس را از من خدایا اِلغیاث

رازِ دل را گرنمی گویم زِ تو گویم زکس
این بتولا را بہ بطحیٰ زن خدایا اُلغیاث

ردیف الجیم

محمدؐ کو خالق بُلاتا ہے آج
خدائی کا جلوہ دکھاتا ہے آج

کہا مل کے حورون نے دیکھو چلو
وہ محبوبِ غفّار آتا ہے آج

چلو در پہ شاہِ اُمم کے چلو
غلامون کو مولا بُلاتا ہے آج

دکھادے خدایا بہارِ عرب
مِرا دل بہت تلملاتا ہے آج

بتولن سے کہدے یہ آکر کوئی
مدینے مین مولا بُلاتا ہے آج

جبریل کو تھا حکم کہ فوراً شبِ معراج
اُفلاک سجاوٹ سے ہون گلشن شبِ معراج

آتا ہے یہان دلبر و پیارا مرا محبوب
ہمراہ فرشتون کی ہو پلٹن شبِ معراج

شاہانہ ہو سامان ملوکانہ تجمُّل
توپین بھی برابر چلین دَن دَن شبِ معراج

غلمان غلامی کو کھڑے ہو وین ادب سے
تسلیم کو خم سب کی ہو گردن شبِ معراج

تعظیم کو موجود رہین سارے پیمبر
از آدمؑ و تا عیسیٰؑ ہمہ تن شبِ معراج

گلدستہ و گُل خُلد سے لیجائین نذر کو
حورین بھی چلین صورتِ مالن شبِ معراج

ہون سولہ سو سنگار تو بتّیس سو زینت
یاقوت کے حورون پہ ہون کنگن شبِ معراج

حورون نے اِس انداز سے اپنے کو سجایا
سج دھج مین بنین گویا کہ دُلہن شبِ معراج

ہر طرح سے آراستہ ہو حورین یہ بولین
پی چاہے جسے ہے وہ سُہاگن شبِ معراج

نقشِ کفِ پا چُومتے تھے یوسفؑ و یعقوبؑ
دیکھا جو محمّدؐ کا وہ جوبن شبِ معراج

حیرت سے وہین برقِ صبا رہ گئی تھک کر
رَفرَف جو چلا فر فر و سَن سَن شبِ معراج

محبوبِ خدا کے تئین سب دیکھ کے بولے
ہان اِن کا ہوا عرش پہ مَسکَن شبِ معراج

در ہائے اِرم کھُل گئے آمد کی خوشی مین
دوزخ بھی ہوا وادیِ ایمن شبِ معراج

اِس طرح ہر اِک شوقِ زیارت مین تھا مسرور
جون ملکے ہون خوش سمدھی و سمدھن شبِ معراج

پہونچے درِ فردوس پہ جب سیّدِ عالمؐ
حورین چلین تسلیم کو چھن چھن شبِ معراج

کیا ہووے بیان راز و نیاز عاشق و معشوق
جس وقت ملے احمدؐ و ذوالمنن شبِ معراج

اِس وقت مِری خاص ہے رحمت تِرے اوپر
جو چاہو طلب کرلو دلِ من شبِ معراج

اُمّت کو مِری بخش کہا حشر پہ چھوڑو
عزّت کی قسم بخشونگا ہر تن شبِ معراج

تا تیری شفاعت مِری رحمت کا ہو اظہار
محبوب نیّتی تیری ہو روشن شبِ معراج

ستّائیسوین تاریخ مہینہ تھا رجب کا
خالق کے نبیؐ کو ہوئے درشن شبِ معراج

گردیدے بتولؔ کو خداوند تعالیٰ
ہے اُس کو مدینے ہی کا مدفن شبِ معراج

صد شکر نہین کوئی زمانے کا غم و رنج
ہان ہے تو مدینے کے نہ جانے کا غم و رنج

قبضے مین ہو جون مار کے گنجینۂ مدفون
موذی کو ہے یون مال و خزانے کا غم و رنج

ہووے نہ کبھی صیدِ ہوس مُرغِ تعقّل
گر زاغ شکم کو نہ ہو دانے کا غم و رنج

خوش ہوتے ہین کیون دولتِ دُنیا پہ تونگر
کرتے نہین کیون گور مین جانے کا غم و رنج

مِل جائے گدائی جو درِ شاہِ عرب کی
ہووے نہ بتولؔ کو زمانے کا غم و رنج

نادان نہ کر تو عشق کے بیمار کا علاج
میرا اگر کرینگے تو ہان مصطفیٰؐ علاج

اچّھا جو تم سے اچھا نہ یہ ہو سکا مریض
پھر کہئے اے طبیب تمھارا ہو کیا علاج

فرقت سے ہے نبیؐ کے یہ سرسام اور جنون
مشکل ہے اے طبیب یہ بگڑا ہوا علاج

لب خشک چشم تر ہے جگر شق و تن ضعیف
دیدارِ مصطفٰے ہی فقط ہے مِرا علاج

چل جلد تر مدینے بتولؔ ان یہان سے تو
رنجور و دردمند کے ہین مجتبٰی علاج

ایک دم مین گیا عرش پہ آیا شبِ معراج
کیا کچھ ہے ترا رتبۂ والا شبِ معراج

خوش ہو کے کہا حق نے تجھے بخشی خلافت
خواہش ہوئی جس چیز کی پایا شبِ معراج

دیدار حق نے آپ کو اور آپ نے ہم کو
حورون نے کہا خوب دکھایا شبِ معراج

ہر بات مین تھی بخششِ اُمّت ہی کی تقریر
اُمّت کو وہان بھی نہ بھلایا شبِ معراج

کیا کیا نہ ملین نعمتین وان رحمتِ حق سے
کیا جانے بتولا کہ جو پایا شبِ معراج

ردیف حاءِ حُطّی

رقم ہو کس طرح وصفِ شہِ ہُدا کی شرح
قسیمِ کوثر و جنّت ہے مصطفٰا کی شرح

کجا وہ قامتِ بے سایہ سروِ باغ کجا
سراپا نور تھا وہ نورِ کبریا کی شرح

ہر ایک غنچہ و گُل مشک و عنبر و کافور
یہ سب ہین نکہتِ عرقِ شہِ ہُدا کی شرح

تمام کُلفت و عُسرت نبیؐ کے ہجر کا درد
یہی ہین سارے مِرے بختِ نارسا کی شرح

ہو اتّباعِ طریقِ نبیؐ کا شوق بتولؔ
یہی ہے پنجتنِ پاک کی وِلا کی شرح

ہوتی کہین نہین ہے نورانی ایسی صبح
ہے آفتابِ دین کے روضے کی جیسی صبح

ہجرِ نبیؐ مین کاٹین راتین تڑپ تڑپ کر
بطحیٰ کی ہم نے لیکن پھر بھی نہ دیکھی صبح

پہلو سُلگ اُٹھے ہین کہتے ہین مرنیوالے
کس روز یا الٰہی محشر کی ہوگی صبح

پیارے نبیؐ کی لَو مین دی جان پر نہ پایا
مین ہون چراغِ سحری اب گُل کریگی صبح

آئی ہے شامِ پیری خورشیدِ عمر ڈوبا
چل دیکھ اے بتولؔاً شہرِ نبیؐ کی صبح

عرق ہے زلفِ پیمبر کا مشکِ ناب کی روح
نہ کوئی عطر ہے ہمسر نہ ہے گلاب کی روح

پیا ہے ساغرِ عشقِ محمدی جس نے
کریگی مست اُسے کیا کسی شراب کی روح

مٹائے بیٹھی ہون ہستی کو مین محمدؐ پر
دکھائے دَہر نہ اب کوئی انقلاب کی روح

لکھون مین اُس شہِ بدرُالدّجیٰ کے رُخ کی ثنا
جو ہو دَوات مین خورشید و ماہتاب کی روح

مَرا جو مرنے سے پہلے بقا وہی ہے بتولؔ
مقامِ عیش مین رہتی ہے اُس جناب کی روح

لاغر ہون ہجرِ شاہ مین بیمار کی طرح
ہے پیچ و تاب گیسوئے خمدار کی طرح

در پر ترے ہر ایک ولی اور ہر قطب ۔۔۔ رہتے ہین دست بستہ گنہگار کی طرح
دشتِ عرب ہے وادیٔ ایمن ترے سبب ۔۔۔ نوری بنا وہ گلشنِ بے خار کی طرح
خاکِ مدینہ خاکِ شفا ہے نبیؐ مرے ۔۔۔ ذرّون مین ہے چمک دُرِ شہوار کی طرح
راہِ نبیؐ مین چلنے سے یہ جسم ہو نحیف ۔۔۔ روضے پہ اُن کے جاؤن مین بیمار کی طرح

ہر سنگریزہ کوچۂ بطحیٰ کا اے بتول
بھاتا ہے مجھ کو لؤلؤے شہوار کی طرح

ردیف خائے معجمہ

ایسا تھا رنگِ روئے رسالت مآب سُرخ ۔۔۔ ہوتا اثر سے حُسن کے رنگِ نقاب سُرخ
رُخسارِ نازنینِ نبیؐ تھے وہ شوخ رنگ ۔۔۔ گیندا نہ زعفران ہے نہ ایسا گلاب سُرخ
عکسِ رُخِ نبیؐ کی جو پڑ جائے کچھ جھلک ۔۔۔ پیدا ہون بحر مین بھی ہزارون حباب سُرخ
دندانِ مصطفیٰ کی ہے وہ تابش و چمک ۔۔۔ جس سے ہے آسمان پہ دلِ آفتاب سُرخ
ڈالی جو اک نگاہ نبیؐ کریم نے ۔۔۔ عکسِ نگہ سے ہو گیا بُسدِ خوش آب سُرخ
لکھتی ہون وصفِ رنگِ رُخِ مصطفیٰ جو مین ۔۔۔ عکسِ خیال سے ہوا ورقِ کتاب سُرخ

سائے مین پنجتن کے ہو اُس دم بتول بھی
محشر مین ہووے تیزی سے جب آفتاب سُرخ

ہے دل میں اپنے اُلفتِ شاہِ ہُدا کی شاخ
سینے میں حُبِّ خاص رسُولِ خدا کی شاخ

مردود واقعی ہے وہ خالق کے روبرو
اصحاب سے نبیؐ کے ہو جس میں دغا کی شاخ

یکرنگ گو شگوفہ ہے خوشبو ہے ایک ہی
ہے شانِ پنجتن گلِ قدرت نُما کی شاخ

ہِل ہِل کے برگ پڑھتے ہین اللہُ الصَّمد
پیوستہ ہر شجر سے ہے صلِّ علٰی کی شاخ

باغ سخن بتولؔ کا شاداب ہو مُدام
پھُولے پھلے یہ مدحتِ خیرالوراکی شاخ

اتنی گرمی نہ مجھے اپنی دکھائے دوزخ
کُشتہ حضرت کی ہون کیا مجھکو جلائے دوزخ

عشقِ حضرت مین جلا پھُونک کے رختِ ہستی
دِل جلانے کے لئے تیرا اب آئے دوزخ

اپنے حضرت کی خداوند ہے اُمّت جنّتی
شکل اُن کو نہ کبھی اپنی دِکھائے دوزخ

عفو ہون جُرم تو رحمت ہے وگرنہ مولا
میرے کامون کا صلہ تو ہے سزائے دوزخ

شرم سے مُنہ تجھے دکھلاؤنگی کیونکر یارب
اِس بتولاؔ کا نہین فعل سوائے دوزخ

ردیف دال مہملہ

لِلہ تمنّا مِری برآئے محمدؐ
جا قبر کو بطحٰی مین جو مِل جائے محمدؐ

محشر مین وہی سُرخرو ہوویگا یقیناً
کہلاتا ہے دنیا مین جو شیدائے محمدؐ

پہونچے درِ فردوس پہ جب سیر کو حضرت
حورون نے کہا دیکھ لو وہ آئے محمدؐ
منظور شہادت ہوئی حسنینؑ کی حق کو
اُمّت کے گناہون سے جو گھبرائے محمدؐ
موسیٰ کو کہا فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ سرِ طور
اور عرش پہ نعلین سے جائے محمدؐ

نا داری سے مجبور بتولؔ ہے خدایا
خواہش ہے یہی روضے پہ بلوائے محمدؐ

کہتا تھا خدا عرش پہ آجائے محمدؐ
نور اپنا ملائک کو دکھا جائے محمدؐ
مہجورہ کو صحت ابھی ہو جائے محمدؐ
صورت جو ذرا خواب مین دکھلائے محمدؐ
کرتا نہین رد اُن کی دعا کو کبھی خالق
ہنگامِ دعا لب سے جو فرمائے محمدؐ
فرعون سے بدتر ہے وہ جل جائے الٰہی
جو دل سے نہین عاشق و شیدائے محمدؐ

ہو طالع برگشتہ مین یہ کاش بتولؔ
روضے پہ دمِ آخری بلوائے محمدؐ

عصیان ہین مِرے حد سے فزون ہائے محمدؐ
اُمید یہ ہے مجھ کو کہ بخشائے محمدؐ
کیا خوفِ جہنم ہے جلاتا نہین اُس کو
انسان کے دل مین جو سما جائے محمدؐ
پرواز کرے طائرِ جان میرا نہ یارب
تاوقتیکہ رویا مین نہ آجائے محمدؐ
یارب جو مدینے سے الگ دفن ہوئی مین
مرقد مین لگاؤنگی صدا ہائے محمدؐ

کترا کے نکل جائیگا خورشید قیامت
جس وقت گنہگارون کے پاس آئے محمد

مرقد مین نکیرین جو دکھلائینگے آنکھین
کہدونگی کہ آقا مرے وہ آئے محمد

یہ مانا کہ ہان خیرُ الاُمورِ اَوسطُہا ہے
کیا کیجے جو عشق آپ کا بڑھجائے محمد

جو عُمر کی پُونجی تھی سِیہ کاری مین کھوئی
اُب لاج ترے ہاتھ ہے مولائے محمد

کچھ دُور نہین اُن کی کریمی سے بتولاً
تجھ عاصی کو روضے پہ جو بُلوائے محمد

خوش ہوکے کرو دل سے سدا کثرتِ درود
سمجھو کہ ہے مرغوبِ خدا کثرتِ درود

مکّے مین مدینے مین غمی شادی کے اندر
اکثر نے وہان وِرد رکھا کثرتِ درود

وہ شب ہے شبِ قدر کی مانند عزیزو
جس شب مین کرے کوئی بَپا کثرتِ درود

آسان سبھی مشکلین ہو جائین تمھاری
کیون کرتے نہین ہو رُفقا کثرتِ درود

آتے ہین فرشتے بھی بصد شوق و تمنّا
ہوتی ہے جہان پر کہ دِلا کثرتِ درود

عاصی کے لئے نسخہ یہ قرآن مین آیا
عصیان کے مِٹانے کی دوا کثرتِ درود

افکار سے رکھ دُور بتولاً کو الٰہی
تا کرتی رہے صبح و مَسا کثرتِ درود

مین کیونکر نہ لکھون ثنائے محمد
خدا خود ہے مدح سرائے محمد

عدم سے جو ہستی مین آئے محمدؐ
سند رہنمائی کی لائے محمدؐ

جو تھے منکرِ حق ہدایت کو اُن کی
قرآن ساتھ مین اپنے لائے محمدؐ

نکیرین جب قبر مین میری آئین
وہان شکل اپنی دِکھائے محمدؐ

گروہِ جہنّم سے لے میرے خالق
بچا لینا مجھ کو برائے محمدؐ

مِٹا کُفر خورشیدِ اسلام چمکا
جو دُنیا مین تشریف لائے محمدؐ

پڑھین کلمہ حضرتؐ کا جو صدق دل سے
ضروری اُنھین بخشوائے محمدؐ

بتولاؔ کی حق سے دعا ہے ہمیشہ
مدینے مین مجھ کو بُلائے محمدؐ

منوّر ہے جیسا مدینے کا چاند
فلک پر نہین اُس قرینے کا چاند

ہوا جس سے رخشندہ اسلام یا رب
وہی ہے وہی میرے سینے کا چاند

فزون ماہِ کامل سے تابان ہو دل بھی
جو ہو کفر سے دل مین کینے کا چاند

وہ ابروئے خمدارِ خیرؐ البشر
دلاتا ہے یاد ہر مہینے کا چاند

امان کشتیٔ نوحؑ کو یون ملی
محمدؐ تھا نوحی سفینے کا چاند

طلب کیون بتولاؔ کو ہو شمعِ گور
کہ عشقِ نبیؐ ہے جو سینے کا چاند

دل و جان سے ہم کو پیارا محمدؐ — بنا نورِ خالق سے سارا محمدؐ

رسولون مین کس کو یہ رتبہ ملا ہے — سرِ عرش پہونچا ہمارا محمدؐ

کہین سب نبی حشر کو نَفسی نَفسی — نہین وان پہ تم بن گذارا محمدؐ

جو پُوچھین نکیرین ہے کس کی اُمّت — وہان نام لونگی تمھارا محمدؐ

بہت کی مدینے پہونچنے کی کوشش — نہین چلتا قسمت پہ یارا محمدؐ

نہین کچھ ٹھکانا ہے عصیان کا میرے — ولے آپ کا ہے سہارا محمدؐ

مِٹا کفر چمکا جو نورِ رسالت — جما سِکّہ تیرا کرارا محمدؐ

حسین تم سا پیدا ہوا ہے نہ ہوگا — تمھین آپ حق نے سنوارا محمدؐ

پیاسا ہے میرے لہو کا یہ شیطان — مجھے اُس کی چالون نے مارا محمدؐ

تیرے روضے کی جالیون پاس جاکر
کرے یہ بتول انتظارا محمدؐ

فردوس بھی پسند ہے باغِ ارم پسند — ہے زیادہ تر مدینۂ شاہِ اُمم پسند

ہندوستان مین رہتی ہون بیچین ہر گھڑی — حقّا کہ سب سے زیادہ ہے بیت الحرم پسند

نرگس بھی چشمِ شاہ کا بیمار ہے مُدام — سُنبُل کو زلفِ حضرتِ شاہِ اُمم پسند

تخلیقِ دو جہان کے سبب ہین رسولِ پاک — ایسی ہے شکل ربّ کو شہِ ذوالکرم پسند

بُلبُل کو گُل ہے گُل کو چمن اور چمن کو بُو
اور مجھ کو ہے جنابِ شفیع الاُمم پسند

صبحِ اُمید دیکھی نہ خورشیدِ آرزو
گیسوئے شہ کی یاد مین ہے شامِ غم پسند

دربانیٔ مدینہ بتولن کو دے خدا
دولت کی آرزو ہے نہ تاج وحَشَم پسند

بیان کب ہو ہم سے کمالِ محمدؐ
ہوا حق سے دیکھو وصالِ محمدؐ

گلِ نورِ کُنبہ تھا حضرت کا سارا
ہین حسنینؓ و زہراؓ جو آلِ محمدؐ

نواسون سے اُلفت تھی ایسی نبیؐ کو
سرِ دوش تھے نونہالِ محمدؐ

خدا سے ہمیشہ رہے وصل اُن کا
یہ حکمت تھی در انتقالِ محمدؐ

جو مانگا دیا اُن کو حق نے خوشی سے
ہوا رَد نہ ہرگز سوالِ محمدؐ

ہو آسان سختی نزع کی الٰہی
مین اُس وقت دیکھون جمالِ محمدؐ

تمنّا بتولاؔ کے دل مین یہی ہے
رہے مرتے دم تک خیالِ محمدؐ

بھیجو نبی کریم پہ اے بھائیو درود
کفّارۂ ذنوب ہے اے صاحبو درود

سینے کا نُور دل کی ضیا روشنیٔ چشم
ہے مرضِ لا دوا کی دوا مومنو درود

دیدار مصطفےٰ کی جو رکھتے ہو آرزو
لیل و نہار پڑھتے رہو بھائیو درود

ملنے کی آس فاطمہ بی بی سے ہو اگر
پیارے نبیؐ پہ پڑھتی رہو بی بیو درود

آدمؑ کا عقد حضرتِ حوّاؑ سے جب ہوا
حق نے کہا کہ مہر مین آدمؑ پڑھو درود

برکت ہو سب اُمور مین روزی کثیر ہو
وِرد اپنا صبح و شام رکھو مفلسو درود

افضل ہے ذکرِ کلمۂ طیّب اگر عزیز
خیر العمل درود ہے پڑھتے رہو درود

حاجت روا ہے دافعِ رنج و غم و بلا
مشکل کشا ہے ورد مین دائم رکھو درود

اللہ اور فرشتے درود اُن پہ جب پڑھین
پھر کیون نہ فرض تم پہ ہوا ہے مومنو درود

دسؔ بار تم پہ رحمتِ حق کا نزول ہو
تحفہ نبیؐ کو ایک جو بھیجا کرو درود

سُن لو یہ دل سے خُلد کی کُنجی نماز ہے
اور داخلِ نماز ہے اے غافلو درود

بجلی کی طرح ہو گا گذر پُل صراط سے
جو تم بتولؔ وِرد ہمیشہ رکھو درود

ردیف ذال معجمہ

بطحیٰ کی سرزمین کے ہین برگ و ثمر لذیذ
مجھ کو نہ اُن سے زیادہ ہین قند و شکر لذیذ

ہے حنظلِ مدینہ مجھے اِس قدر پسند
مصری مین وہ مزا ہے نہ حلوائے تر لذیذ

آثار دانہ ہو گیا اِس وجہ سے تُرش
بطحیٰ کے سُن لئے ہین جو اُس نے ثمر لذیذ

شیرینیٔ سخن ہو بیان کیا رسولؐ کی
ہونگے نہ ایسے خلد مین خرمائے تر لذیذ

نامِ نبیؐ کے لینے سے لب چپکے ہین بتولؔ
ایسا ہے اسمِ حضرتِ خیرُ البشر لذیذ

وصفِ سُلطان کے لکھنے کو جو چاہا کاغذ — رحمتِ حق سے مِلا سب سے نرالا کاغذ
اسمِ عالیٔ محمدؐ کا جو نقشہ کھینچا — نُورِ باطن سے ہوا میرا مُجلّا کاغذ
خوبیٔ حُسنِ شہِ ختمِ رُسُل کی جو رقم — نور افشان ہے قلم اور مُطلّا کاغذ
قدِ زیبائے محمدؐ کی خیالی تصویر — بنکے نوری مری آنکھون مین سمایا کاغذ

مرحبا صلِّ علیٰ شور اُٹھا محشر مین
نعت پڑھنے کو بتولاؔ کا جو آیا کاغذ

ردیف راءِ مہملہ

عین پستی ہے کرے کِبر جو بالا ہوکر — سر بلندی ہے جُھکے ادنےٰ سے اعلیٰ ہوکر
خواب مین آئیے اے شاہِ مدینہ میرے — کیون یہ پردہ ہے بھلا رُشد مین یکتا ہوکر
حق و ناحق کو سمجھتے نہین غافل بالکل — سر کو کٹوا دیا منصور نے سچّا ہوکر
آرزو ہے جو کبھی جاؤن مدینے کی طرف — پھر نہ سر کون کبھی سنگِ درِ والا ہوکر

اب بتولاؔ کو مدینے مین بُلا لیجے حضور
اِس دفعہ بھی نہ وہ رہجائے مُہیّا ہوکر

ہے کون نبی شافعِ محشر کی برابر
ہون نجم کہان ماہِ منوّر کی برابر

پُرنور نبیؐ کا ہے عجب روئے مُخطّط
سبزہ ہے جما چشمۂ کوثر کی برابر

پاتا ہے ضیا در سے ترے مہرِ منوّر
مہتاب سلامی ہو ترے در کی برابر

زوّار کی نعلین مین ہو خاکِ مدینہ
مین سر پہ رکھون تاجِ سکندر کی برابر

اللہ بتولاؔ کو دکھادے جو مدینہ
حال اپنا کہے روضۂ اطہر کی برابر

چلو بطحیٰ کو خوش ہو کر محمدؐ نام لے لیکر
اُٹھاؤ یان سے اب بستر محمدؐ نام لے لیکر

اطاعت کر محمّد کی رضا چاہے جو خالق کی
خدا کو تم رکھو خوشتر محمدؐ نام لے لیکر

ہمارا قافلہ جس دم مقابل ہووے کعبے کے
کہون لبّیک مین بڑھکر محمدؐ نام لے لیکر

وسیلے سے محمدؐ کے خطا آدمؑ کی بخشی تھی
چڑھے تھے نوحؑ کشتی پر محمدؐ نام لے لیکر

مجھے بھی قافلے والو خدارا ساتھ مین لے لو
تمھارا لے چلون بستر محمدؐ نام لے لیکر

خیالِ عاقبت کچھ بھی نہین تم کو گنہگارو
مٹادو جرم کا دفتر محمدؐ نام لے لیکر

خدا نے تیغ دی اُن کو رسولؐ اللہ نے بیٹی
لڑے جنّات سے حیدرؓ محمدؐ نام لے لیکر

خدا ہندوستان مجھ سے چھُڑا دے اپنی رحمت سے
مدینے مین رہون چل کر محمدؐ نام لے لیکر

فرشتے قبر مین جب ہون سوالی تب بتولاؔ بھی

سُنا دے نعتِ پیغمبر محمد نام لے لیکر

شافع رسول ہے تو خداوند دستگیر | رحمت سے دے خدا مجھے اَبدال کوئی پیر
وقتِ سوال حشر مین جب ہووے اے رسول | ھٰذَا غُلَامِي آپ کہین جانبِ حقیر
ہوتی ہے رب کی جس پہ کہ الطاف کی نظر | مشکل کشائی اُس کی کرین حضرتِ امیر
آگاہِ سرِّ ربّی مہِ بزمِ چشتیان | میرے رسولِ پاک کے حضرت علیؓ وزیر

ہو قبر مین بتول پہ سختی اگر ذرا
لبّیک کہتا آوے خدا دیوے ایسا پیر

ردیف زاء معجمہ

خورشیدِ رسالت کا ہے فیضان شب و روز | سرسبز ہے بطحیٰ کا جو بُستان شب و روز
ادنیٰ سی ہے رُوباہِ مدینہ کی یہ عزّت | چُومے ہے قدم شیرِ نَیستان شب و روز
آنکھون مین رکھین خاکِ درِ ختمِ رسالت | اسکندر و جمشید و سلیمان شب و روز
اُس عارضِ گُل رنگ کی فرقت مین ہمیشہ | گُل رکھتا ہے صد چاک گریبان شب و روز

جالی کے قرین ہو کے کرے عرضِ مطالب
ہے دل مین بتولؔ کے یہ ارمان شب و روز

ہین یہان مسکین و سلطان چند روز | ہے ہر اِک کا رُوئے تابان چند روز

پھُول مت بُلبُل بہارِ گُل پہ تُو
غنچہ و گُل سب ہین مہمان چند روز

حاتم و اسکندر و نوشیروان
یان رہے جم اور سلیمان چند روز

کوٹھی اور بنگلے چمن دُنیا کے سب
ہین یہان کے محل و دالان چند روز

تا بکے نوبت نشان طبل و عَلَم
اے امیر و ہین یہ گھڑیان چند روز

ٹَمٹَم و بگھی فٹن اور پالکی
یہ ہین سب دولت کے سامان چند روز

اَسپ و اشتر اور فیلِ کوہ تن
جھاڑ فانوس و شمع دان چند روز

یادِ حق مین سُست مت رہ تیز رہ
زندگی کا ہے یہ میدان چند روز

مثلِ ذوق و آتش و غالب نظیر
ہے بتولاؔ تو ثنا خوان چند روز

ردیف سین مہملہ

آرزو ہے دیکھتی روضہ ترا اَبکے برس
ہائے ناداری سے جانا رہ گیا اَبکے برس

لے چلو اے قافلے والو مجھے تم اپنے ساتھ
بسترِ اُمّید رکھا ہے بندھا اَبکے برس

روضۂ حضرت پہ جا کر مین پڑھون نعتین بہت
کاش ہو جائے اگر جانا مرا اَبکے برس

یا نبیؐ دکھلا دو اپنے سبز گنبد کی بہار
تا کہ دل ہو وے بتولاؔ کا ہرا اَبکے برس

لے چل اے بختِ رسا سیدِّ ابرار کے پاس | شافعِ روزِ جزا احمدِ مختارؐ کے پاس
حق نے بخشی ہے اُنھین دولتِ کنزِ مخفی | میری قسمت ہے بُری کیا نہین سرکار کے پاس
پہنچتی ہند سے اُڑ کر ابھی بطحیٰ کی طرف | ہوتے بازو مین اگر پر ترے بیمار کے پاس
دینے والا ہے بڑا دل مین تو مایوس نہ ہو | عرض ہان چل کے کرو شاہ کے دربار کے پاس
سبزۂ نور جما ہے یہ کہین کوثر پر | خط ہے اُس شاہ کا یون مصحفِ رُخسار کے پاس

حالتِ نزع بتولاؔ کی ہے ہجرِ شہ مین
قاری یٰسٓ پڑھے آن کے بیمار کے پاس

کیون ہے غافل بیخبر اللہ بس باقی ہوس | دارِ فانی ہے یہ گھر اللہ بس باقی ہوس
کُلُّ شَیْئٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ کو باغ مین | پڑھتا ہے ہر جا نور اللہ بس باقی ہوس
اے امیرو کیون ہے دولت پر تکبّر اور غرور | حاتم و جم ہین کدھر اللہ بس باقی ہوس
دارا و جمشید و اسکندر سلیمان سے یہان | گذرے صدہا تاجور اللہ بس باقی ہوس
جو بچھاتے تھے گھرون مین مخمل و دیبا کے فرش | وہ ہین غلطان خاک پر اللہ بس باقی ہوس
یا نبیؐ جب قبر مین احباب مجھ کو رکھ چکین | اُس گھڑی لینا خبر اللہ بس باقی ہوس
تھے سلاطین ہفت کشور کے کبھی دنیا مین جو | قبر ہے اب اُن کا گھر اللہ بس باقی ہوس

اپنی رحمت سے بتولاؔ کا خدائے پاک تو

خاتمہ بالخیر کر اللہ بس باقی ہوس

خطِ نبیؐ تھا یون رُخِ تابان کے آس پاس
جَدوَل طلائی جیسے ہو قرآن کے آس پاس

جنّ و پری رہین تھے سلیمان کے آس پاس
یان رہتے ہین مَلک ترے دربان کے آس پاس

عبرت سے یاد آتی ہے اُس وقت اپنی موت
جاتی ہون جب مین گورِ غریبان کے آس پاس

جمشید اور سکندر و دارا سے سینکڑون
جاروب کش ہین روضۂ سلطان کے آس پاس

جب مرغِ روح تن سے مِرے نکلے اے خدا
ہو آشیان مدینے کے بُستان کے آس پاس

ھجرِ نبیؐ مین ایسی ہے تڑپن بتول کو
بُلبُل قفس مین جیسے گلستان کے آس پاس

ردیف شین معجمہ

اپنی بلندی دیکھ کے اِترا نہ جائے عرش
قبرِ حبیبِ حق سے نظر تو مِلائے عرش

صدقے سے آپکے یہ مِلا رتبۂ بلند
نورِ محمّدی سے ہوئی ہے بِنائے عرش

نعلینِ شاہ رکھنے سے زیادہ ہوا وقار
کیونکر نہ افتخار سے پھر سر اُٹھائے عرش

ہو جائے آستانۂ اقدس پہ وہ نثار
شوکت شہِ زمان کی اگر دیکھ پائے عرش

یارب ہمارا ہو درِ احمدؐ پہ بِسترا
مہجور کو ہے گویا مدینہ بجائے عرش

ایسا ہے نورِ روضۂ شاہِ اُمم بتول

وہ برق مین چمک ہے نہ ایسی ضیائے عرش

رہتی ہے دل کو روضۂ شبّیر کی تلاش
جس طرح ہو مریض کو اکسیر کی تلاش

تاریک ہے جہان غمِ ہجرِ رسُول مین
رہتی ہے اُن کی زلفِ گرہ گیر کی تلاش

صحرا نوردی میری ہے جویائے رختِ خاص
پائے جنون کو گویا ہے زنجیر کی تلاش

مرشد عطا کرے کوئی کامل خدا مجھے
قلبِ بتولؔ کو ہے بہت پیر کی تلاش

قسمت کے روبرو ہے شرمندہ کار کوشش
تقدیر کا لکھا ہو کیجے ہزار کوشش

کرکے طوافِ کعبہ پھر جاؤن مین مدینہ
لگ جائے گر ٹھکانے پروردگار کوشش

جانا ہے گر مدینے رکھ یہ طریق اپنا
رحمت پہ لَو لگا کر کر بار بار کوشش

جو ہو سو ہو کرو تو عزمِ سفر عرب کا
تم اے بتولؔ کر لو پھر ایک بار کوشش

ردیف صاد مہملہ

رُتبے کو شہ کے جانے ہین خاصانِ خاص خاص
رکھتے ہین اُن کی کُنہ کی پہچان خاص خاص

ہے دخل کس کو تیری شناسائی مین علیم
آدم سے تا بہ عیسٰی ہین حیران خاص خاص

ہے سرِ احمدی کو سمجھنا بڑا محال
ہان تھے اُویسؓ صاحبِ عرفان خاص خاص

تعظیمِ مصطفےٰؐ کو فلک پر قدم قدم
اِستادہ تھے مُقرّبِ رحمان خاص خاص

آلِ نبیؐ سے رکھتے ہین اُلفت جوائے بتول
ہین ایسے لوگ صاحبِ ایمان خاص خاص

ایسا اللہ سے بندے کو ہے رکھنا اخلاص
رکھتا بندے سے ہے جس طور سے مولا اخلاص

اپنے محبوب سے جس درجہ ہے اُلفت رب کو
اور نبیون سے نہین اتنا خدا کا اخلاص

وصلِ خالق مین بھی اُمت کو نہ بھولے حضرتؐ
مغفرت کی ہوئی درخواست جو دیکھا اخلاص

جان اور مال تصدّق تھا نبیؐ پر اُن کا
ہر بشر سے تھا صحابہؓ کا زیادہ اخلاص

مشکلین ہووینگی آسان بتولا تیری
پنجتن پاک سے رکھتی ہے تو اپنا اخلاص

ردیف ضاد معجمہ

سُنتے ہین مدینے کا رحمت بھرا ریاض
یارب دکھا دے ہم کو بھی وہ بے بہا ریاض

ہے جنّت البقیع کے ہمسر نہ کوئی باغ
ہرگز نہ ہوگا ایسا کسی شاہ کا ریاض

سرسبز ہے قدومِ رسالتؐ مآب سے
کعبے کا اور مدینے کا وہ پُرضیا ریاض

مرقد مین چیخ مار کے رویا کرونگی مین
یاد آئیگا مدینے کا جس دم ذرا ریاض

یہ عرض ہے بتول کی درخدمتِ رسولؐ

میری ہو نعش آپ کا دافعِ بلا ریاض

ردیف طاءِ مہملہ

رکھتا ہے جو بھی حضرتِ شاہِ زمن سے ربط
لازم ہے اُس کو یہ کہ رکھے پنجتن سے ربط

شغلِ درود جس کا کہ دُنیا مین ہو گیا
بے شُبہ اُس کو ہو گا شہِ ذوالمنن سے ربط

اِک بار چل کے دیکھو مدینے کا گلستان
رکھتے اگر ہو گلشن و باغ و چمن سے ربط

شیدا ہے دل یہ گیسوئے خیر الانام پر
عنبر مجھے پسند نہ مشکِ ختن سے ربط

یہ عرض ہو بتول کی مقبول اے مجیب
دُنیا و آخرت مین رہے پنجتن سے ربط

لکھا نبیؐ کے واسطے قلبی اثر سے خط
دیکھو صبا بچا کے ہر اِک کی نظر سے خط

اللہ رے وصالِ پیمبرؐ کا اشتیاق
لیکر اُڑا ہے شوق لفافے کے پر سے خط

وا ہونے کا خیال جو ہے اے نسیم یون
باندھا ہے مرغِ شوق کے بازو کے پر سے خط

تجھ کو ضرور شاہ بُلائینگے اے بتول
لکھا ہے تو نے ایسا یہ سوزِ جگر سے خط

ردیف ظاءِ معجمہ

دکھلا دے مجھ کو روضۂ سلطان یا حفیظ
دل مین بھرا ہوا ہے یہ ارمان یا حفیظ

صدقے مین کربلا کے شہیدون کے اے خدا
ثابت رہے جہان مین ایمان یاحفیظ

شیدائے مصحفِ رُخِ محبوبِ رب ہون مین
پس کردے مجھ کو حافظِ قرآن یاحفیظ

مدحت فشان ہے خامہ بہ رُخسارِ مصطفیٰ
دے اِس صلے مین خلدِ بُستان یاحفیظ

بھیجا نبی کریم ہدایت کے واسطے
ہے مؤمنون پہ تیرا یہ احسان یاحفیظ

محشر مین آبرو کو بچا لیجو اے خدا
کرنا وہان نہ مجھ کو پشیمان یاحفیظ

جب قبر مین بتول کی ہون مُنکر و نکیر
کر دیجیو سوال کو آسان یاحفیظ

شرک و بدعت سے جو رہا محفوظ
نارِ دوزخ سے وہ ہوا محفوظ

فسق و عصیان سے رکھ مجھے مالک
بہرِ اولادِ مصطفیٰ محفوظ

تیری محتاج تیری بندی ہون
رکھنا اغیار سے خدا محفوظ

دفن ہو جو زمینِ بطحیٰ مین
قبر کے دُکھ سے وہ ہوا محفوظ

آلِ حضرت سے جو رکھے اُلفت
ہر بلا سے رہے سدا محفوظ

وقتِ مشکل کے لے جو نامِ خدا
سب مصائب سے وہ رہا محفوظ

حشر مین اے خدا بتولؔ ہو
زیرِ دامانِ مصطفیٰ محفوظ

ردیف عین مہملہ

فضلِ خدا سے ہم کو تو ایسا ملا شفیع
جس کو بناوے اپنا ہر اِک انبیا شفیع

وقتِ وفات لب پہ رہا ہائے اُمّتی
غمخوار ایسا اُمّتِ عاصی کا تھا شفیع

بخشش کی حق سے گفتگو معراج مین بھی تھی
اُمّت پہ پیار رکھتا تھا حد سے سوا شفیع

آوینگے جبکہ حشر مین وہ شاہِ دوسرا
غُل ہوگا آئے حضرتِ خیر الورا شفیع

کیا خوف حشر مین ہے صراط و حساب کا
اُمّت کے سر پہ ہونگے وہان مصطفیٰ شفیع

جب ہو بتول گرمیٔ محشر سے بد حواس
ہو سر پہ اُس کے سایۂ دامان ترا شفیع

رُخسارِ مصطفیٰ کو اگر دیکھ لے شمع
پھر جسم اپنا عشق مین سب پھونکدے شمع

بیٹھی ہون مین تو ہجرِ نبیؐ مین جلی ہوئی
پس مجھ سے دُور سوز کو اپنے رکھے شمع

خورشید جاوے شام کو مغرب مین اس لئے
روضے پہ مصطفیٰ کے وہ جا کر بنے شمع

محبوبِ حق بُراق پہ جس دم ہوئے سوار
خَیلِ مَلَک جِلَو مین تھے نُوری لئے شمع

یہ التجا بتول کی تجھ سے ہے اے خدا
ایمان کا نُور قبر مین میری بنے شمع

ردیف غین معجمہ

آمدِ شہ کا ہوا دُنیا مین چرچا باغ باغ
سر پئے تعظیم شاخون نے جھکایا باغ باغ

ہر گُل و غنچہ سے آتی ہے صدائے اَلسَّلَام — بُوئے گُل بنکر کے مہکا نُور تیرا باغ باغ
مُصحفِ رُوئے نبیؐ کے عشق مین بُلبُل مدام — سورۂ یوسُف کو پڑھکر ہے چہکتا باغ باغ
منتظر دیدار کے معراج کی شب تھے مَلک — لگ رہا تھا ہر طرف حورون کا میلا باغ باغ

کھول کان اپنے بتولؔ اُس لے مالک کا یہ قول
ہے جو کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَیَبْقٰی باغ باغ

پایا کسی نے رتبۂ حضرتؐ کا کب سُراغ — حیران بشر ہین اور پریشان ہے دماغ
کلمہ پڑھین طیورِ چمن اور درودِ گُل — ڈنکا نبیؐ کے دین کا بجتا ہے باغ باغ
رُخسارِ مصطفٰےؐ کو قمر سے جو دی مثال — نخوت سے آسمان پہ اُس کا چڑھا دماغ
صلِّ علیٰ کا رکھتی ہین غُل بلبلین وہان — کیا تاب ہے جو بولین مدینے مین بوم و زاغ
ہے نونہالِ گلشنِ زہراؓ کا وان مزار — یون دلکشِ جہان ہوا کربلا کا باغ

یہ عرض کر قبول مری اے کریم تو
حُبِّ نبیؐ کا قبرِ بتولؔ مین ہو چراغ

ردیف فا

جس انجمن مین شاہ کا آیا قدم شریف — آنکھون سے اپنی سب نے لگایا قدم شریف
زیارت نصیب مجھکو ہوئی اُس کی جس گھڑی — بوسے کے بعد سر پہ اُٹھایا قدم شریف

ہوتا ہے سنگ موم سا اعجازِ شاہ سے
خالق نے اُن کا ایسا بنایا قدم شریف

کس مُنہ سے ہو بیان ترا احسان اے کریم
تونے بتول کو جو دکھایا قدم شریف

خورشیدِ حشر کا ہے نہ روزِ جزا کا خوف
ہے مجھ کو اپنی کثرتِ جُرم وخطا کا خوف

سُلطانِ مُرسلین ہے اپنا شفیعِ حشر
مجھ سے وہی مِٹائیگا رنج وبلا کا خوف

بندہ ہے بند بند خطاوار اے رحیم
مردود ہے نہین جسے اپنے خدا کا خوف

لہو ولعب مین عمر بسر ہو گئی تمام
اب تو بتول چاہیئے روزِ جزا کا خوف

پڑھتے درودِ گُل شہِ ذی جاہ کی طرف
گلشن سے دیکھتے جو مِرے شاہ کی طرف

دو ٹکڑے ہوگیا دلِ مہتاب صاف صاف
اُنگلی اُٹھائی شاہ نے جب ماہ کی طرف

شاہِ مدینہ پہونچا فلک پر جو باشکوہ
تکتے تھے سب رسول مِرے شاہ کی طرف

مُشتاقِ دیدِ شاہ تھین حورین قصور مین
تھی چشمِ انتظار لگی راہ کی طرف

چلتے نبیؐ کے حکم سے نخل وحجر شجر
جس دم کیا اشارہ کِسی کاہ کی طرف

یہ ہو کرم بتول پہ زیارت نصیب ہو
آنکھین لگی ہوئی ہین مِری راہ کی طرف

چل اے صبا تو گلشنِ بے خار کی طرف
لے چل مجھے بھی سیدِ ابرار کی طرف

خاکِ رہ رسول بنا دے مجھے خدا
قدمون سے لپٹی جاؤن مین سرکار کی طرف

جب نفسی نفسی ہو گی بروزِ حساب تب
نبیون کا رُخ ہو احمدِ مختار کی طرف

مرقد مین جب عزیز اُتارین مجھے رسول
تب میرا مُنہ ہو آپ کے دربار کی طرف

حضرت ہین تیرے مالک و آقا بتول تو
چل ہند سے مدینے کے گلزار کی طرف

ردیف قاف معجمہ

یا رب مرا نہین کوئی اُن کے سوا رفیق
ہم عاصیون کا کون ہے جُز مصطفٰے رفیق

گھبرائیو نہ آفتِ دُنیا سے دل کبھی
مشکل کے وقت ہوتا ہے سب کا خدا رفیق

شُہدائے کربلا کی مصیبت پہ روئے جو
محشر مین اس کے لازمی ہون مُرتضیٰ رفیق

کرتا ہے اہلِ زر کی تواضع تو ہر کوئی
جو مُفلسی مین کام نہ آئے وہ کیا رفیق

دلبستگی کی جا ہے بتولؔ عدم بھی کیا
آتا نہین ہے پھر کے وہان جو گیا رفیق

غافل کو زر سے عشق ہے اور مال و دھن سے عشق
لیکن ہمین ہے حضرتِ شاہِ زمن سے عشق

سردارِ خُلد کا وہ مصاحب ہو بالیقین
رکھتا ہے جو امام حسین و حسن سے عشق

گلزارِ مصطفیٰ کی کرو سیر اے عزیز
دیکھو مدینہ گر ہے نعیم و عدن سے عشق

مل جائیگا یہ خاک مین اک روز غافلو
آراستگی کا رکھتے ہو کیا تن بدن سے عشق

پروانے کو ہے شمع کا بلبل کو گل کا عشق
مجھ کو خدائے پاک سے اور پنجتن سے عشق

کمخواب اور مخمل و شال و حریر بھی
سب چھوڑ جاؤگے رکھو دائم کفن سے عشق

عشقِ بتول گیسوئے خیر الانام ہے
نے آل سے نہ زر سے ہے نے گلبدن سے عشق

دونون عالم مین نہین ایسا کسی کا اخلاق
جیسا مشہور جہان مین ہے نبیؐ کا اخلاق

خُلقِ حضرتؐ کی ہے قرآن مین آئی تعریف
انبیاؑؤن کا ہے ایسا نہ ولی کا اخلاق

سینکڑون راہب و کفار بڑے گردن کش
لائے ایمان جو دیکھا وہ نبیؐ کا اخلاق

کس طرح خرچ کیا مال ذرا غور کرو
کیسا تھا حضرتِ عثمانؓ غنی کا اخلاق

تجھ کو شاباش بتولا جو لکھا ہے تو نے
سرورِ کون و مکان خوش لقبیؐ کا اخلاق

ردیف کاف مہملہ

رہتا محبوبِ خدا پر ہے نثار ایک نہ ایک
صورتِ نور سے رکھتا ہے پیار ایک نہ ایک

جلسہ عشاق کا رہتا ہے درِ والا پر
سر رگڑتا ہے وہان لیل و نہار ایک نہ ایک

فکرِ روزی غمِ عقبیٰ و خیالِ عسرت رہتا ہر وقت ہے چھاتی پہ سوار ایک نہ ایک
وقتِ امداد ہے یا شاہ بُلا لو در پر رکھتا افلاس سدا مجھ پہ ہے بار ایک نہ ایک
عرض کر دے مِری حالت کو تو اُن سے جا کر اے صبا ہوتا ہے لطفی ترا وار ایک نہ ایک

اَلمدد حق کہ عدو میرے ہیں نفس و شیطان
اِس بتولاؔ پہ سدا رکھتا ہے خار ایک نہ ایک

دیکھئے آپ مدینے میں بُلائیں کب تک رشکِ آفاق کے گُلشن کو دکھائیں کب تک
شجرِ وادیٔ ایمن کے تلے ہو بستر یا نبیؐ ہند میں ہم خاک اُڑائیں کب تک
خواب میں ہو رُخِ پُر نور کا دیدار نصیب بختِ خُفتہ کو مِرے آپ جگائیں کب تک
دستِ وحشت نے کیا صبر کا جامہ ٹکڑے دیکھئے شاہ مِرے اِس کو سِلائیں کب تک

ہجر کے صدموں کی اب تاب بتولاؔ کو نہیں
سرورِ دین مجھے اس سے بچائیں کب تک

ہمراہ لیکے اختر و شمس و قمر فلک محبوبِ کبریا کا سلامی ہے بر فلک
اللہ رے شانِ عظمتِ بُستانِ مصطفےٰ پھرتا ہے گردِ روضے کے شام و سحر فلک
مین خستہ حال پہونچوں مدینے میں بس ابھی اپنی گھُمیر سے مجھے لیجائے گر فلک

آرام گاہ اَرض بتولاؔ نبیؐ کی ہے

اِس غم سے اپنی رکھتا ہے یہ خم کمر فلک

سرورِ انس و جان سلام علیک
مظہرِ دو جہان سلام علیک

کاشفِ سرِّ وحدتِ ربّی
خاتمِ مُرسلان سلام علیک

رحمتِ کبریا و حُجّتِ حق
رہبرِ گمرہان سلام علیک

زینتِ عرش ہست نورِ تو
مسندت لامکان سلام علیک

دیدۂ نُور طالب و مطلوب
مقصدِ عاشقان سلام علیک

گشت خون جان و دل بصدمۂ ہجر
شافعِ عاصیان سلام علیک

غیرِ تو نیست کعبۂ حاجات
ماھرِ این و آن سلام علیک

خاکِ کوئے تو این بتولاؔ را
سُرمۂ چشمِ جان سلام علیک

ردیف لام

تم ہو حبیبِ خاصۂ رحمان یارسُول
نازل ہوا ہے آپ پہ قرآن یارسُول

دل خوش ہو میرا جون گُلِ خندان یارسُول
روضے پہ جاؤن آپکے جس آن یارسُول

برآئے میرے دل کا بھی ارمان یارسُول
بطحیٰ کا دیکھ لون جو گلستان یارسُول

آئین نکیر قبر مین جس دم تو تم وہان
مشکل کو میری کیجیو آسان یارسُول

باغِ جہان مین آمدِ شہ کی یہ دھوم ہے ۔۔۔ پڑھتی ہے عندلیبِ گلستان یا رسولؐ

کلیون مین اور غنچہ و گل برگ و بار مین ۔۔۔ مضمر ہے نکہتِ رُخِ تابان یا رسولؐ

فرقت نے آپ کی یہ دکھایا مجھے اثر ۔۔۔ بیچین دل سے رہتی ہون حیران یا رسولؐ

خورشیدِ حشر جب ہو سوا نیزے پر کھڑا ۔۔۔ سر پر ہو میرے سایۂ دامان یا رسولؐ

سجدے بہت سے شکر کے اُس روز ہون ادا ۔۔۔ روضے پہ جان جبکہ ہو قربان یا رسولؐ

حاصل ہو لطفِ مرگ جو ایسا کرے خدا ۔۔۔ قدمون مین تیرے نکلے مِری جان یا رسولؐ

تکلیفِ ہجر سر سے بتولؔ کے جائے کب
جب وہ ہو اور مدینے کا میدان یا رسولؐ

کلامِ خدا ہے پیامِ رسولؐ ۔۔۔ سکندر سے بہتر غلامِ رسولؐ

کیا ایک کلمے کا پابند سب کو ۔۔۔ زہے بند و بست انتظامِ رسولؐ

رہی کشتیٔ نوحؑ ناکامیاب ۔۔۔ لکھا اُس پہ جب تک نہ نامِ رسولؐ

چرندون پرندون نے کی گفتگو ۔۔۔ یہ تھا معجزہ در کلامِ رسولؐ

اثر تھا سلیمانؑ کی خاتم مین یُون ۔۔۔ منقّش نگین پر تھا نامِ رسولؐ

منوّر زمین خُلد آراستہ ۔۔۔ تھا معراج مین اہتمامِ رسولؐ

بتولؔ کو رحمت سے دے اے خدا ۔۔۔ محبّت بھرا ایک جامِ رسولؐ

شاخِ گُل پر آج کیون بُلبُل ہے بیٹھا پھُول پھُول
کیا چمن مین بُوئے احمدؐ سے ہے مہکا پھُول پھُول

گوہرِ رخشندہ شبنم نے لُٹائے ہو خوشی
بادِ گلشن نے زرِ گُل کو بکھیرا پھُول پھُول

ہے بہارِ نورِ حضرتؐ سے گلستان بھی نہال
ٹہنی ٹہنی پتّہ پتّہ خوشہ پھُول پھُول

اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ پھُوٹ کر کلیان کہین
اور مِنْ بَعْدِ اسْمُہٗ اَحْمَدْ ہی کہتا پھُول پھُول

پھُوٹ نکلی مِلّتِ حضرتؐ کی خوشبو چار سُو
ہر جگہ اُن کی شریعت کا ہے شہرہ پھُول پھُول

لیکے خوشبوئے محمدؐ جب چلی بادِ بہار
کِھل کِھلا کر ہنس پڑا ہر غنچہ غنچہ پھُول پھُول

نکہتِ عرقِ محمدؐ سے نسیمِ صبح نے
باغ سب مہکا دیا ہے اور بسایا پھُول پھُول

غنچۂ ختمِ رسالت جب شگفتہ ہو گیا
نغمۂ احمدؐ رسول اللہ پایا پھُول پھُول

اے بتولؔ اس نبیؐ پر جان قربان کیجئے
راستہ جنّت کا جس نے ہے بتایا پھُول پھُول

صدمے نبیؐ کے ہجر کے کب تک اُٹھائے دل
اِس رنجِ روز و شب کی کہان تاب لائے دل

جلنا نبیؐ کے ہجر سے قسمت مین ہے لکھا
دل غم کے واسطے ہے تو غم ہے برائے دل

بہرِ نبیؐ نہ کر مجھے برباد اے فراق
کہنے دے جا کے روضے پہ کچھ ماجرائے دل

دردِ فراقِ شاہ کی ہو تاب کس طرح
پتّھر رکھون مَین سینے مین کیونکر بجائے دل

ہے اے بتولؔ نامِ محمدؐ مین ہر شفا

آنکھون کی روشنی ہے تو بیشک ضیائے دل

ذرا تو صاحبِ قدرت کی حکمت دیکھ اے غافل
کہ اِک ناپاک قطرے سے کیا کیسا بشر عاقل

وجودِ پاکِ حضرت کے سبب کیا کیا کیا پیدا
زمین و آسمان و چاند و سورج بحر اور ساحل

ہزارون ہو گئے پیدا نہ ہرگز سرِ حق پایا
حکیم و عاقل و ساحر و لی اور عامل و فاضل

نہ کرتے رہبری حضرت تو راہِ حق نہین ملتی
نہ ہوتا پھر کوئی دُنیا مین ناجی اور ولی کامل

تصدق اس نبی پر ہو بتولا جان و دل سے تو
کہ جس کے خادمون کو بھی فنافی اللہ ہے حاصل

یہ گلشنِ مدینہ مین دیکھی فضائے گل
ہین نور کے مجسمے گویا بجائے گل

دہنِ نبی سے غنچے کو تشبیہ دون اگر
جامے مین اپنے پھولا نہ ہرگز سمائے گل

کیا دیکھیگا رسول کے رخسار کی بہار
شمس و قمر کا سرمہ تو پہلے بنائے گل

بو بنکے نورِ شاہ نے اپنا کیا ظہور
ورنہ کہان سے ایسا بھلا رنگ لائے گل

رضوان پکارا سیر کو آتے ہین شاہِ دین
زیرِ قدم رسول کے ہر پر بچھائے گل

دیکھے رسول کے وہ اگر پائے نازنین
شرمندگی سے آنکھ نہ اپنی اُٹھائے گل

غنچے درود پڑھتے ہین ہنس ہنس کے اے بتول
شبنم سے باوضو ہو گلستان مین آئے گل

یقینی شان ہے کس کی بھلا تطہیر کے قابل
علیؑ کی مدح کب بندون مین ہے تسطیر کے قابل

سوائے پنجتن ہے کون اس توقیر کے قابل
کہ سیرت جس کی ہے قرآن مین تفسیر کے قابل

مشک جب چھد گئی تو یہ کہا عباسؑ نے یارب
ہمارے ننھے بچے بس نہین اس تیر کے قابل

جھکا کر سر کو شہ کے روبرو کہتا تھا حُرؑ رو کر
یہ سر ہے آپ پر قربان کہ ہے شمشیر کے قابل

بحقِ پنجتن ابدال ملجائے کوئی رہبر
وگرنہ یہ بتولؔ کب ہے ایسے پیر کے قابل

ردیف میم

یانبیؐ تم پہ ہون ہزار سلام
بے گنتی میرے بیشمار سلام

جالیون کے قریب ہو کے کہون
اُن کے روضے پہ بار بار سلام

سب نبی و ولی و حور و ملک
تم پہ بھیجے ہین با وقار سلام

دونون پہلو مین آپ کے رہ کر
پڑھتے رہتے ہین دونون یار سلام

اے عزیزو پڑھو درود بہت
دمبدم بر شفیعِ کار سلام

قمری و طوطی و طیورِ چمن
بھیجین سب عندلیبِ زار سلام

سُنکے چڑیون کے تُو سلام بتولؔ
اپنے حضرت پہ پڑھ ہزار سلام

اے تو کہ جانِ مُرسلان مشتاقِ دیدارِ توام
گیسوئے تو عنبر فشان مشتاقِ دیدارِ توام

آرامِ جانِ کاملان محبوبِ خوبانِ جہان
نورِ قلوبِ عاشقان مشتاقِ دیدارِ توام

اے نورِ حق شکلِ بشر اے داروئے زخمِ جگر
اے سیر کردہ لامکان مشتاقِ دیدارِ توام

سرتاجِ جملہ انبیاء سلطانِ این ہر دو سرا
حاجت روائے انس و جان مشتاقِ دیدارِ توام

اے رحمۃ للعالمین اے کارسازِ مذنبین
قصرت امین شد پاسبان مشتاقِ دیدارِ توام

بلبل بروئے تو فدا گل بر رخت شد شیفتہ
اے نکہتِ باغِ جنان مشتاقِ دیدارِ توام

اے سروِ بستانِ طرب اے مہرِ تابانِ عرب
اے گلبدن غنچہ دہان مشتاقِ دیدارِ توام

اے باعثِ کل آن و این رونق دہِ عرشِ برین
اے سرورِ ہر دو جہان مشتاقِ دیدارِ توام

اے رازدارِ کبریا اے واقفِ سرِّ خفا
اے دردمندِ عاجزان مشتاقِ دیدارِ توام

رفتند عیسیٰ بر سما تو بر زمین جلوہ نما
از باعثِ پلہ گران مشتاقِ دیدارِ توام

اے دردِ عصیان را دوا تو دہ بتولؔ را شفا
تو شافعِ کل عاصیان مشتاقِ دیدارِ توام

حالم مپرس ناصح دلِ ناصبور دارم
از بحرِ حبِ حضرت یک شمہ نور دارم

ہرچند عاصیم من از رحمتت امید ست
لا تقنطوا تو گوئی شافع نشور دارم

در عشقِ تو محمد جانم رسید برلب
تصویرِ اسمِ حضرت دایم حضور دارم

گر کاشش رب رساند مارا بسوئے بطحیٰ
گویم بہ نزدِ روضہ عشقت ضرور دارم

از کثرتِ معاصی بے خوف شو بتولاؔ
آمُرزگارِ عصیان ربِّ غفور دارم

رسم رکھتے ہین محبّت کی بد و نیک سے ہم
حق کے مِل جانیکو مِل لیتے ہین ہر ایک سے ہم

ہم مسلمانِ جہان یون ہین غریقِ ذلّت
دُور ہین سُنّتِ نبوی کی بہت ٹھیک سے ہم

زندگی لائی یہان لیکے چلی موت وہان
غلطان پیچان رہے دیکھئے کس پھینک سے ہم

ذکرِ دوزخ تو کجا ہے یہی لرزہ ہم کو
ڈرتے ہین حشر مین سُورج کی فقط سینک سے ہم

تھر تھراتی ہے ہوا جیسی کہ خوفِ حق سے
یُون ہی خائف ہین عملنامے کے بس جیک سے ہم

ہے یقین دل مین کہ بخشیگا ہمین ربِّ کریم
لَو لگائے ہوئے بیٹھے ہین اسی ٹیک سے ہم

اہلِ جنّت کی پسِ خوردہ کی حسرت مین بتولؔ
خوش مزعفر سے نہ زردے سے نہ ہین کیک سے ہم

کیون جھر کی نجرون کو پھیر لیا یا شاہِ عرب یا شاہِ عجم
کیون درس دکھانا چھوڑ دیا یا شاہِ عرب یا شاہِ عجم

مُری بپتا کو سُنتے نہین جو شہا مجھ دُکھیا سے کیا جُرم ہوا
مہجُور پہ اپنی کیجے دَیا یا شاہِ عرب یا شاہِ عجم

کُل دیس مین مولا کو ڈھونڈ پھری ہر بن مین گئی پربت پہ چڑھی

پھری بَن کے جو گنیا پتہ نہ مِلا یا شاہِ عرب یا شاہِ عجم

مِلے خاکِ مدینہ جو مجھ کو سَجَن ملوں انگ بھبُوت بنوں جوگن
ترُے دُوار پہ جاکے لگاؤں صدا یا شاہِ عرب یا شاہِ عجم

مین دُور پڑی ہوں پاپَنْ ہو جسے چاہے پیا وہ سُہاگن ہو
مُری عُمر کا لُٹ گیا سرمایا یا شاہِ عرب یا شاہِ عجم

تُونے انکھیاں جو پھیر لین موسے سَجَن ہوا بیری جگت بھیا جینا کٹھن
مجھ دُکھیا کا مَن کیجے ہَرا یا شاہِ عرب یا شاہِ عجم

بَھری پاپوں سے نیّا پُرانی مُری ہے بوجھ گھنا ندّی گہری
مُرے کھیوے کو پار لگادو جَرا یا شاہِ عرب یا شاہِ عجم

مَین اپنے وطن سے ہو کے جُدا پھِری دیس بدیس بھٹکتی سدا
سُکھ ہو نہ مجھے بطحیٰ کے سِوا یا شاہِ عرب یا شاہِ عجم

تمھین فاطمہؓ پیاری کے رب کی قسم بس دُور کرو مُری دوری کا غم
اب لیجے بتول کو پاس بُلا یا شاہِ عرب یا شاہِ عجم

لو ہوئے پیدا شافعِ محشر صلّے اللہ علیہ وسلّم
سب کے رہبر دین کے سرور صلّے اللہ علیہ وسلّم

قاسمِ کوثر اشرفِ آدم واقفِ رمزِ خالقِ عالم
رُوئے منوّر زلفِ معنبر صلّے اللہ علیہ وسلّم

مجمعِ خوبی حاکمِ اعلیٰ عقدہ کشائے رنج و ماتم — قابضِ خلد و حوضِ کوثر صلّے اللہ علیہ وسلّم
نامِ محمدؐ شانِ معظّم جن کا لقب ہے طٰہٰ یٰسین — جنّ و بشر کے حامی و رہبر صلّے اللہ علیہ وسلّم
ختمِ رسالت نورِ ہدایت دلبرِ خوبان خلقِ معظّم — نورِ مجسّم شانِ مفخّر صلّے اللہ علیہ وسلّم
ہین جو خدا کے خاص پیارے آپ کے عاشق ہین دل و جان سے — آپ ہوئے ہین حق کے دلبر صلّے اللہ علیہ وسلّم

عرضِ بتول کی سُن لو پیمبر دفن مدینے مین ہو وہ مَر کر
بہرِ شہا شبّیر و شبّر صلّے اللہ علیہ وسلّم

راستہ دیکھا نہین ہے سر کو ٹکرائینگے ہم — کس طرح بے پیر کے راہِ ہدیٰ پائینگے ہم
سایۂ مُرشد نہ ہو سر پر تو غم ہے بے قیاس — ہم بُرون کو کون پُوچھے کس کے کہلائینگے ہم
گردِ مرشد جب کہین پاوین مُریدون کا ہجوم — وان یتیمون کی طرح رو رو کے رہجائینگے ہم
حلقۂ انجم نظر مین آئے گردِ ماہ جب — یاد کر کے حلقۂ مُرشد کو گھبرائینگے ہم
داغِ ہجرِ مصطفےٰ روشن ہے سینے مین مُدام — گور کی ظلمت کو اے دل کس طرح پائینگے ہم
غم نہین جز معصیت نیکی نہین ہے گو بتول — رحمتِ غفّار سے جنّت مین بس جائینگے ہم

ردیفِ نون

کلمہ پڑھا جن کا سدا وہ مصطفےٰ یہ ہی تو ہین — جن کا اخی شیرِ خدا وہ مجتبےٰ یہ ہی تو ہین
شاہِ عجم ماہِ عرب یٰسین صفت اُمّی لقب — زینت دہِ عرشِ عُلا صاحب لوا یہ ہی تو ہین

سرِ دفترِ عرفانیان مقصودِ قلبِ عاشقان
دلدارِ خوبانِ زمان نازک ادا یہ ہی تو ہین

وہ رحمۃ للعالمین وہ ہین شفیع المذنبین
ہین دستگیرِ انس و جان اور ذوالعطا یہ ہی تو ہین

کہتے تھے رو رو کر نبیؐ یا ربِّ ھَب لِی اُمَّتِی
منظورِ حق نے کر لیا جن کا کہا یہ ہی تو ہین

مرکب بُراقِ برق پا جبرئیلؑ خادم آپ کا
مشتاق تھا جن کا خدا وہ دلربا یہ ہی تو ہین

جدّ الحسینؓ والحسنؓ محبوبِ ربِّ ذوالمنن
سردار و حاکمِ دوسرا دل کی ضیا یہ ہی تو ہین

جنّ و بشر کے پیشوا حور و مَلک کے دلربا
اُمّت کے ہین حامی سدا وہ رہنما یہ ہی تو ہین

حاجت روائے انس و جان غمخوار و یارِ بیکسان
جن پر بتولؔ ہے فدا وہ مہ لقا یہ ہی تو ہین

مدحتِ سرورِ عالم جو لکھا کرتے ہین
بے شبہ اپنی وہ فردوس مین جا کرتے ہین

چلدئے جن کو طلب تھی سوئے بطحیٰ دیکھو
ہم یہین ہائے پڑے آہ و بکا کرتے ہین

شوق رہبر ہے تو جا وینگے مدینہ ہم بھی
اس سہارے ہی سے بس اب تو جیا کرتے ہین

مجھ کو پہونچا دے مدینے مین اُڑا کر للہ
اِلتجا تجھ سے یہی بادِ صبا کرتے ہین

ہائے قسمت مری کیا عمر یہین ہو گی بسر
آہ رہ رہ کے یہی دل مین کہا کرتے ہین

جیتے جی اُن کو ہے فردوس کی لذّت حاصل
روضۂ شاہ پہ جو لوگ رہا کرتے ہین

جان لو عارفِ کامل ہین زمانہ مین وہی
فَاذْکُرُوْنِیْ کے جو ساغر کو پیا کرتے ہین

ایک ہم ہین کہ ترستے ہین زیارت کیلئے
ایک وہ ہین کہ مدینے مین رہا کرتے ہین

ہین وہ ہُشیار کہ رکھتے نہین اپنی بھی خبر
بادۂ عشقِ محمدؐ جو پیا کرتے ہین

ہجر مین مرنا ہے سَو جینے سے بہتر ہم کو
جان ہم اِس لئے حضرتؐ پہ فدا کرتے ہین

خواب مین کیجئے ارشاد خدارا شاہا
اے بتولؔ تجھے روضے کا گدا کرتے ہین

کُل کُنبے کو چھانڈ تِری کارن نت بَرت رکھون مین بیراگن
کسی ٹھور ترے نہین پائے چرن پھری دیس بدیس مین بن جوگن

تُری پیت کا جب سے کہ روگ بھیا اُس روگ سے بیکل ہے کایا
کُل مِتر و کُٹم کو تیاگ دیا مُجھے اب تو محمدؐ دو درشن

ہر مُلّا حاجی اور شاہ جی ہر عالِم و قاری سے پُوچھ پھری
موسے کیون رُوسا بطحیٰ باشی کُٹین جس کی گجب نوری چِتّون

من ماننا صوفی دان ملے نبیؐ ہم سے ہمارا جو آن ملے
جرا سوچو تو کس اُستھان ملے مُجھے صوفی سُنادو صاف بچن

اُس دن ہی سے ہجر مین ہون جلتی جس دن سے کہ پیت نبیؐ سے ہوئی
وہ ہے چنچل صورت روپ دھنی مَن ہرنے کے وا مین ہین سب لکشن

سنسار مین مجھ سے اَدھرمی نہین کوئی ایسی تو دُشٹ گُرمی نہین
گر ملتا مجھے کوئی دھرمی نہین کہ جو مو کو دکھائے ترے درشن

مہاراج یہ ہے تم سے اِنچھا مُری موت سپُھل ہو مٹے چنتا
اے شاہِ مدینہ یہ ہوا گیا ملے بھوم مدینے مین بھر دفن

اَت سُندر روپ ہے وہ راجا سنسار کی رکھشا کرن کو بھیا
مُری نیّا بھی پار لگا دو جَرا سُکھ پاؤن نبیؐ جی تری کارن

مُہے چھانڈ کے ہند مین مورا نبیؐ وہ تو جائے بَسو یثرب نگری
مین شاہجہانپور مین تڑپون پڑی شہا ہجر کے کاٹ دواب بندن

مُرے پگ مین جو اتنی سکت ہوتی ترے دیس کو جاتی مُکت ہوتی
وہان جائے کے مَرتی رنجت ہوتی مُہے ہند مین رہنا ہے مولا کٹھن

کبھی پی کے دوارے پہ مین نہ گئی رہی آسا ہی نت ہار گئی
مُری سگری عمر بیکار گئی ڈسا ہجرِ نبیؐ نے سب تن من

حضرؐت کی جو سیوا کرے دھرمی بھگونتی وہی ہے اے ری سکھی
محشر مین مگن ہو واکا جی اور جائے نرکھ مین جو ہو پاپن

جب گور مین آئین نکیر مُری واکی نینون کو دیکھ ہو بے چینی

کوئی نکلی نہ مُکھ سے جو بات بھلی کرین مار کے گُرز سے بھشم بدن

وہ ہے مورا نبیؐ رب کا پیارا بھیا جوت سے واکی جگ سارا
ہو پیت سے واکی نِستارا واکے حکم پہ رکھو نت چالن

نبیؐ مین نے جو تم سے ہے پیت کری نہین جگ مین انوکھی یہ ریت کری
ولے تم نے نہ کچھ پرتیت کری مری لاگی ہے تم سے نبیؐ جی لگن

بِن درس نبیؐ جی کے چین نہین بڑی چنتا ہی ہے مرون نہ یہین
مرا پورا کرو یو کاج کہین تری نگری مین بنکے پھرون جوگن

مجھ پاپن دُکھیا پہ کیجے کرم افلاس کا دُور کرا دو اَلم
حسنینؓ کا صدقہ مِٹا دو یہ غم دیدار سے مَن کو کیجے مگن

جس سمے مین مُو پر بِدھ آئی مُرے بھاگ سُہاگ کو آگ لگی
سماچار نہین مُرا پُوچھے نبیؐ سب تج کے کُٹم مین بھئی جوگن

کبھی دیس مدینہ مین جو جائے صبا نبیؐ پیارے سے کہنا یہ سندیسا
حضرت جی بتول کو لیجے بُلا لے آس کے کاج ہون سمپُورن

کل جن کے موتی ٹکتے تھے تاج وکلاہ مین
پامال ٹھوکرون سے ہین وہ آج راہ مین
حد سے گذر کے درد بنیگا تب ہی دوا
جز عشقِ مصطفٰے نہو جب کچھ نگاہ مین

محشر مین اے نبیؐ مجھے رکھنا ضرور یاد | دوزخ نہ جاکے دیکھون کہین رُوسیاہ مین

دُنیا بتول ٹھگنی ہے، کرتی ہے رہزنی
مُنعِم خدا کو بھولے ہین دولت کی چاہ مین

پھری گلشنِ دہر مین چارون طرف کوئی تجھ سا تو آتا نظر ہی نہین
بے مثل ہے ذاتِ حبیبِ خدا کوئی ایسا جہان مین بشر ہی نہین

مُرے سپنے مین آئین کبھی جو شہا تو مین پیّان پڑون دون سر کو جھکا
نَینَن مین دھرون مین پُتلی بنا مجھے اُن سے پیارا یہ گھر ہی نہین

جوگن کی طرح سے بھبُوت ملون اور خاکِ رہِ زوّار بنون
اِس طور سے سُوئے مدینہ چلون فرخندہ تر اِس سے سفر ہی نہین

مُرے دل مین حبیبِ خدا کا ہے گھر ناداری نے لُطفیٰ کا روکا سفر
جما دردِ فراق کا دل مین شجر کبھی آتا کہ جس مین ثمر ہی نہین

موسیٰؑ نے جو طُور پہ اَرِنی کہا پردے سے وہین لَن تَرَانِی سُنا
تجھے عرش پہ جانے کا حکم ملا جہان کچھ بھی دُئی کا گذر ہی نہین

وَاللَّیل ہے گیسوئے عنبرین مُو وَالشَّمس ہے چہرہ نُور فشان
جو ہے عارضِ پاک مین جلوہ گری ایسے تو یہ شمس و قمر ہی نہین

وَامتَازُوا الیَومَ کا شور ہو جب لَا تَقنَطُوا پڑھکے سُناؤگی تب
مُرا شافعِ حشر ہے اُمّی لقب مُجھے اِس لئے خوف و خطر ہی نہین

کوئل کی طرح سے مین کوک رہی مُری ایک نبیؐ نے نہ بات سُنی
مُرے مَن مین ہمیشہ یو چُبتا رہی مُرے پیارے نبیؐ کو خبر ہی نہین

کبھی مورے بچَن پہ نہ کان دَھرا مُجھے عاصی سمجھ کے بِسار دیا
جُز تیرے شہِ لَولَاکَ لَمَا مُرا جگ مین کوئی یاور ہی نہین

مُجھے اپنے ہی روضے پہ اے مَولا اب ہند سے جلدی سے لو بُلوا
بیکس کا نہین کوئی تیرے سوا مُرا ہوتا یہان پہ گذر ہی نہین

اعمالِ بتولؔ لگین جو تُلَن میزان کا ہوگا حساب کٹھن
مُرے پلّے پہ ہونگے حسینؑ و حسنؑ مُجھے روزِ حساب کا ڈر ہی نہین

نظرِ شاہ سے گِرنے کو فنا کہتے ہین
نخلِ پُر بارِ غمِ شاہ کو کہنا ہے بجا
پنجتنِ پاک کی اُلفت مین جو مر جائے بشر

شربتِ دید کو ہم آبِ بقا کہتے ہین
تارِ فرقت کو ہم اِک خاصِ ضیا کہتے ہین
کوئی مرنا کہے ہم اُس کو جیا کہتے ہین

طبع ہو کِس طرح دیوان بتولؔن تیرا
ہم سخن تجھکو زمانے مین گدا کہتے ہین

قدِّ بے سایہ کو فخرِ عدنی کہتے ہین
رُخِ پُرنور کو رشکِ چمنی کہتے ہین

کُنہِ ذاتِ محمّد کو کوئی کیا جانے
ہان مگر جس کو اُویسِ قرنی کہتے ہین

کیا لطافت تھی کہ پٹکا بھی کمر مین نہ رہا
اِس نزاکت ہی کو نازک بدنی کہتے ہین

سخت منزل ہے اکیلی ہون گُنہ کی گٹھری
ایسی حالت کو غریبُ الوطنی کہتے ہین

شبِ معراج کہا رب نے جو چاہو مانگو
نہین کرتے تری ہم دلشکنی کہتے ہین

دیکھکر شان و تجمّل شبِ معراج ترا
مَلک و حور بھی اللہ غنی کہتے ہین

رُخِ شیرین مین محمّد کا جو جلوہ دیکھا
برسون فرہاد نے کی کوہ کنی کہتے ہین

عشقِ حضرت کا خزانہ جسے مل جائے بتول
ایسی دولت کے تونگر کو غنی کہتے ہین

ترا اصلِ علےٰ ہے پیراہن
بڑا عظمت بھرا ہے پیراہن

کیا رب نے خلعتِ خلد عطا
کسے ایسا ملا ہے پیراہن

پڑھا برسون درود فرشتون نے
ترا جب تو بنا ہے پیراہن

سبھی حورِ جنان نے مل کے بہم
وہ نبی کا سیا ہے پیراہن

اِک تار کا مول ہی دو نو جہان
بڑا بیش بہا ہے پیراہن

کرے حشر کو سایہ جو اُمّت پر
یہی نور بھرا ہے پیراہن

رکھ اُسکو بتولؔ آنکھون پر
ترے دُکھ کی دوا ہے پیراہن

نغمہ سرائے نعتِ محبوبِ کبریا ہون
مین ہم زبان مرغِ طوبائے خوش نوا ہون

کچھ رب سے آرزو ہے میری تو اک یہی ہے
مرنے کے وقت حاضر دربارِ مصطفےٰ ہون

جس فیض آستان پر جبرئیل ہون سلامی
اُس در پہ یا الٰہی مین صورتِ گدا ہون

ہو جبکہ شورِ محشر اُس دم مین ربِّ اکبر
زیرِ لوائے حمدِ سُلطانِ دوسرا ہون

خوش ہو کے حق یہ بولا معراج مین کہ پیارے
تو دُور ہے نہ مجھسے نے تجھسے مین جُدا ہون

ہو حکم ایسا حضرت پہونچے بتولؔ در پر
دل کا ہے یہ تقاضا بےچین ہو رہا ہون

مدّاحِ شاہِ اقدس سُلطانِ دوجہان ہون
ہم کارِ قدسیانِ فردوس آشیان ہون

بلبل ہون اور نہ غنچہ گل ہون نہ گلستان ہون
ہون محوِ عشقِ حضرت گُم کردہ نشان ہون

جس شاخِ آرزو کو تاکا پئے نشیمن
بجلی گری اُسی پر ایسی طپیدہ جان ہون

حضرت کی کُو مین میرا ہو کاش حال ایسا
کوئے نبی مین یارب مین طعمۂ سگان ہون

چالون سے نفسِ بد کے رنجور ہین بہت سی
تنہا نہ مین بتولا نوحہ گرِ جہان ہون

شراب عشقِ حضرت اسطرح ہشیار پیتے ہین
نہین چُھپ کر کے پیتے بر سرِ بازار پیتے ہین

مجھے رو یا ہین یا حضرت ذرا جلوہ دکھا دیجے
کہ شربت ای مسیحا دکھ ہین سب بیمار پیتے ہین

بھڑکتی ہے زیادہ آتشِ اُمّید تب میری
یہ حاجی آبِ زمزم جاکے جب سرکار پیتے ہین

ارے وہ کب بھلا اُس دُخترِ رز کو مُنہ لگائینگے
جو متوالے ہین حضرت کے مٔے اسرار پیتے ہین

جنھین چسکا پڑا ہے لذّتِ عشقِ محمّد کا
ہمیشہ اپنا وہ خونِ جگر خونبار پیتے ہین

مٔے عشقِ محمّد کو بتولا نے پیا دل سے
نہین یہ شغل پستون کا اُسے جرّار پیتے ہین

جبکہ اُس قادرِ مطلق کی ثناخوان ہون مین
ہم زبانِ قُدس کی اور بلبلِ رضوان ہون مین

شکر ہے اپنے پیمبر پہ جو قربان ہون مین
عندلیبِ چمنِ خلد پہ نازان ہون مین

صفتِ بانگِ جرس ہر گھڑی نالان ہون مین
صورتِ ابرِ غمِ شاہ مین گریان ہون مین

شہرہ قصبے مین مرے فن کا ہو تو کیون ہی
کیا سخن فہم سخن گو و سخندان ہون مین

وسعتِ آبادِ عبث دہر کو کہتے ہین بشر
عمر بھر تنگ رہی ایسی کہ حیران ہون مین

ہند سے اُڑ کے مدینے ہی مین جا کر رہتی
بے زر و بے پر و مجبور پریشان ہون مین

نام میرا ہے بتولن تو تخلّص ہے یہی
شاہجہانپور مین مشہور زبان دان ہون مین

فلک پر شور تھا برپا رسول اللہ آتے ہین
ہر اک قُدسی یہ تھا کہتا رسول اللہ آتے ہین

پڑے تھے حور و غلمان کے در فردوس پر قائم
یہی آپس مین تھا چرچا رسول اللہ آتے ہین

سُنی جب آمد حضرت تو آدمؑ نے کہا خوش ہو
او ٹھو تعظیم کو حوّا رسول اللہ آتے ہین

کھڑے تھے حضرت ادریسؑ بھی وہان انتظار مین
یہ بولے ہو کے خوش عیسیٰ رسول اللہ آتے ہین

اُٹھا رکھا مصلا عابدان چرخ نے اپنا
وظیفہ تھا یہی سب کا رسول اللہ آتے ہین

زیارت کی خوشی مین جھومتے تھے عرش اور کرسی
یہ غوغا تھا شب اسرا رسول اللہ آتے ہین

نبی آگے براتی سب فرشتے پیچھے پیچھے تھے
بتولاؔ یون ہر اک بولا رسول اللہ آتے ہین

تمنا ہے یہی دل کی دیار مصطفے دیکھون
طواف کعبہ کر کے مین نجف اور کربلا دیکھون

نہ پائی کُنہ حضرت کی ہزارون مر مٹے عاقل
غریق بحر حیرت ہون کہ مین دیکھون تو کیا دیکھون

نہین دیکھا ہے کچھ بھی ہائے گو سارا جہان دیکھا
دم آخر تو اے خالق در خیر الورا دیکھون

لڑکپن کھیل مین کھویا جوانی خواب غفلت مین
ضعیفی مین تو اے داور در شاہ ہدا دیکھون

نہ شب کو نیند آتی ہے نہ دن کٹتا ہے فرقت مین
قیامت جلد ہو یارب جو روے مصطفا دیکھون

اندھیری گور مین تنہائی سے گھبراؤن جب یا حق
رخ نور محمد کی وہین نور ضیا دیکھون

مین اپنی آل کو شوہر کو اور ماں باپ کو یارب
طفیل فاطمہؑ جنت مین سارے اقربا دیکھون

وہ سب بے سود ہے دنیا مین جو دیکھا بتولاؔ نے

خداوندا یہ ہے خواہش مدینہ جلد جا دیکھوں

عاجزانہ مانگ کیونکر مدعا ملتا نہین
شیرِ مادر طفل کو بھی بن رُبکا ملتا نہین

متبع سُنّت کا ہو کر دیکھ لے مل جائے گا
جستجو اور جہد کر کیونکر خدا ملتا نہین

جو مرا مرنے سے پہلے اُسکو حاصل ہے بقا
خاک مین دانے کو کیا نشو ونما ملتا نہین

ایسے ہونیسے تو بہتر تھا نہ ہوتا ہی مرا
ایسا اس ہونے نے کھویا ہی پتا ملتا نہین

مُرغِ بسمل کیطرح تڑپین جدھر ڈالے نظر
وہ فقیرِ مستِ وحدت دل جلا ملتا نہین

جو بھی سویا اوس نے کھویا جاگنے سے مل گیا
چھوڑ غفلت ڈھونڈنے سے کیا بھلا ملتا نہین

قافلے کتنے روانہ ہوگئے سوئے عدم
کچھ نشان اُنکا کہین یا نقشِ پا ملتا نہین

خرچ کر راہِ خدا مین جان بھی اور مال بھی
کون کہتا ہے وہان یہان کا دیا ملتا نہین

وہ تو گھٹ گھٹ مین ہی پرگھٹ پر تیولاہی کھڑی
لیک سب بے رہبر کے ہرگز کچھ پتا ملتا نہین

سب ہار گئے سلطان و گدا ترا بھید کسی نے نہ پایا میان
موجود ہے ہر جا گم ہے پتا ترا بھید کسی نے نہ پایا میان

کہین یوسف تیرا نور ہوا کہین بنکے زلیخا گاہک تھا
یون اپنا سودا آپ کیا ترا بھید کسی نے نہ پایا میان

کہین لیلی بنا اور گہ مجنون معشوق کہین ہے گہ مفتون
فرہاد کہین گہ شیرین تھا ترا بھید کسی نے نہ پایا میان

کہین واحد و خالق رازق ہے کہین داتا نام رکھایا ہے
ہے سب سے انوکھا نورِ خدا ترا بھید کسی نے نہ پایا میان

مےخانہ و کعبہ دیکھ لیا لیکن نہ بتولؔ کو پایا پتا
سر سجدے مین رکھ کے قلم نے کہا ترا بھید کسی نے نہ پایا میان

آپ کے نام پہ جو مال لٹا دیتے ہین
اُن گِنت شاہ دو عالم بھی جزا دیتے ہین
جا کے مکّے مین کرے جو کوئی جاروبکشی
اُسکا ہر کام خداوند بنا دیتے ہین
التجا لیکے جو اُس در پہ گدا جاتا ہے
گُلِ اُمّید سے دامن وہ بھرا دیتے ہین
خادمِ روضۂ حضرت کا ہے رُتبہ ایسا
اُنکے خُدّام بھی مُردون کو جِلا دیتے ہین

رشتۂ نظم مین ڈالے ہین بتولاؔ نے گہر
دیکھون مولا مِرے کیا مجھکو صلا دیتے ہین

سر مین سودا حُبِّ حضرت کا ہو سودائی نہ ہو
داغ دل پر عشق کا ہو اور رُسوائی نہ ہو
بلبلین کیون باغ مین پڑھتی ہین سب صلِّ علیٰ
زلفِ حضرت کی صبا خوشبو کہین لائی نہ ہو
جس جگہ آدین زیارت کو فرشتے رات دن
ہائے اُس دربار مین یہ تیری شیدائی نہ ہو

جا رہے ہین قافلے مُلکون سے بطحیٰ کی طرف
اِک بتولاؔ ہی اُدھر کو دشت پیمائی نہ ہو

گرو منتی کرون ترے پیّان پرون مُہے بتیان مَن کی بتا دیجو
مُرا شاہِ عرب جو ہے روپ دھنی جرا واکی کھبر یا منگا دیجو

مُرے ہردے بسو ہے وہ نورسُندر مُہے چین ملے جو وہ آئے نجر
مُرا درد گیو اب حد سے گجر کوئی جاکے یہ واکو سُنا دیجو

ات دھن دھن بھاگ ہے واکا سکھی جو دوارے پیارے نبیؐ کے گئی
کبھی جاؤنگی مین بھی جو جیتی رہی شہا مَن کی یو چِنتا مِٹا دیجو

کٹی ہند مین عمر یہ سگری مُری نہین جانا ہوا بطحیٰ نگری
مین اِدھر کی ہوئی نہ اُدھر کی رہی رب شہرِ مدینہ دکھا دیجو

تری پیت کا زخم لگا کاری مُہے ہنستے جگت مین ہین نرناری
نبیؐ مین تو جنم کی ہون دُکھیاری مُہے درس کی دارو پلا دیجو

نہین چین پڑے مُہے کاہو طرح دن رَین جگر سُلگت ہے مُرا
افلاس نے ہے لاچار کیا چلون کیسے مدینہ بتا دیجو

دُکھیاری بتول کی رکھ لاج کہ وہ بیٹھی ہے تم پہ لگا آسا

اُسے اپنے دُوار پہ لیجے بُلا واکی بگڑی بات بنا دیجو

تِرا وصف لکھوں کیا ختمِ رُسلؐ بگڑی کے بنیّا تمھیں تو ہو
مُری بگڑی کا ساتھی نہیں کوئی دُکھ درد بٹیّا تمھیں تو ہو

گئے خُلد میں سیر کو جب آقا کہا حوروں نے اُن سے سیّں نوا
تُرے بَل بَل ہم سب جائیں شہا مقصودِ دِلیّا تمھیں تو ہو

تُری چال نرالی نوری ادا ترے سر پہ مُکٹ ہے شفاعت کا
تُرے نین انوکھا نور بھرا بطحےٰ کے بَسیّا تمھیں تو ہو

تُرے دیس کو بنکے جُگنیا چلوں اور پیت کی بین کو کاندھے دھروں
لبّیک کی خوب صدائیں دوں مُری بپت سُنیّا تمھیں تو ہو

وہ باغ نبیؐ کے پھُول پھلن دو سُندر گُل ہیں حسینؓ و حسنؓ
ہیں سرو علیؓ زہرؓا گلشن اور باغ رکھیّا تمھیں تو ہو

تم رب کے دُلارے ہو مولا اور دونو جہان کے ہو راجا
تیَن چندا کی ڈھال کو چیر دیا خالق کے سپیّا تمھیں تو ہو

لو اب تو کھبر یا پاپن کی منجدھار میں نیّا آن پڑی
طوفانِ گنہ سے نکالو نبیؐ نیا کے کھویّا تمھیں تو ہو

مُرے سیس گٹھریا پاپون کی جیا دھرکت ہے اے مورے نبیؐ
ہے تم سے بتول کو آسا لگی مُرے لاج دھریاتھین تو ہو

اِک بانکا مدینے مین ایسا بھیو دل کلمہ پڑھائے کے چھین لیو
مُہے کاہو کرت کی نہ چھور گیو دل کلمہ پڑھائے کے چھین لیو

وہ دکھاوے چھَل بَل چنچَل ری مین پیت سے جس کے بَوری بھئی
چَٹ گھونگٹ اُلٹ پَٹ جادو کیو دل کلمہ پڑھائے کے چھین لیو

ہے چَترِ نبوّت سیس دھرو مَن ہرنے کا ہر اِک کارکیو
بخشش کا بھی راگ سُنائے دیو دل کلمہ پڑھائے کے چھین لیو

تم راجون کے راجا حضرتؐ ہو محبوب کہے مُرا رب تم کو
تُرے صدقے سے سب سنسار بھیو دل کلمہ پڑھائے کے چھین لیو

تُری پیت سے مولا بیکل ہون مُہے بطحیٰ بُلا تُرے بیان پرون
مُہے ہند مین چھانڈ کے بھول گیو دل کلمہ پڑھائے کے چھین لیو

مہاراج کی سیوا مین عرج ہے یو بس دفن بتول مدینے مین ہو
مُہے نرکھ سے مولا بچا لیجو دل کلمہ پڑھائے کے چھین لیو

کہا عائشہؓ بی بی نے جگ کے شہا معراج کی رات مبارک ہو

تُرے دَھن دھن بھاگ حبیبِ خدا معراج کی رات مبارک ہو

مین ہون ایسے نبیؐ کے بَلہاری گئی عرش پہ جاکی اَسواری
وہ ہے لاڈلا اپنے خالق کا معراج کی رات مبارک ہو

اری اے ری سکھی سُن مورا بچن ہے حُسن نبیؐ کا مَن موہن
روپ اپنا خدا کو دکھا آیا معراج کی رات مبارک ہو

حاضر تھے وہان جو جو کہ نبیؐ کہتے تھے وہ خوش ہو کر یہی
حضرت کو عجب رتبہ ہے مِلا معراج کی رات مبارک ہو

بھئی فاطمہؓ بی بی کو جب یہ خبر گئین جلدی سے اور یہ کہا جاکر
تُرے بَل بَل جاؤن مین لے بَلا معراج کی رات مبارک ہو

بُو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ خوش ہوتے پھرین تھے کہ اپنا نبیؐ
اللہ سے جا کر مِل آیا معراج کی رات مبارک ہو

انصار و صحابی ہو کے مگن کرتے تھے یہی آپس مین سخن
بخشانے گیا اُمّت کی خطا معراج کی رات مبارک ہو

جب پہونچے قریبِ عرشِ عُلا یہ پردۂ غیب سے آئی نِدا
محبُوب ہمارے آگے آ معراج کی رات مبارک ہو

یہ عرش ہے پا انداز ترا قَوسَین کو جان مقام ادنیٰ
بے خوف چلا آ خوف نہ کھا معراج کی رات مبارک ہو

آدم نے کہا حوّا سے اُٹھو تم لاڈلے بیٹے کو دیکھو چلو
کس شان سے دیکھو یہان آیا معراج کی رات مبارک ہو

گئے سَیر کو خُلد جو شاہِ اُمم رضوان نے بتولاؔ چُومے قدم
حورون نے سلام کے بعد کہا معراج کی رات مبارک ہو

بُرون سے تو ہرگز بھلائی نہ ہو
جو داتا ہے اُس سے بُرائی نہ ہو
تُو ستّار ہے مین گنہگار ہون
قیامت کو میری ہنسائی نہ ہو
جنھین آپ چاہین بُلائین حضُور
مگر ہائے میری رسائی نہ ہو
غمِ عشقِ حضرت ہے انعامِ خاص
مجھے اُس سے یارب رہائی نہ ہو

چلے قافلے پھر مدینے کو سب
بتولاؔ کی یارب سُنائی نہ ہو؟

دلِ بسمل کو پیدا طاقتِ رفتار کرنے دو
غبارِ راہِ بطحیٰ مجھ کو جسمِ زار کرنے دو
چلونگی ساتھ مین بھی قافلے والو مدینے تک
ذرا رختِ سفر بہرِ خدا تیار کرنے دو
شتابی کیا ہے اتنی زائرو رو یا مین بولی مین
مجھے روضے پہ شہ کے حالِ دل اظہار کرنے دو

ٹھکانا سب کا اِک دن گور مین زیرِ زمین ہو گا
جو دولتمند کرتے ہین مکان گلکار کرنے دو

لکھا یہ نعتیہ دیوان بتولن نے بہت خوشتر
اُسے اے بخت اب پیشِ شہِ ابرار کرنے دو

بلا عشقِ نبیؐ مجھ کو مقدّر ہو تو ایسا ہو
بشر کوئی مقدّر کا سکندر ہو تو ایسا ہو

نہ ڈوبے کشتئ اُمّت کبھی طوفانِ محشر مین
گنہگارون کے بیڑے کا جو یاور ہو تو ایسا ہو

بیک انگشت دو ٹکڑے کیا تھا بدرِ کامل کو
پئے کفّار اعجازِ پیمبر ہو تو ایسا ہو

نجات آدمؑ نے پائی جسکے باعث رنج و زحمت سے
پسر فخرِ اَب و جد نیک اختر ہو تو ایسا ہو

زلیخا باؤلی تھی حضرتِ یوسف کی اُلفت مین
خدا عاشق ہے خود جس پر حسین گر ہو تو ایسا ہو

خدا نے رحمۃٌ للعالمین خود جس کو فرمایا
کوئی حاجت روائے خَلق سرور ہو تو ایسا ہو

چُھپا لینگے گنہگارون کو جو دامانِ رحمت مین
حمایت کو شفیعِ روزِ محشر ہو تو ایسا ہو

پروئے مین نے سلکِ نعتِ حضرتؐ مین عجب گوہر
سخندان ہو تو ایسا ہو سخنور ہو تو ایسا ہو

تِری چوکھٹ پہ بستر اِس بتولا کا لگے شاہا
جو چوکھٹ ہو تو ایسی ہو جو بستر ہو تو ایسا ہو

ہندوستان سے مجھ کو رہائی نصیب ہو
بطحیٰ کی یا الٰہی گدائی نصیب ہو

دُنیا مین شغل ہو وے یہی رات دن مرا
حضرتؐ کی مجھ کو مدح سرائی نصیب ہو

راہِ خدا مین صرف کرون رات دن جسے
مجھ کو بھی اِس طرح کی کمائی نصیب ہو

رتبہ شناس ہو کے رہو صلح و خیر سے
پھر کیون عَدو سے تم کو بُرائی نصیب ہو

رکھتا ہے شغل کلمۂ طیّب کا جو مدام
نُورِ خدا سے اُس کو صفائی نصیب ہو

خاکِ شفا ہے سیّدِ والا کے در کی خاک
یارب بتول کو وہ دوائی نصیب ہو

کھینچ لیجائے درِ شاہ پہ قسمت اب تو
ہو میسّر مجھے دارین کی دولت اب تو

گنبدِ شاہ کی ہو کاش کہ رُویت اب تو
دُور ہو کوسون پَرے ہم سے نحوست اب تو

شکر ہے راہ نُما سُنّتِ نبوی ہے مری
واعظا ختم ہوئی آپ کی حُجّت اب تو

کر خداوند وہ انعام تو اپنا مجھ پر
گردِ افلاس سے ہو پاک یہ قسمت اب تو

کوئی اَبدال سا رہبر مجھے مِل جائے خدا
ہو میسّر مجھے مقصود کی صورت اب تو

حیف ہے آپ کی کہلا کے پھِرون مین در در
یا نبیؐ ہو مجھے بطحیٰ کی زیارت اب تو

اے خدا خالقِ عالم مجھے بطحیٰ پہونچا
کر بتولاؔ پہ کرم اور عنایت اب تو

ردیف ہاءِ ہوّز

مین سِیہ بخت سیاہ اور مِرا اقبال سیاہ
کارِ عصیان سے کیا نامۂ اعمال سیاہ

تیرہ بختی مری انوارِ خدا سے بدلے
زلفِ حضرتؐ کے ملیں مجھ کو جو دو بال سیاہ

کتبۂ اجرِ ستم دیدگان قائم ہے وہان
چرخ مکہ کو نہ کہنا کہ ہے وہ جال سیاہ

کیا نبیؐ پاک کے چھپ رہنے کا ہے سوگ اُسے
فلکِ دہر نے اوڑھا ہے جو یہ شال سیاہ

رنج بطحیٰ کے نہ جانے کا الٰہی کب تک
آئے جاتا ہے بتولاً پہ ہر اِک سال سیاہ

نعتیہ ہولی

سکھی آیا مہینا پھاگن کا چلو کرکے وضو اُٹھو بسم اللہ
اب دوارے محمدؐ پیارے کے رچو رنگ ہے کیا سُبحان اللہ

وہان رنگِ دیا کی لوٗٹ پڑی چلو کھیلین مدینے مین ہولی سکھی
مَلو مُکھ پہ گلُال شریعت کی بنو راج دُلاری حبیب اللہ

اصباغ الٰہی کی رینی چڑھے رحمت کا عبیر و گلُال اُڑے
پھر کلمے کی پچکاری چلے رنگے سینے کو وہ ماشاء اللہ

گئی در پہ جو کوئی محمدؐ کے انعام اُسے بھر پوٗر ملے
وہ لُٹائے خزانے رحمت کے یہ کہہ کے کہ لوٗ ٹو سبیل اللہ

کوئی شربتِ شرع سے ساکت ہے کہین جامِ سلوک کی برکت ہے

جو مدینے گئی وہ سہاگن ہے بڑی شان ہے واکی جزاکَ اللہ

بجی بانسری جبکہ اَلَسْتُ کی اُسے سُنکے جو قالُوا بَلٰی بولی
رہے رحمت وا پہ سدا رب کی یہ قول مُرا سچ ہے واللہ

بے چین بہت ہوں ہند میں اب بطحیٰ میں بُلا لو شاہِ عرب
میں گھُل گئی تورے ہجر میں سب مُجھے خُلد ملے اِنشاءاللہ

وہ نبیوں کا سرور مورا نبیؐ نہیں پاوت بَن بَن ڈھونڈ پھری
اُسے سپنے میں دیکھوں ہے آس یہی جسے بھیجا خدا نے کلام اللہ

اے سکھیو نبیؐ جی کی میت بنو یہ قول بتول کا تم سُن لو
اُس رنگ میں رنگ دینگے وہ تم کو جس رنگ کی بُوند ہے اِلّا اللہ

نعت

کروں کیوں میں محمدؐ پر نہ جان ایثار یا اللہ
پہونچتے ہیں ہمیشہ حج کو سب زردار یا اللہ
سُوئے مکّہ چلوں میں سر کے بَل شوقِ زیارت میں
نبیؐ جی کے سبب آتی ہے حق حق کی صدا ہر سُو
بنا وہ روکشِ ابرار اور ہے وادی ایمن

بتائی جس نے وہ عالی تِری سرکار یا اللہ
مگر محروم ہم جیسے رہیں نادار یا اللہ
مِرا بھی بختِ خفتہ ہو اگر بیدار یا اللہ
یہی مکّہ تھا پہلے مَجمعِ الکفّار یا اللہ
تمھارے حکم سے وہ جنگلِ پُرخار یا اللہ

نفع کیا کورِ باطن کو نبیؐ جی کی ہدایت سے ہین تابع اُن کے اکثر واقفِ اسرار یا اللہ

سمجھتے مقصدِ اعلیٰ درِ حضرتؐ کو ہین شیدا گناہون سے بَری کیونکر نہون زوّار یا اللہ

اُنھین کے علم و حکمت سے بنائے دین ہے مستحکم شفاعت کا کیا تم نے جنھین مختار یا اللہ

سر برآرائے سُلطانِ نبوّت گر محمدؐ ہین تو مُعطیٔ رسالت ہے ترا دربار یا اللہ

جسے دربارِ حضرتؐ کی خدا دلوائے خُدّامی تو پھر ہے ساری دُنیا اُسکی خدمتگار یا اللہ

غلامانِ محمدؐ کو مزے جو جو ہوئے حاصل نہ وہ دُنیا کے شاہون کو ملے زِنہار یا اللہ

درِ اُمید ہر سائل کو ملجاتا ہے مکّے مین کرم ایسا وہان تیرا ہے گوہربار یا اللہ

ہین شہرِ علمِ ربّانی محمدؐ مصطفیٰ گویا تو دروازہ ہے اُس کا حیدرِؓ کرّار یا اللہ

شریعت اور حقیقت اور طریقت معرفت یہ بھی یہ حضرتؐ کے علومِ باطنی ہین چار یا اللہ

ہو جس دل مین محبت رب کی اور محبوبِ داور کی تو اُس کا دل ہے بیشک گلشنِ بیخار یا اللہ

نبیؐ جی سے محبت آپ کو ہے کس قدر یا حق ملائک عرش سے لاوین اُنھین اخبار یا اللہ

مرے حضرتؐ کی تیغِ رشد نے سر کفر کا کاٹا ہوئے وہ اِس جہان مین قاتلِ کفّار یا اللہ

ہوا مجروح جسمِ کفر دُنیا مین ہر اِک جانب محمدؐ کی وہ چمکی تیغ جوہردار یا اللہ

عَلَم قائم ہے گھر گھر خلق مین نامِ محمدؐ کا ہر اِک مُسلم بنا جس کا علمبردار یا اللہ

زلیخا ایک یوسفؑ کی ہوئی تھی مصر مین گاہک محمدؐ کی طلب مین گرم ہر بازار یا اللہ

پیالا اپنی اُلفت کا پلا ایسا خداوندا
خودی سے بیخودی ہو پر تری ہُشیار یا اللہ

اُسے کیا خوفِ دوزخ ہو نظر رحمت پہ ہو جسکی
وظیفہ ہو یہی جس کا کہ یا غفّار یا اللہ

ترے قرآن کے قصّون کی تلاوت سے ملے جنّت
فسانہ لیلی و مجنون کا ہے بیکار یا اللہ

خدا کے عشق مین مرنا حیاتِ جاودانی ہے
بڑی راحت ہے تیرے عشق کا آزار یا اللہ

نہین ملتی نہین ملتی کبھی راحت مِرے دل کو
کرو یہ دُور بےچینی کہ ہون نادار یا اللہ

کرا دو حج بھی مجھ کو اور مدینے کی زیارت بھی
وسیلہ ہے فقط تیرا کہ ہون لاچار یا اللہ

جھلک اپنے جمالِ پاک کی ڈالو مِرے دل پر
کہ ہو جاوے مِرا دل مطلعِ انوار یا اللہ

دلِ مُردہ کو میرے زندگی خالق عطا کیجے
قضاؤ قدر کے ہین آپ تو مختار یا اللہ

جو ذرّے سے بھی کم دُنیا مین تیرا نور ہو ظاہر
زمانہ محوِ حیرت ہو وہین یکبار یا اللہ

پئے دیدارِ مکّہ طائرِ دل یون پھڑکتا ہے
قفس مین جیسے تڑپے بُلبُلِ گلزار یا اللہ

تمھاری ہون ہر اک جا پر یہ کہدونگی
کسی سے اور مین رکھتی نہین کچھ کار یا اللہ

نبھا لو اپنی اِس ناچیز کو تم اپنی رحمت سے
نہین ہے آپ جیسا دوسرا غمخوار یا اللہ

رکھا برباد مجھ کو گردشِ عصیان نے تا ایندم
بنا دے اپنی رحمت سے سعید آثار یا اللہ

تصوّر مین بھی راحت کی کبھی صورت نہین دیکھی
کیا آلامِ دُنیا نے یہ دل بیکار یا اللہ

یہان رہتی ہون مین بےچین در پر اپنے بُلوا لو
تمنّا ہے یہی دل کی مِرے سرکار یا اللہ

نہ پایا شاہجہانپور مین کبھی آرام اِس دل نے
قیامِ ہند سے ہون مین بہت بیزار یا اللہ

شکایت کیا کرون مین بختِ ناہنجار کی اپنے
لگاؤن ہاتھ موتی کو تو ہو خروار یا اللہ

زمانہ دشمنِ جان ہو ولیکن غم نہین مجھ کو
بنا دینا مِرا مشکل مین تم ہر کار یا اللہ

نہو کیون نازِ عصیان پر کہے ربِ خیرِ اُمّت جب
محمّد پھر شفیع اور آپکا دربار یا اللہ

رہی جاتی ہون مین امسال بھی بس حج کی جانیسے
نظر آتے نہین چلنے کے کچھ آثار یا اللہ

دکھا دیجے مجھے مکّہ مِرے خالق دکھا دیجے
وگرنہ سال بھر کھٹکیگا دل مین خار یا اللہ

اِدھر افلاس دُنیا کا اُدھر ہے فکرِ عُقبیٰ کی
مدد کر تو مری اے دافعِ افکار یا اللہ

ترا خوانِ کرم مبسوطِ عالم ہے بہرِ ملّت
مجھے بھی اپنی رحمت سے بنا زردار یا اللہ

تمنّا ہے رہون جاروب کش بطحیٰ مین یا خالق
وہین نکلے بتولؔ کی یہ جانِ زار یا اللہ

رضوان اگر دیکھے تجلّائے مدینہ
سو جان سے رکھے دل مین تمنّائے مدینہ

حورون کو نظر خواب مین گر آئے مدینہ
دل تھامے ہوئے کہتی پھرین ہائے مدینہ

ہو جائے وہین نارِ جہنّم کا جگر سرد
جا نکلے اُدھر گر کوئی شیدائے مدینہ

سُکّانِ سماوات یہ کہتے ہین شب و روز
اے کاش فلک پر کہین آجائے مدینہ

خالق کے پیارے ہین سبھی جتنے نبی ہین
پر سب سے زیادہ ہے مسیحائے مدینہ

جنّت سے نکل جاؤنگی کرچاک گریبان | جب سر مین اُٹھیگا مِرے سودائے مدینہ

اُس روز خوشی ہوگی بتولاؔ کو بکثرت
جس روز نظر اُس کو کہ آجائے مدینہ

مُرے پیارے نبیؐ کی ہے کیسی پھبن، گیو عرش پہ جب کرتار ملن
سب حور و مَلک کا تھا یہ سخن، بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ

بڑا مرتبہ اُن کو خدانے دیا، لیا عرش پہ اپنے دھورے بُلا
قوسین پہ پہونچے تو آئی ندا، کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

وہ ایسا عجیب رسول ہوا، جو کام کہ اوروں سے ہو نہ سکا
دیا مورے نبیؐ نے وہ کرکے دِکھا، حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ

قرآن مین جب رحمٰن کہے، تسلیم کا کلمہ اُن کے لئے
بس فرض بتول ہے پڑھنا تجھے، صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

بس اب تو ہندوستان چھوڑو چلو مدینہ چلو مدینہ | دیارِ محبوبِ حق کو دیکھو چلو مدینہ چلو مدینہ
نہین بھروسہ ہے ایک پل کا پیام آجائے کب اجل کا | حیاتِ جاوید تم جو چاہو چلو مدینہ چلو مدینہ
نبیؐ کے روضے کو جلکے دیکھو وہین پہ قربان جان کردو | مئے محبّت کا جام پی لو چلو مدینہ چلو مدینہ
بہت حجابون مین نور دیکھا رہا نہ موسیٰ کو ہوش اصلا | جو حق کے پیارے کی شان دیکھو چلو مدینہ چلو مدینہ

بہن برادر ہو یا ہو شوہر نہین ہے کوئی بھی اپنا یاور
بس اب بتولؔ کمر کو باندھو چلو مدینہ چلو مدینہ

پڑا ہے غفلت کا پردہ دل پر الٰہی توبہ الٰہی توبہ
کٹی گناہون مین عمر یکسر الٰہی توبہ الٰہی توبہ

ہوئی ہے برباد عمر ساری بفسق و عصیان سیاہ کاری
کیا خطاؤن سے کالا دفتر الٰہی توبہ الٰہی توبہ

نہ گذرا بے جرم ایک پل بھی قریب آئی ہے اب اجل بھی
یہ عرض کرتی ہون اب مین رو کر الٰہی توبہ الٰہی توبہ

ہوئی ہین سرزد جو کچھ خطائین کسی کی گنتی مین کب وہ آئین
عمل برے ہین مرے سراسر الٰہی توبہ الٰہی توبہ

عمل کا بدلا اگر مین پاؤن نہین یہ ممکن کہ بخشی جاؤن
مگر بھروسہ ہے تجھ پہ داور الٰہی توبہ الٰہی توبہ

نہ ہے عبادت کا کچھ سہارا نہ کام اچھا کوئی ہمارا
بخیر انجام ہوگا کیونکر الٰہی توبہ الٰہی توبہ

ولے بھروسہ ہے مجھکو رب کا اگرچہ عاصی ہون مین سراپا
نبیؐ ہے مرا شفیعِ محشر الٰہی توبہ الٰہی توبہ

گئی جوانی بتولؔ تیری نہ سوچا انجام تو نے کچھ بھی
یہ اب کہا کر خدا سے ڈر کر الٰہی توبہ الٰہی توبہ

مُنعم کو ہوگا حشمت و اموال و زر کا تکیہ
ہے مجھ کو نامِ حضرتِ خیر البشر کا تکیہ

جھولی دُرِ اُمید سے جاؤنگی تب بھری
چوکھٹ درِ رسولؐ کی ہو میرے سر کا تکیہ

لگتی نہین پلک سے پلک میری رات بھر
ہجرِ نبیؐ ہے بالین پہ جیسے حجر کا تکیہ

جانا ہے گور اندر یہ فکر یون ہو زائل

حُبِّ نبیؐ بتولؑ لائے چل قبر کا تکیہ

تو ہی مالِ نعما تو ہی ذوالعطا ترِی شان جلّ جلالہٗ
ترے قد پہ جامہ اَحَد کا پھبا ترِی شان جلّ جلالہٗ

کہین نحنُ اَقرَبُ کہہ دیا کہین لَن تَرَانِي سُنا دیا
ترے بھید جانے تو ہی خدا ترِی شان جلّ جلالہٗ

کیا صِبغَۃُ اللہ کہین بیان کہین مَالَا یَعلَمُ ہے عیان
کہین اُدنُ مِنّي ہے کہدیا ترِی شان جلّ جلالہٗ

لَا تُدرِکُ بولا ہے خود کہین فَستَبصِرُ حکم بھی آیا وہین
ترا چو چلا ہے نیا نیا ترِی شان جلّ جلالہٗ

کہین صُوفیون کا ہے ساز تُو کہین دل جلون کا گداز تُو
کہین فتوے قتل کا دیدیا ترِی شان جلّ جلالہٗ

ترا جلوہ خالقِ ذوالکرم نظر آیا فرش سے عرش تک
ولے تیرا پایا نہ کچھ پتا ترِی شان جلّ جلالہٗ

کہین بُلبُلون کا ہے چہچہا کہین گُلؔ مین رنگت و بُو بنا
ترا بھید کوئی نہ پاسکا ترِی شان جلّ جلالہٗ

کہین بے خبر کہین ہوش ہے کہین زلف رکھتا بگوش ہے
کہین قلبِ خاص کی ہے ضیا ترِی شان جلّ جلالہٗ

ترا بھید پا سکے کب کوئی کہے مَا عَرَفنَاکَ جب نبیؐ
لکھے حمد تیری بتول کیا ترِی شان جلّ جلالہٗ

یہی گریہ ہے گر چشمِ پُر آب آہستہ آہستہ
تو اِک دن دل کا ہے خانہ خراب آہستہ آہستہ

شَفَقِ وصلِ نبیؐ کی یون مٹائی لیلِ فرقت نے
ہوا جیسے کہ ہو رنگِ گلاب آہستہ آہستہ

چلے جب تاجدارِ انبیا ملنے کو خالق سے
ٹلک جاتے تھے اُن کے ہم رکاب آہستہ آہستہ

خدا کو مُنہ دکھانا ہے ذرا ہُشیار ہو جاؤ
چلا آتا ہے بس روزِ حساب آہستہ آہستہ

برنگِ شمع جلتا ہے جگر یون ہجرِ حضرتؐ مین
سرِ آتش ہو جون بریان کباب آہستہ آہستہ

بشکلِ اَبر برساؤ غمِ حسنینؓ مین آنسو
بُجھا دو آتشِ قہر و عذاب آہستہ آہستہ

بتولؔ اُس سیّدِ کونین کی ہے مائلہ بیشک
نکیرین اِس لئے لینگے جواب آہستہ آہستہ

میری بِگڑی ہوئی تقدیر بنا دے اللہ
اپنے محبوب کا دیدار دکھا دے اللہ

آبِ زمزم مین ہوئی حکمِ خدا سے برکت
کاش پہونچا کے وہان مجھکو پلا دے اللہ

غُل رکھین صلِّ علیٰ کا جہان مرغانِ چمن
گلشنِ پاک وہ حضرتؐ کا دِکھا دے اللہ

عشقِ حضرتؐ نے دیا مجھ کو سبق اَرِنیؐ کا
اب دُوئی تو بھی مِرے دل سے مٹا دے اللہ

وہ جو پُر نور مدینے کی زمین ہے اُسمین
قبر میری بھی وہان کاش بنا دے اللہ

مالدارون نے تو جا جاکے مدینہ دیکھا
ہم غریبون کو بھی اِک روزہ دکھا دے اللہ

جسمِ حضرت کی سی خوشبو تو کسی گُل مین نہین
اُس گُلِ نورِ مُجسّم کو سُنگھا دے اللہ

غم سے اُس روز مِرے دل کو ہو شاید کہ نجات
کربلا کعبۂ و بطحیٰ جو دکھا دے اللہ

روضۂ شاہ پہ سر خم ہین فرشتون کے بتول
سجدۂ شکر وہان مجھ کو کرا دے اللہ

جمال اپنا دکھانا مجھے رسُول اللہ
شرابِ شوق پلانا مجھے رسُول اللہ

خدا کے واسطے صورت دکھا کے ٹک اپنی
بنا لو اپنا دِوانا مجھے رسُول اللہ

نبیؐ جی ہند کے رہنے سے ہون بہت بیزار
وطن مین اپنے بُلانا مجھے رسُول اللہ

قریبِ اَرض کے محشر مین جب کہ ہو سُورج
وہان پہ سایہ دلانا مجھے رسُول اللہ

یہ باندی آپ کی فرقت مین رہتی ہے بیکل
زیارت اپنی کرانا مجھے رسُول اللہ

سوال کے لئے منکر نکیر جب آوین
تم اپنی شکل دکھانا مجھے رسُول اللہ

بوقتِ خاتمہ مشکل یہ میری کرنا دُور
عَدُو کے شر سے بچانا مجھے رسُول اللہ

مدد کا وقت ہے وہ جبکہ حشر ہو قائم
نجات وان پہ دِلانا مجھے رسُول اللہ

بُلا لو اب تو مدینے بتول کو حضرت

نہین ہے اور ٹھکانا مجھے رسول اللہ

پڑھو حق کی رضا ہے اِلّا اللہ	ہر دُکھ کی دوا ہے اِلّا اللہ
یہ بچائیگا اُس کو جہنّم سے	پڑھا جس نے سدا ہے اِلّا اللہ
ہر حاجت اُس کی ہو پُوری	جس دل مین رَچا ہے اِلّا اللہ
یہ ہے کُنجی گُلشنِ خُلدِ برین	یہی دل کی ضِیا ہے اِلّا اللہ
ہوا کوئی ولی کوئی غوث و قطب	جس نے بھی رَٹا ہے اِلّا اللہ
کرو سینے کو پاک کدورت سے	ظُلمت کی جِلا ہے اِلّا اللہ

نہین حشر کا رنج بتولؔ کو
وِرد اُس نے رکھا ہے اِلّا اللہ

نظر ہو لطف کی ہم پر خدارا یا رسول اللہ	دکھادو خواب مین حُسنِ دل آرا یا رسول اللہ
کبھی ایسا بھی ہو خاکِ مدینہ اُڑ کے آنکھون مین	پڑے پُتلی کا ہو روشن ستارا یا رسول اللہ
مین چلکر ہند سے جا بیٹھون روضے کے مقابل مین	مقدّر جبکہ لیجاوے ہمارا یا رسول اللہ
ہین کُل بُستانِ دُنیا ہیچ آگے دشتِ بطحیٰ کے	وہ ہے برکت بھرا صحرا تمھارا یا رسول اللہ
صنوبر سَرو سوسَن یاسمن شمشاد اور سُنبل	مُنوّر نور سے تیرے ہزارا یا رسول اللہ
تجمّل دیکھکر جو زین شبِ معراج حضرتؐ کا	لگین کہنے یہ ہے حق کا پیارا یا رسول اللہ

ترے فیضِ کرم سے نعت یہ لکھی بتولؔ نے
اُسے ہے آپ کا ہر جا سہارا یا رسول اللہ

ردیف یاءِ تحتانی

مضمونِ مدحِ حضرت جس کے دہن سے نِکلے — موتی نثار ہونے اُس پر عدن سے نِکلے

وصفِ نبیؐ مین میری یُون ہے زبان چلتی — جیسے نسیم لیکر خوشبو چمن سے نِکلے

پھُولا ہے آج تختۂ قرطاس کا چمن مین — کلماتِ مدح میرے یُون بانکپن سے نِکلے

لب پر ہے میرے جاری توصیف مصطفٰے کی — لازم ہے اے تخیُّل مضمون پھبن سے نِکلے

گیسوئے مصطفٰے کی بُو لے اُڑی جو صرصر — نکہت چمن سے نکلی نافے ختن سے نِکلے

دکھلائین جب فرشتے شکلِ نبیؐ لحد مین — ھٰذا رسُولنا تب میرے دہن سے نِکلے

مدّاحِ مصطفٰے سے خوش جائین یون نکیرین — نوشاہ جس طرح سے نزدِ دُلہن سے نِکلے

جاتے جدھر کو حضرت وہ راہ یُون مہکتی — جیسی ہوائے تازہ عطرِ سمن سے نِکلے

چلتا تھا اِسطرح سے اُن کا بُراقِ خوش رو — بادِ سحر لپک کر جیسے چمن سے نِکلے

شوقِ نبیؐ مین جاؤن یثرب کو اِس طرح مین — یعقوبؑ جانبِ مصر جیسے وطن سے نِکلے

جنّت کے در پہ پہونچے مدّاحِ شاہِ دین جب — "شاباش" حور و غلمان سب کے دہن سے نِکلے

یون ذوالفقار چمکی شیرِ خدا کی رن مین — جس طرح برقِ خاطف چرخِ کہن سے نِکلے

حسرت بھری نگہ سے تکتی ہون یا الٰہی | سامان زائرون کے اپنے وطن سے نکلے

عرضِ بتول یارب تو کر قبول جلدی
تیرے نبیؐ کے در پہ یہ جان تن سے نکلے

سنسار مین دیکھے ہین نرناری پیارے نبیؐ کی شکل وہ نور بھری
نہ تو حور ہے ایسی نہ جنّ و پری نہ ہے ویسی کوئی شکلِ بشری

مُرے مَن کے تو چیتے جبھی ہونگے مجھے پاس بُلائے نبیؐ ہونگے
مُرے پُورے کاج سبھی ہونگے جو بُلائین نبیؐ یثرب نگری

کبھو دیس مدینے کو مین نہ گئی نت من مین مُرے یوہی چنتا رہی
نہین جانون کہ کیون روسے ہین نبیؐ اسی سوچ مین عمر کٹی سگری

مین نے روزہ خدا کا بھی مان لیا کسی مُلّا کا کھانا بھی ٹھان لیا
تُرے ملنے کی منّتین مانی شہا شبِ قدر مین خوب دعا بھی کری

کوئی روز جو دُنیا مین جینا ملے مجھے رہنے کو شہر مدینہ ملے
مَرون جبکہ تو روزِ اَدینہ ملے اور نعش ہو روضے کے آگے دھری

مُرے مَن مین اُٹھے ہے سکھی یہ لہر کبھو دیکھون مین چلکے مدینہ شہر
تپ ہجر سے جلتی ہون آٹھ پہر بے زر ہون نبیؐ جی ہند پڑی

مُری عمر کو یون ہی گنواؤ گے کیا نہین دُور غریبی کراؤ گے کیا
مُہے ہجر سے یون ہی جراؤ گے کیا تری پیت کری ہے خطا نہ کری

دن رین شگُن مین مناؤن ترا ہے آسا کہ پاؤن یہ سندیسا
بُلواتے ہین تجھ کو بتول شہا دے مجھ کو کوئی یہ خوشخبری

اری اوری سکھی چلو بطحیٰ نگر مُہے وہ ہی نگریا بھاوت ہے
نبیؐ پیارے سے ہجر کی بتیان کرین اب ہجر بہت ترُپاوت ہے

ترُے پیت کی ریت مین پایا جلَن تری پیت کی بپتا بہت ہے کٹھن
تری پیت کا ہے یہ انوکھا چلَن دِن رَین جیا گم کھاوت ہے

کہے پی پی پپیہا پیا رستی مین بولی یہان نہین آئے نبیؐ
مُہے ایسا ملے اب سادھو، کوئی کہے سپنے مین آقا آوت ہے

ترُے کارَن مولا جوگ لیا جگ پھِر ہاری پَر توُ نہ مِلا
اب دیوے کوئی یون آکے سُنا چل توکو نبیؐ بُلاوت ہے

مُہے ہجر نے تورے پیارے نبیؐ جیتی کو بھسم ہے کر ڈالی
افلاس نہو تو مین پہونچون ابھی تری دُوری بتول کو کھاوت ہے

ہادی و آقا مولا میرے بطحیٰ باشی مکّے والے

صلّ علےٰ رسُول اللہ، عرشِ برین کے جانے والے

مُکھڑا زُلفون مین جون چاند، بلکہ چاند بھی اُس سے ماند
چھوڑے زُلفین جب بے باندھ، پھر تو غضب کرین وہ کالے

حق کے گھر کا راج دُلارا، وا کا نام محمّد پیارا
جس کا رُوپ ہے جگ سے نیارا، نینان جیسے مدھ کے پیالے

رب نے بخشی ایسی نبوّت، سب سنسار سے بڑھکر رحمت
ڈِھگ بُلوایا باصد عزّت، کہکر آؤ کملی والے

ہووے کس بِدھ اپنا جانا، دیکھون کیسے دیس مدینا
عزّ پینے ہے نکمّا کِینا، شاہ کرم کر تو بُلوالے

عمر خَتَم ہے آخر کار، اب تو ہوجا ہُشیار
خوابِ غفلت سے بیدار، جاگو جاگو سونے والے

جس کو حضرت کی ہو اُلفت، سب سے بڑھکر ہے وہ نعمت
اُس کی یاور ہو گی رحمت، پھر ہین نبیؐ جی شفاعت والے

جس دم قافلہ کوئی جاوے، دیکھ بتول اُس کو للچاوے
کوئی ساتھ نہین لیجاوے، آقا بطحیٰ مین بلوالے

ارے طالعِ ہند کیا سو رہا ہے / خبر بھی ہے کیا ہند مین ہو رہا ہے
اُجالا زمانے مین پھیلایا جس نے / وہ اسلام ظلمت مین اب جا گھِرا ہے
جو ہین حامئ دینِ اسلام اُن پر / ستم پر ستم ہے جفا پر جفا ہے
اُٹھا ہند مین ظلم کا سخت طوفان / خدا اِس سفینے کا تو نا خدا ہے
ہوئی غرقِ سیلِ جفا مین ہے کشتی / کہ ہر تختہ تختہ جُدا بہہ رہا ہے
اگرچہ حریفون کو ہے نازِ دولت / ہمارا وسیلہ تو ہی اے خدا ہے
الٰہی بحقِ شہِ دین و دُنیا / وہ مغلوب ہو جو مقابل کھڑا ہے
ترے حکم سے خضرؑ و الیاسؑ آوین / تو پھر کام سارا بنے کا بنا ہے

خدایا بتولؔ کی سُن اِس دعا کو
منوّر ہو اسلام جو گھِر رہا ہے

برآسمان بہ بینم یا بر زمین جُویم / حیران شدم چہ کردم اے شاہ تو کجائی
دل چاک چاک گشتہ وصلِ شما نہ یابم / از ہجرِ تو بنالم اے شاہ تو کجائی
گاہے روم بمسجد گاہے بدشت دیدم / از تو تُرا بپرسم اے شاہ تو کجائی
درعشقِ آن عجب رُو ہستیم مست و بیخود / بے زرمنت غلامم اے شاہ تو کجائی
گہ عاقلانہ ہستم مجنون حال گاہے / حالت باین رسیدم اے شاہ تو کجائی

وَالشَّمس ہست رُویت وَاللَّیل موئے زُلفت
در وصفِ تو چہ گویم اے شاہ تو کجائی

در دل جمالِ حضرت بخشد اگر تجلّی
پائے نصیب بوسم اے شاہ تو کجائی

در قلب از جدائی نخلِ غمت دمیدہ
وَصْلَش ثمر نخوردم اے شاہ تو کجائی

از من مَرا چہ پُرسی کارے نکرد نیکی
سر تا بپا قصورم اے شاہ تو کجائی

محرابِ طاقِ اَبرُو در خوابِ من گر آید
سجدہ کنم ببوسم اے شاہ تو کجائی

فکرِ بتول این ست وقتِ سوال مولا
در قبرِ خود چہ گویم اے شاہ تو کجائی

دلکش ہے کیسی نورِ پیمبر کی روشنی
اُس خاتمِ رسالتؐ و سرور کی روشنی

مکّے سے چار سمت اُجالا اُنھین کا ہے
ایسی ہے بی بی آمنہ کے گھر کی روشنی

چمپا و جوہی اور گلاب و سمن مین ہے
انوارِ مصطفیٰؐ کے گُلِ تر کی روشنی

غلمان و حور آوین بہشتون سے دوڑ کر
دیکھین اگر وہ کاش ترِے در کی روشنی

یارب نصیب کر دے اُسے ایسا کوئی دن
دیکھے بتول روضۂ اطہرؐ کی روشنی

دُور عسرت ہو اگر راست ہو قسمت میری
جاؤن پھر جلد مدینے یہ ہے نیّت میری

پھر گیا میری تمنّاؤن پہ پانی یارب
حج ادا کرتی یہی دل مین تھی حسرت میری

درِ حضرت پہ نہ جانا ہوا میرا افسوس ہجرِ حضرت بھی عجب نعمتِ داور ہے مجھے	گم ہوئی ہند مین سب عمر کی دولت میری نارِ دوزخ سے بچالیگی یہ فرقت میری

اے خدا ہے ترے محبوب کی اُمت مین بتول
مالکِ حشر ترے ہاتھ ہے عزت میری

خدا جس پر ہے مفتُون ہم اُسی کے مبتلا ٹھہرے نبیؐ صاحب کی رُو پوشی نے مجھکو کردیا پاگل ہوئی تھی حُسنِ یوسفؑ پر زلیخا ایک دیوانی پھبَن ہے ایسی کچھ اُنکی نرالی کہہ نہین سکتی پڑھین جو دل سے نامِ پاکِ حضرت پر درود اکثر ظہورِ پنجتن ہے رحمتِ رحمٰن سر تا پا	نظر مین میری حُسنِ دو جہان پھر کہئے کیا ٹھہرے اگر وہ خواب مین چہرہ دکھا دین فیصلا ٹھہرے مِرے حضرت کے عرشی اور فرشی آشنا ٹھہرے بشکلِ انس وہ نورِ خدا بندہ نمین آ ٹھہرے تو بیشک اُن کو فردوسِ برین اُسکا صلا ٹھہرے گنہگارون کی کشتی کے وہی تو نا خدا ٹھہرے

نحوست میری قسمت کی مِرا رب گر مٹا دیوے
تو فوراً پھر بتولؔ اپنے حضرت پاس جا ٹھہرے

نہ کیونکر حفظ ہم اُس کو کرین یہ اپنا ایمان ہے جو حافظ باعمل ہووے اُسے رتبہ مِلے ایسا جو ہو اللہ کے محبوبؐ کا محبوب کیا کہنا	خدا نے عرش سے بھیجا جسے وہ یہ ہی قرآن ہے کہ وہ محبوب حضرت کا ہے اور محبوبِ یزدان ہے میان حافظ میان حافظ تری چاہت دو چندان ہے

صراط و قبر مین اور نزع مین محشر کے میدان مین
تکلّم حق کرے قاری سے یا قاری کرے حق سے
بروزِ حشر جنّت مین اِک حافظ ہی نہین ہوگا
نشان ہے مؤمنون کا یہ کہ حافظ اُن مین ہین اکثر

قرآن ہی مُونس و یاور مددگار و نگہبان ہے
نتیجہ یہ کہ اُس سے ہر طرح خوش اُسکا رحمان ہے
جد و آبا کو اور مادر کو اُسکی باغ رضوان ہے
گروہِ رافضی مین کب کسی کو یاد قرآن ہے

بتولؔ ہمنام ہے یا رب نبیؐ زادی کے پر اُس کو
فرشتے ڈال دوزخ مین نہ دین پابندِ عصیان ہے

حمدِ خدا بیان ہو کیا ہین بیان والے
نورِ نبیؐ پہ غش ہین سب آسمان والے
اِک کُن سے میرے ربّ نے چودہ طبق بنائے
عرفان اور ہدایت گُمراہ کو دِکھاوین
جب داخلِ مدینہ ہو قافلہ ہمارا
چوتھے فلک تلک ہی عیسٰیؑ نے شرف پایا
پیدا ہوا جو کوئی ناپید ایک دن ہے

وصفِ نبیؐ مین چُپ ہین دونون جہان والے
سیرت پہ شیفتہ ہین سب خاکدان والے
ذی رُوح دو جہان کے اور غیر جان والے
بھیجے نبی محمّدؐ صاحب قرآن والے
غُل ہو گا آئے زائر ہندوستان والے
عرشِ برین پہ پہونچے وہ آن بان والے
چُن چُن اجل نے مارے نام و نشان والے

پہونچے بتولؔ اُس دم یہ نعتیہ غزل لے
محشر مین جب طلب ہون سب نعت خوان والے

ہو کس سے وصف تیرا او عزّ و شان والے
حیران ہین علم والے چُپ ہین بیان والے

کعبے مین مَیکدے مین مسجد مین مَندرون مین
پایا نشان نہ تیرا او لامکان والے

سب کو فنا ہے اِک دن باقی ہے ذاتِ باری
زیرِ زمین پڑینگے سب آن بان والے

جب سُوئے عرش سج کر بانکا چلا عرب کا
ہمراہ تھے جلَو مین سب آسمان والے

ہر پھُول مین ہے رنگت نورِ محمّدی کی
سر اِس لئیے ہین چڑھتے گُل بوستان والے

اے شوقِ دید ہم کو لے چل تُو یُون مدینے
اُڑ جائین جون فرشتے ہر آسمان والے

دَب جائے اے بتولؔ جس دم کہ تُو زمین مین
بھٹکین نہ پاس آکر پھر خاندان والے

تیرے ہجر سے ہون بیمار ایسے دُکھ سے کون بچالے
شاہا دکھلادے دیدار مجھکو بطحیٰ مین بُلوالے

تیرا نام بڑا ہے پیارا سب کی آنکھون کا ہے تارا
تُو ہے حق کا راج دُلارا پیارے حق کے کملی والے

ڈوبا ڈوبا مِرا جہاز مدد کرادو شہِ حجاز
اپنا دکھلادو اعجاز بیڑا پار لگانے والے

حضرت مین ہون اب لاچار مفلس بھی ہون اور بیمار
لگا ہے آنکھون کا آزار او غم سے بچانے والے

عاشق تم پر ہے رحمان صدقے تم پر میری جان
سب ہین جنّ و پری انسان تیری صورت کے متوالے

ہجرِ نبیؐ کی ہے بیماری غم سے جان ہوئی ہے عاری
یا تو ملے حبیبِ باری یا مالک اب مجھے اُٹھالے

دائم نبیؐ کا تھا دستور کہتے یہی حق سے ضرور
میری اُمت ہے رنجور سب کو بخشدے رحمت والے

حق نے کہا کہ اے ذی نُور تیری خاطر ہے منظور　　اپنا کرلے دل مسرور جسکو تو چاہے بخشالے
جس دم ہوگا روزِ قیامت اُس دم دیکھنا میری رحمت　　اتنی بخشون تیری اُمت حیران ہونگے محشر والے
آوے جب تو بہرِ شفاعت راضی کر دون باصد شفقت　　بندے میرے تیری اُمت بخشون اکثر دوزخ والے
پہونچے جنت مین جب سُرور بولین حورین بلائین لیکر　　قربان جان ہماری تم پر کالی کالی زلفون والے

غم سے میرا بنا خمیر رہے بتولؔا یون دلگیر
دونون نین بہاوین نیر جیسے بہوین ندی نالے

سُونگھی جب جس گُل کی بُو گُل مین خوشبو لانیوالے　　پایا سب مین تو ہی تو ہر دو باغ بنانے والے
تن مین تڑپ رہی ہے روح غم سے بچالے یا سُبوّح　　جیسے بچائی کشتیٔ نوحؑ رنج و درد مٹانے والے
ایسا اُعدا بحرِ گناہ جس کی پائی نہ جائے تھاہ　　خالق دیجو مجھے پناہ دونون مُلک بسانے والے
مادر پدر اور ہر دلدار اور ہین جتنے رشتہ دار　　اُن کے بخش گنہ غفّار سب ہون خُلد مین جانے والے

رہے بتولؔا ہند مین خوار ایسا جینا ہے بیکار
کیا تم بھول گئے سرکار بطحیٰ مین پہونچانے والے

کس روز ہم مدینے کو جاتے ہین دیکھئے　　کب سوزِ ہجر دل کا مٹاتے ہین دیکھئے
ہجرِ نبیؐ مین زیست سے ہو کر کے ہم خفا　　مُلکِ عدم کی سمت کو جاتے ہین دیکھئے
ایسا ہے ضُعف چلنا ہے دشوار تابہ گور　　کندھون پہ چڑھکے چار کی جاتے ہین دیکھئے

جیتی ہے اِس سہارے بتولاؔ شہِ زمن
آپ اُس کو کب مدینے بُلاتے ہین دیکھئے

یا محمد کہین جنّت مین ٹھکانا ہو جائے
ہند سے سُوئے مدینہ مِرا جانا ہو جائے

پہونچکر روضے پہ جان تن سے روانا ہو جائے
دونون عالم مین یہ مشہور فسانا ہو جائے

شادیٔ مرگ ہو بطحیٰ کی پھبن دیکھ مجھے
مَلک المَوت کے آنے کا بہانا ہو جائے

خوش ہو اللہ بتولاؔ سے محمد راضی
پھر نہین خوف خفا چاہے زمانا ہو جائے

جس پہ الطافِ کبریائی ہے
اُس کی ہمدرد سب خُدائی ہے

سخت مشکل ہے گور مین سکھیو
فرش ہے وان نہ چارپائی ہے

کیون نہ سوئین لپٹ کے قبر سے ہم
جان دے کر یہ ہاتھ آئی ہے

اُلفت اپنون مین ہے نہ غیرون مین
یہ زمانے کی کج ادائی ہے

جس سے نیکی کری بدی پائی
اپنے مقسوم مین بُرائی ہے

مین ہون مؤمن نہ کافر و مشرک
دین بتولاؔ کا مصطفائی ہے

برنگِ ابرِ باران غم سے ہر دو چشم گریان ہے
فراقِ مصطفےٰ مین طائرِ جان میرا لان ہے

طفیلِ رحمتِ یزدان سفر طے ہو تو ہو اپنا
زیارت کر نبیؐ کی یُون کہا حورون نے یہ پیارا
پڑا ہے بے چراغ اُجڑا ہوا یہ دل کا کاشانہ
کبھی تو یا خدا دکھلا دے ہم سے بدنصیبون کو
شبِ معراج حق بولا یہ باعث ہے بُلانے کا
امین سِدرہ تلک جا کر لگے کہنے کہ اب آگے

کٹھن منزل ہے تن لاغر ہے سر پر بارِ عصیان ہے
چراغ خانۂ دل ہے تو نورِ دیدہ و جان ہے
غمِ ہجرِ نبیؐ جب سے ہوا اِس گھر مین مہمان ہے
مدینہ کس کو کہتے ہین وہ کیسا شہرِ ذیشان ہے
نبوّت کا سمجھ لو راز تم جو کچھ کہ پنہان ہے
چلون کس طرح یا حضرتؐ یہین سے عقل حیران ہے

نکیرَین آئین مرقد مین تو بولے کاش یُون رحمت
نہ بولو تم بتولؔ اَسے کہ وہ مغفورِ یزدان ہے

پردے سے جو باہر رُخِ گلگون کروگے
دِکھلا کے رُخِ پاک مجھے خواب مین حضرتؐ
دیدارِ خدا ہو تمھین جنّت مین عزیزو

انسان و پری حُور کو مفتُون کروگے
کب ہجر کے آلام سے مامُون کروگے
گر حمد رقم خالقِ بیچُون کروگے

محشر مین دلا کر کے کہین سایۂ رحمت
یا شاہ بتولؔ کو بھی ممنون کروگے

ابوبکرؓ کی سی صداقت نہ دیکھی
سخاوت مین عثمانؓ کا ہے خوب شہرہ

عمرؓ کی سی ہرگز عدالت نہ دیکھی
علیؓ کی سی حقا شجاعت نہ دیکھی

مگر ہم نے دُنیا مین کچھ بھی نہ دیکھا
گئی عمر حضرؐت کی تُربت نہ دیکھی
یہ رو رو کے کہتی ہے بُلبل چمن مین
کہ گُل مین نبیؐ کی سی نکہت نہ دیکھی

رہا جو محمدؐ کا تابع بتولن
تو اُس کے مقدّر مین ظلمت نہ دیکھی

ہے سیہ نامۂ اعمال غلط کاری سے
سخت محجُوب ہون یارب مین گنہگاری سے
اپنے افعال سے ہون قابلِ دوزخ بیشک
خُلد مین جاؤنگی لیکن تِری غفّاری سے
قافلے جاتے ہین ہر سال مدینے کی طرف
مجھکو مجبوری ہے لیکن مِری ناداری سے
سوز سے ہجرِ نبیؐ مین جو مین آہین کھینچون
خیمۂ چرخ جلے میری شَرَر باری سے

یون تو سب رنج و الم سخت بتولاؔ ہین ولے
کوہِ غم کوئی زیادہ نہین فجّاری سے

نہ تو نیند آتی ہے مجھکو نہ قضا آتی ہے
ہجرِ حضرؐت مین یُونہی جان گھُلی جاتی ہے
یُون غمِ دُوری نبیؐ جی کی مٹاتی ہے مجھے
گھُن کے کیڑے کی طرح دل کو مِرے کھاتی ہے
طپشِ سینۂ سوزان کو کرون ضبط اگر
جان گھبرا کے لبون پر مِرے آجاتی ہے
گوشِ محبوبِ خدا تک بھی نہ پہونچی افسوس
سُنتے ہین تا بفلک آہِ رسا جاتی ہے

پنجتن پاک کی اُلفت مین جو مر جائے بتول

حورِ جنّت کی اُسے گود مین لیجاتی ہے

غمِ فرقت سے ہو مجھکو اگر مُہلت کوئی دم کی
کہون جاکر ترے روضے پہ شاہا داستان غم کی

جلا بیٹھی ہون اپنا رختِ ہستی ہجرِ حضرتؐ مین
جلائیگی مجھے اب کیا بھلا آتش جہنّم کی

نہ مانا ایک بھی کہنا مرا نالے بہانے مین
بہت ہم نے خوشامد کی شبِ غم چشمِ پُرنم کی

ملی جھاڑو کشی جن کو درِ حضرتؐ کی پھر اُن کو
نہ خواہش تاجِ خُسرو ہے نہ پرواہ دولتِ جم کی

بتولاؔ کی نہ نکلے روح جسمِ زار سے یارب
کہ جب تک خواب مین رُویت نہو سردارِ عالم کی

محمدؐ مصطفیٰ سردارِ عالم شاہِ لاثانی
لقب طٰہٰ و یاسین اور ہے محبوبِ سبحانی

مُدَثِّر چادرِ رحمت مین ڈھک لو میرے عصیان کو
مُزَمِّل کملیا والے مری رکھنا نگہبانی

مذاہب ہوگئے منسوخ سارے جب ہوئے پیدا
عرب مین وہ شہِ مدنی و مکّی احمدِؐ گیانی

خدا جب حشر مین دیکھے مدح گویانِ حضرتؐ کو
کریگی تب بتولاؔ چلکے پیشِ حق مدح خوانی

اپنے باغِ نظم کو گلشن بنا دون تو سہی
روضۂ حضرتؐ پہ اُسکے گُل چڑھا دون تو سہی

صورتِ خیر الوریٰ کا دل مین نقشہ کھینچ کر
خامۂ بہزاد و مانی کو گھٹا دون تو سہی

پھر اُٹھا اب میرے دل مین جوشِ یادِ مصطفیٰ
روتے روتے چرخ کی چولین ہلا دون تو سہی

ہو درِ ختمِ رسالت تک رسائی گر مری
رنجِ فرقت دیدِ تربت سے مٹا دون تو سہی
لو خدا حافظ ہے وحشت پھر تو لاگو ہوئی
پُرزے پُرزے جیب و داماں کے اُڑا دون تو سہی

مُدّثِر مُزّمّل مرے کملی والے
مجھے چادرِ رحم مین تو چھپالے

بھلون کا تو ہر اِک خریدار ہوگا
تو ہم سے بُرون کو بھی آقا نبھالے

اگرچہ گنہ میرے حد سے فزون ہین
مگر غم نہین تم ہو بخشانے والے

مین تاریکئ گور سے جب ہون خائف
وہان رُوئے انور کے دیکھون اُجالے

مین عاصی ہون پر مبتلا ہون تمھاری
برائے خدا اب مدینے بُلالے

بہت جھیلی عُسرت دکھا اب تو عشرت
خدایا مین آئی ہون یہ التجا لے

رہون حشر مین زیرِ دامانِ حضرت
الٰہی نہ دوزخ کے کیجو حوالے

مری آل مان باپ شوہر کو یارب
مِلین حشر مین آبِ کوثر کے پیالے

نہ دیکھا کبھی ہائے چلکر مدینہ
اِسی رنج کے میرے دل مین ہین چھالے

یہ ہے وقتِ امداد آ میرے خالق
چڑھے آتے ہین مفلسی کے رسالے

مدینے پہونچ کر سمجھ لونگی تجھ کو
غمِ ہجر اب چاہے جتنا ستالے

مجھے پاک روزی ملے عمر بھر تک
خدایا نہ کھاؤن حرامی نِوالے

ترا دل طپیدہ نہ شق ہو بتولاؔ
تو کر ضبط بہرِ خدا آہ و نالے

کوبکو صورتِ مجنون ہین پریشان کتنے
تیری اُلفت مین ہین یعقوب سے حیران کتنے

نہین معلوم وہ کس کس کو دکھائینگے جمال
مثلِ موسیٰ ہین یہان دید کے خواہان کتنے

حشر مین آپ کے سر سہرا ہے یا شاہِ اُمم
گرچہ ہووینگے وہان اور رسولان کتنے

بخشدے اُن کو خدا آپ بچائین جس کو
قابلِ نار ہون وہ صاحبِ عصیان کتنے

یہ لب و لہجہ یہ انداز یہ طرزِ گفتار
اپنا حصّہ ہے اگرچہ ہین ثنا خوان کتنے

اے بتولاؔ ترا مضمون جدا ہے سب سے
نظم کی بزم مین گو آئے سخندان کتنے

غمِ شاہِ مدینہ مین ہماری چشم پُرنم ہے
خوشی ہے عید کی سب کو ہمین ماہِ محرّم ہے

سفر جس ماہ ہوا اپنا بسمتِ حضرتِ اقدس
ہمین وہ چاند خالی کا بُرا ماہِ مکرّم ہے

زہے اَوج و شرف دربارِ سُلطانِ رسالت کا
سلاطینِ زمین تو کیا ملائک کا بھی سر خم ہے

نبی سارے کہینگے نَفسِی نَفسِی یومِ محشر مین
محمدؐ کے ہو لب پر اُمّتِی قولِ مُسلّم ہے

نہ چھُوٹیگی بتولاؔ ہند مین تا مرگ تُو غم سے
مدینے چل جہان رحمت خدا کی دافعِ غم ہے

ظرابا

خدایا تو نبیؐ جی کی دکھا تصویر کیسی ہے
کہین وہ دیکھکر مجھ کو کہ تو دلگیر کیسی ہے

نہ پہونچایا مدینے مین پھرایا ہند مین دردر
ارے او نالۂ فرقت تری تاثیر کیسی ہے

رکھا ناکام مجھ کو بختِ بدنے دور بطحیٰ سے
مری قسمت یہ کیسی ہے مری تقدیر کیسی ہے

لگی امید میری فَادْخُلُوْهَا خَالِدِیْنَ پر
پھر اس پر آیۂ لَاتَقْنَطُوْا تحریر کیسی ہے

جلا دیتی ہے حاسد کو مری رنگینیٔ مضمون
زبان نادر بیانی سے یہ آتشگیر کیسی ہے

نہ ہو دنیا مین غافل موت اک دن آئیگی لازم
ذرا مِنْہَا خَلَقْنَاکُمْ کی سن تفسیر کیسی ہے

درِ مضمونِ نعتِ مصطفیٰ خامہ اُگلتا ہے
بتولؔ کو ملی اللہ سے اکسیر کیسی ہے

نقشہ جو مدینے کا مرے دل مین جما ہے
ہستی کا چمن یون مری نظرون سے گرا ہے

تو بندی خطاوار وہ انوارِ خدا ہے
پھر طالبِ حضرت ہے یہ سودا تجھے کیا ہے

سنبل سے نظر وہ نہ ملاویگا چمن مین
جو شیفتۂ گیسوئے محبوبِ خدا ہے

وہ خط کی پھبن ہے رخِ محبوبِ خدا پر
جون چشمۂ کوثر کے قرین سبزہ اگا ہے

اللہ رے اس نورِ نبوت کی تجلی
جب دیکھا کسی نے تو کہا صلِّ علیٰ ہے

دکھلا دے مدینہ مجھے اک بار خدایا
روضے کی زیارت کو یہ دل لوٹ رہا ہے

اندیشۂ محشر ہے نہ کچھ خوف ہے پل کا
حضرت سا میرے واسطے جب راہنما ہے

اِک مین ہی نہین داغ بدل ہجرِ نبیؐ مین
لالے کے جگر مین بھی وہی داغ لگا ہے

کر شکر سدا خالقِ عالم کا بتولاؔ
مدّاحِ نبیؐ کا جو تجھے رُتبہ مِلا ہے

مجھے خاکِ شفا دو یا شہِ ابرار تھوڑی سی
کہ صحّت پاوے حضرت آپ کی بیمار تھوڑی سی

جگر بِریان ہے دل سوزان مین لب ہین خشک یا آقا
مجھے دیجے مِرے حضرت مئے اسرار تھوڑی سی

یہ دُنیا جائے فانی ہے یہ دولت آنی جانی ہے
ہے سب کی عمر دُنیا مین یہان دن چار تھوڑی سی

غنیمت جانکر یہ زندگی کرلے بھلائی کچھ
بہت گذری ہے اور باقی ہے اے ہُشیار تھوڑی سی

اگر بادِ صبا جانا تِرا ہووے مدینے مین
یہ میری عرض کر دیجو سرِ دربار تھوڑی سی

پڑی ہندوستان مین آپ کی شیدا تڑپتی ہے
عنایت اُس پہ ہو بہرِ خدا سرکار تھوڑی سی

بتولاؔ رات دن بےچین ہے یا شاہ دُوری سے
اُسے بطحیٰ مین جا دو احمدِ مختار تھوڑی سی

خدایا ایسا عشق مصطفیٰ دے
غمِ قیدِ دو عالم سے چھُڑا دے

سبق ایسا کوئی مرشد پڑھا دے
کہ مَا فِیھَا بِھَا دل سے مِٹا دے

پِلا کر شربتِ دیدار کوئی
غمِ فرقت کی آتش کو بُجھا دے

مِرے اِس دردِ دل کا حال جاکر
صبا جلدی نبیؐ جی کو سُنا دے

ملے ایسا کوئی داتا خدا کا
مدینہ کاش جو مجھ کو دِکھا دے

دِکھا کر یا نبیؐ رُوئے مُنوّر
دلِ مُردہ مرے عیسیٰ جِلا دے

ہوئی وَاللَّیل جن زلفون کی تفسیر
کوئی وہ گیسوئے مُشکین سُنگھا دے

شرابِ عشقِ حضرت کا الٰہی
پِلا کر جام بس مجنُون بنا دے

عرب کے شاہ مین قربان تجھ پر
مجھے بھی چاند سا مُکھڑا دِکھا دے

ابھی ہو جائے زندہ کُشتۂ ہجر
لبِ اعجاز سے وہ تُم سُنا دے

زیارت ہو بتولؔ کو نبیؐ کی
وظیفہ گر کوئی ایسا بتا دے

قیدی ہون زلفِ حضرت آزار ہے تو یہ ہے
پہونچی نہ مین مدینے بس خار ہے تو یہ ہے

سلطانِ ہر دو عالم حامی ہے جو کہ ہر دم
بر وقتِ درد و ماتم غمخوار ہے تو یہ ہے

یوسف پہ ایک شیدا تھی مصر مین زلیخا
احمدؐ حبیبِ مولا دلدار ہے تو یہ ہے

جنّ و پری و انسان قدسی و حور و غلمان
حضرت کے ہین مدح خوان سردار ہے تو یہ ہے

مشکلکشائے بیکس ہے دستگیرِ بیبس
اُمت پہ اپنی از بس غمخوار ہے تو یہ ہے

مُرسل ہین سب سلامی آبدال در غلامی
حاضر رہین مدامی دربار ہے تو یہ ہے

سُورج مین نُور تیرا گُل مین ظہور تیرا
دل مین سُرور تیرا انوار ہے تو یہ ہے

کرتے گناہ تیرا ہے رزق پھر بھی دیتا
جنّت کا بھی ہے وعدہ غفّار ہے تو یہ ہے

لَوْلَاکَ جسکی شان ہے خوبون کی وہ ہی جان ہے
سلطانِ دو جہان ہے مختار ہے تو یہ ہے

جس سر پہ جا کے چمکی بولی قضا مین آئی
شیرِ خدا علیؓ کی تلوار ہے تو یہ ہے

یا مصطفیٰ پیمبرؐ بلوا لو اپنے در پر
ہے یہ بتول بے زر لاچار ہے تو یہ ہے

اے عزیزو بات اِک تم کو سُنانی اور ہے
سُن رکھو یہ چند روزہ زندگانی اور ہے

یہ نمائش کا سا میلہ ہے یہان دو چار دن
کوئی دن کی یہ بہارِ دارِ فانی اور ہے

اے جوان جو ہو سکے کرلے وہ تو اعمالِ نیک
ضعفِ پیری اور ہے زورِ جوانی اور ہے

تو مسافر ہے سرا کا کُوچ ہے سر پر کھڑا
اگلی منزل مین تجھے بستی بسانی اور ہے

چاؔر دن کی چاندنی اور ہے اندھیری رات پھر
واسطے عبرت کے یہ بھی اِک نشانی اور ہے

گر ہوا پابندِ حُسنِ عالمِ فانی کا تُو
نفس کے ہاتھون سے تجھ کو مار کھانی اور ہے

جان و دل سے ہو فدائے سُنّتِ خیرُ البشر
ہے غلط بالکل شعارِ صوفیانی اور ہے

طور پر موسیٰ گئے اور آپ بر عرشِ عُلا
وہ عنایت اور ہے یہ مہربانی اور ہے

کرکے رُوحِ انبیا روزِ ازل پیدا خدا
بولا اب محبوب کی صورت بنانی اور ہے

مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوا سے ملے آبِ بقا
عمرِ فانی اور ہے اور جاودانی اور ہے

فُقر کی پونجی نہ بدلین ہفت کشور سے ولی
یہ بھلائی اور ہے وہ خسروانی اور ہے

بولا رب معراج کی شب کُل نبی ہین میرے دوست
پر محمدؐ سے تعلّق عاشقانی اور ہے

سینکڑون باغِ سخن مین بولتے ہین بولیان
اے بتولؔ تیرا طرزِ نعت خوانی اور ہے

اے ساقیِ سعادت اِک جام اور بھر دے
میخانہ ہو سلامت اِک جام اور بھر دے

وہ تیز مے پلا دے منصور سا بنا دے
ہے تجھ مین سب کرامت اِک جام اور بھر دے

پیارے نبیؐ کے در پر کہتے ہین مست جا کر
آئے ہین سُنکے شہرت اِک جام اور بھر دے

ایسا خمار آئے نقشِ دوئی مٹائے
مفتون ہون بشدّت اِک جام اور بھر دے

تجھ پر فدا ہون ساقی دے دُرد ہی جو باقی
بھرتی نہین طبیعت اِک جام اور بھر دے

دیجے بتولؔ کو بھی وہ خاص جام حضرتؐ
کھو دے جو دردِ فرقت اِک جام اور بھر دے

شرابِ دید کے ساقی مجھے تو جام بھر بھر دے
پلا دے کام کی وہ مے نکمّا سب سے جو کر دے

زبانی عشق مین حضرتؐ کے کچھ لذّت نہین حاصل
مگر سرمست کی مانند جو اِس راہ مین سر دے

رکھین احسان کیون آہ و بکا کے پاس رہنے کا
بس اب تو ساقیا چاہے اِدھر کر یا اُدھر کر دے

بُلا کر مجھ کو بطحیٰ مین اِن آنکھون سے دکھا روضہ
مین وہ شیدا نہین ہون جو تجلّی ہوش گم کر دے

مئے وُصلت سے ہے مخمور کوئی عیش سے بے غم
الم حصہ بتولاؔ کا کہ ہر کارے وہر مردے

خالق نے دیکھو حضرت کے چاہت کا رنگ جمایا ہے
اِک نور مجسّم بھیجکے اُس نے احمدؐ نام دھرایا ہے

کہین ہر ہر بولا جاتا ہے کہین لبیک یا حق آتا ہے
ہے رام وہی رحمان وہی بندون نے فرق لگایا ہے

جو خالق اصلی کعبے کا وہ ہر مسجد اور مندر کا
اسلام ہے مذہب اِک کا پر مت سے اپنی پرایا ہے

مِری آل و مال اور سب ساماں مری جان بھی اُنپر ہے قرباں
کہ ہے روضہ جنکا بطحیٰ مین اُنھین اپنا مین نے بنایا ہے

احسان بتولاؔ اُس رب کا تجھے اُمتِ احمدؐ جس نے کیا
کرے تیری رہائی محشر مین وہ رہبر تو نے پایا ہے

محمدؐ مصطفےٰ محبوبِ ربُّ العالمین ٹھہرے
وہ قُربِ خاص مین جا کر سرِ عرشِ برین ٹھہرے

حبیبِ کبریا کے کون ہمسر ہے دو عالم مین
زمین سے تا فلک سب آپکے زیرِ نگین ٹھہرے

بھلا تشبیہ دون کیا مشک سے عنبر سے مین اُسکو
کہ جب وَاللَّیل کی تفسیر زلفِ تاجِ دین ٹھہرے

رُخِ پُر نور ہے وَالفجر اُس ختمِ رسالت کا
کہ جسکے نور سے شرمندہ ماہِ چودھوین ٹھہرے

بچا لیجیگا یا حضرت بتولاؔ کو بھی دوزخ سے
کہ تم محبوبِ خالق اور شفیع المذنبین ٹھہرے

الٰہی قبر مدینے مین میری بن جائے
عذابِ حشر نہ بندی یہ تیری پھر پائے

عذابِ گور کا ڈر ہے کمال یا خالق
دمِ سوال ترا رحم حامی ہو جائے

کرین سوال نکیرین آنکر جس دم
تو لَآ اِلٰہَ کا کلمہ زبان پر آئے

خطا مین عمر کٹی میری سر بسر یارب
مگر سوائے ترے، بندی اب کدھر جائے

نہ ہوتی گر تری رحمت تو کیا ٹھکانا تھا
تری رحیمی پہ پھرتے ہین ہم تو اِترائے

جہازِ اُمّتِ عاصی کا بحرِ عصیان مین
پڑا ہے کیجے اشارہ کہ پار ہو جائے

گذر کے درد جو حد سے دوائی ہوتا ہے
تو میرے جُرم کا دفتر نہ کیونکہ دھل جائے

تصدّقِ آلِ پیمبرؐ کا اور پیمبرؐ کا
مرے عزیز سبھی پائین خُلد کے سائے

تمام مشکلین ہو جائین حل بتولؔ کی
خدا جو اپنی کریمی ذرا سی فرمائے

دیارِ محمدؐ وطن ہو الٰہی
وہین نعش میری دفن ہو الٰہی

فدا جا کے روضے پہ ہون مین نبیؐ کے
مین بُلبل ہون اور وہ چمن ہو الٰہی

زبان پر تری حمد اور لب پہ دم ہو
مَرون تب یہ میرا چلن ہو الٰہی

جمالِ محمدؐ کا پروانہ ہون مین
اُسی شمع رُو کی لگن ہو الٰہی

اُٹھے قبر سے یُون بتولؔ اخدایا
مہکتی نئی جون دُلہن ہو الٰہی

ہند سے سُوئے عرب جب قافلے جانے لگے
اپنے چلنے کا نہ تھا ساماں تو گھبرانے لگے

جا کے گلشن مین پڑھا جب نامِ حضرتؐ پر درود
نغمۂ صلِّ علیٰ طیرِ چمن گانے لگے

ساتھ تھے جبریلؑ و میکائیلؑ بافوجِ ملک
حق سے ملنے کو جو محبوبِ خدا جانے لگے

ہر گُل و غنچہ سے برگ و بار سے گلزار مین
نکہتِ عرقِ محمدؐ کے پتے آنے لگے

جب ہوا شاہِ عربؐ کا باغِ عالم مین ظہور
جملہ شیطانِ جہاں ہیبت سے تھرّانے لگے

شام سے دل مین خیالِ زلفِ حضرتؐ اے بتول
تیرے سینے مین وہ کیا کیا رنگ دکھلانے لگے

محمدؐ سا دُنیا مین آقا نہین ہے
نہو جس کو حُب اُن کی بندا نہین ہے

بہانہ تھا معراج کا تھا بُلانا
سُبْحَانَ الَّذِيْ کچھ مُعمّا نہین ہے

قدم عرش پر رکھتے ٹھٹکے جو حضرتؐ
ندا آئی آجاؤ پردا نہین ہے

کہا حق نے وہ میرا اور مین نہ اُس کا
محمدؐ کا جو کوئی شیدا نہین ہے

ہوا قُرب و دیدار حضرتؐ کو رب کا
گئے واں جہاں کوئی پہونچا نہین ہے

ہے حضرتؐ کی معراج ایسی بتولاؔ
کہ ثابت ہے قرآن سے اِخفا نہین ہے

یمِ عرفان کے ہو گوہر محمدؐ مصطفےٰ پیارے
تصدق میری جان تم پر محمدؐ مصطفےٰ پیارے

سخا و حلم و زہد و اتقا مین تو ہے لاثانی
نہین تیرا کوئی ہمسر محمد مصطفٰے پیارے

تمھاری داخلِ اُمت ہون حضرت اور عاصی ہون
نظر ہو لطف کی مجھ پر محمد مصطفٰے پیارے

دلانا حشر مین سایہ خدا سے یا مِرے مولا
رہے رحمت مِرے اوپر محمد مصطفٰے پیارے

حضوری مین بُلا لیجے بتولؔ کو مدینے مین
مَرون مین بس وہان جاکر محمد مصطفٰے پیارے

ہوا کچھ بھی نہ تھا پیدا یہ جب ہر دوسرا پہلے
وِلے اوّل تھا ہر شے سے وہ نورِ مصطفٰے پہلے

نہ خاک و آب و آتش اور ہوا تھی اور نہ کوئی روح
بس اِک ذاتِ اَحد تھی اور نورِ مجتبیٰ پہلے

ظہورِ نورِ حضرت گو ہوا ہے بعد نبیون کے
مگر قائل رہے حضرت کے سارے انبیا پہلے

زمین سے تا فلک معمور عالم نور سے پایا
تولّد جب ہوئے مکّے مین وہ شمس الضحیٰ پہلے

کسے محشر مین قہر حق سے یارائے تکلّم ہو
شفاعت پر کمر باندھینگے محبوبِ خدا پہلے

محمد سے خدا فرمائیگا محشر مین غم مت کر
نہ جائے خلد مین اُمت سے تیری دوسرا پہلے

نہ نِکلے یا الٰہی تن سے میرے روح اُس دم تک
نہ جب تک دیکھ لون مین روضۂ خیر الورٰی پہلے

اندھیری گور مین جس دم نکیر آئین ، بتولؔ کو
دکھانا چہرۂ انور شہِ بدر الدّجیٰ پہلے

جس کی نظرون مین تِری جلوہ گری رہتی ہے
اُس کو دُنیا سے بڑی بے خبری رہتی ہے

عشقِ حضرت کا جس انسان کو ملجائے سبق
طاق مین پھر کُتبِ دہر دھری رہتی ہے

ڈر ہے مجھ کو تنِ خاکی کو بہا دے نہ یہ سیل
غمِ حضرت سے جو آنکھون مین تری رہتی ہے

تپ فرقت سے ہوئی سُوکھ کے کانٹا سی بتول
حُبِّ حضرت کی مگر شاخ ہری رہتی ہے

سراپا رحمتِ یزدان محمدؐ مصطفےٰ ٹھہرے
غریبون کے خبر گیران محمدؐ مصطفےٰ ٹھہرے

امام الانبیاء تم ہو بنائے ہر عطا تم ہو
تمھین ہر درد کے درمان محمدؐ مصطفےٰ ٹھہرے

تمھارے دستِ اکرم سے مِلا ہے نُور ایمانی
بنائے جود اور احسان محمدؐ مصطفےٰ ٹھہرے

دُرِ دریائے عِرفانی گُلِ باغ ہمہ دانی
بہارِ گلشنِ رحمان محمدؐ مصطفےٰ ٹھہرے

مُرادِ قلب پُوری ہو خدایا تب بتولاؔ کی
کہ جب وہ خادمِ ایوان محمدؐ مصطفےٰ ٹھہرے

خدا ہی خالقِ ہر جان و تن ہے
یہ ہر سُو نغمۂ مُرغِ چمن ہے

گنہگار آئین تیرے آگے کیونکر
چُھپا مُنہ شرم سے زیرِ کفن ہے

بھلا جنّت کو کیونکر جائین عاصی
رہِ تاریک اور منزل کٹھن ہے

مقابل ہو سکے کب اُن کے یاقوت
لبِ حضرت سے کم لعلِ یمن ہے

قیامت مین حساب آسان ہو گا

بتولاؔ کو توسّل پنجتن ہے

یارب مجھے کرا دے زیارت حسینؓ کی
مجھ کو دِکھا دے خواب مین صورت حسینؓ کی

سینے مین دل تڑپتا ہے آقا کی دید کو
مین کاش جا کے دیکھ لون تُربت حسینؓ کی

صابر حسینؓ سا نہ ہوا اولیا مین ایک
حُور و مَلک بھی کرتے ہین مِدحت حسینؓ کی

یہ اُمّتِ نبیؐ ہے جو عصیان مین مبتلا
اُمت کی مغفرت ہے شہادت حسینؓ کی

سب درد و رنج دور بتولاؔ کا کر خدا
خالق بہشت دیجو بدولت حسینؓ کی

قادرا جب سے کہ عقل آئی مجھے
تب سے حُبِّ مصطفٰے بھائی مجھے

ہوگیا وَاللَّیل کا عامِل یہ دل
کاکُلِ حضرت نہ جب پائی مجھے

جس طریقے سے رہے راضی خدا
راہ حضرت نے وہ بتلائی مجھے

اے جہنّم مائلہ حضرت کی ہون
تُو ہی جانیگا جو آنچ آئی مجھے

عشق ہے سینے مین حضرت کا بتولؔ
کر رہا ہے جو کہ سَودائی مجھے

مِلا ہے مجھ کو یہ رُتبہ بڑی دعا کر کے
مین نعت گو ہوئی آخر خدا خدا کر کے

مِلی ہے بخششِ جُرم و خطا کی مجھکو سَند
غمِ رسُول مین دل کو جَلا جَلا کر کے

یہ پُونجی عمر کی لُوٹے ہے موت کا قزّاق
نقارہ کوُچ کا ہر دم بجا بجا کر کے
مین کس سے پُوچھون گذرتی ہے جان پر کیا کیا
عَدم سے کوئی بھی آتا نہین ہے جا کر کے
جسے ہو دیکھنا نورِ محمّدی کا ظہور
وہ جائے روضۂ حضرت پہ حج ادا کر کے

عَبث شِکوہ ہے رنج غریبی کا زیرِ چرخ بتول
ہزارون رب نے بگاڑے بنا بنا کر کے

دِکھا دو ہم کو جمال اپنا یہ دل مین حضرت خیال کیا ہے
جو آپ اپنا بنا لین خادم تو مجھ کو بننا محال کیا ہے

بُھلا نہ دل سے نبیؐ پیارے ہون تیری اُلفت مین دل طپیدہ
پھرون ہون در در گدا کی صورت یہ میرا دیکھو تو حال کیا ہے

نہ ٹالو وعدے پہ کل کے حضرت کہ کل مین کب کل ہے بیکلی ہے
جو نُومی زیارت ہو آج مجھ کو تو کل پہ رکھنا کمال کیا ہے

گھمنڈ نیکون کو نیکیون پر غرور دولت پہ اَغنِیا کو
نبیؐ جی مجھ سے نہ پُوچھے کوئی کہ تیرا سائل سوال کیا ہے

نہین ہے اِس مین کسی کی پیری بگڑتی قسمت ہے جب کسی کی
خدا کے بھیدون کو کون جانے کسی بشر کی مجال کیا ہے

ولی ہے دُنیا کو جو بھی چھوڑے اِدھر سے توڑے اُدھر سے جوڑے
وہ دیکھے حُسنِ نبیؐ کے جلوے تو اُس کو دُنیا کا مال کیا ہے

فراقِ حضرت میں ہوں وہ بسمل کہ آہ نکلے ہے چیر کر دل
ہے ضبطِ سوزِ فراق مشکل کہو بتولؔ اِیہ حال کیا ہے

مُتفرقات

نقشۂ ریلوے

فراقِ نالہائے مصطفےٰ کی ریل جاری ہے
بَنا ہے دل کا اسٹیشن جہاں ٹھہری یہ گاڑی ہے

لگائیں گاڑیاں اُلفت کی اُسمیں غور سے دیکھو
توکّل سے ہوئی اُس کی سڑک تیّار ساری ہے

قوی اُمید ہے جنّت میں وہ پہونچائیگی مجھ کو
تنِ انجن میں ہجرشہ کی جو اُڑتی چنگاری ہے

لگے ہے آتشِ شوق اُس میں ہردم تیز ہو ہو کر
گناہوں کا جلے ہے کوئلہ جو خوب بھاری ہے

بنا لو نیکیوں کی جھنڈیاں اُس جا دکھانے کو
سُنو گے قبر میں بیٹھی جہاں منزل تمھاری ہے

زمینِ دل پہ فعلِ خیر کے کھمبے کھڑے کر کے
کری خوف و رجا کی تار برقی اُس پہ جاری ہے

کرو تم لال ٹینیں کلمۂ توحید سے روشن
جلاؤ روغنِ لاحول گر عصیاں شعاری ہے

خبر دیتی ہیں ہردم گھنٹیاں یہ مرگِ مردم کی
تمھیں بھی یہ سفر درپیش لوگو ایکباری ہے

بضاعت جو کہین زیادہ سکنڈ و فرسٹ مین مٹھین — جو پونجی ہو اگر تھوڑی تو تھرڈ اُن کی سواری ہے
کہین کوثر کہین نعمائے جنّت جابجا ہین وان — عوض اعمال کے بکتی وہان پر جنس ساری ہے
سخاوت کے ملینگے پھول پھل ہر ایک مؤمن کو — وہان اخلاص کے کملونکی رونق خوب بھاری ہے
کراماً کاتبین پھرے پہ ہر دم وان ٹہلتے ہین — بڑھیگا جو شریعت سے اُسی کی روبکاری ہے
بنا کر زہد کا ٹھیلا کیا کرلین کا چکّر — گرے جب موت کا سگنل نہین رُکتی یہ گاڑی ہے
ٹکٹ اوچھا ہے منزل دُور ہے کیونکر سفر ہوگا — جو حضرت پاس دیدینگے نہین کچھ اُن کو بھاری ہے
ٹرین آپس مین لڑتی ہے ہمیشہ اپنی غفلت سے — طریقت سے شریعت کی مقدّم ریل گاڑی ہے
گذر کس طرح ہوگا پُل پہ جو دوزخ کے اوپر ہے — بلا بلٹی ٹکٹ میرا گنہ کا بوجھ بھاری ہے
درِ فردوس پر روکیگا جب رضوان تو کہدونگی — نہ رو کو حُبِّ حضرت مین ہوئی بلٹی ہماری ہے
جو ہین زردار ہوٹل مین غذائین کھائین وہ خوشتر — سفر ہذا کا جنّت جنکشن کیا خوب بھاری ہے

ڈرائور سے بتولاً کو نہ مطلب ہے نہ بابو سے
محمّد گارڈ جس گاڑی کا وہ اپنی سواری ہے

مقدمۂ عدالتی

شہنشاہِ جہان کا مؤمنو دربار بھاری ہے — بمحشر حاکمِ اعلیٰ جناب ربّ باری ہے
خدا منصف ہے وہ بیٹھیگا جب تختِ عدالت پر — بُلائیگا ہر اِک کو کیونکہ روزِ روبکاری ہے

کرو ساماں چلنے کا ذرا ہُشیار ہو جاؤ
ضرور اک روز ہے پیشی کا یہ قانون جاری ہے

ارے نوٹس بھی اب تو آگیا ایّامِ پیری کا
سَمَن بھی آنے والا موت کا اب ایکباری ہے

جو باغی اپنے مالک سے رہا ذلّت سے جائیگا
کرین وارنٹ یون جاری کہ یہ بھی اشتہاری ہے

سپاہی موت کا آوے ترے در پر پکڑنے کو
پکڑ لیجائے یہ کہکر کہ حکمِ گرفتاری ہے

حوالات اُس کو اوّل گور کی تنگی مین رکھینگے
نہ ضامن کی ضمانت ہے نہ وان شاہد گذاری ہے

لکھے جائین وہان اظہار شامل ہو رپٹ اُسمین
نکیرین اُس جگہ افسر اُنھین کی تھانہ داری ہے

ثبوتِ جرم گر ہو جائے پھر تو سخت مشکل ہے
پنھائین ہتھکڑی بیڑی کہ جو بھاری سے بھاری ہے

صَدرُ اعلیٰ سے ہو فیصل نہ جج سے نے کمشنر سے
مقدمہ ہے گنہگارون کا جس سے لاٹ عاری ہے

کرین پھر گور سے چالان محشر کو بصد ذلت
گنہ کا مدّعا ہمراہ جس کا بوجھ بھاری ہے

عدالت عالیہ مین مثل جب الزام کی پہونچے
نظر ثانی مین کچھ تخفیف کی امیدواری ہے

مگر در کار بیرسٹر وہان ہے کوئی لاثانی
جرح کرنے کی وان کس کو بھلا مختار کاری ہے

غریبون بیکسون کے کون وان لیوے مقدمے کو
مُؤکّل اور وکیلون کی برابر روبکاری ہے

تجھے ٹھہرائے مجرم اُس گھڑی ہر مُوئے تن تیرا
لکھے منشیٔ قدرت فیصلے مین یہ کہ ناری ہے

سعی اُس وقت پر آکر کرے گر مُرشدِ کامل
کراماً کاتبین کردین نظائر پیش خواری ہے

وہان جب وَیل جانے کیلئے احکام جاری ہون
اُسی اجلاس سے جس کا کہ ہر جا حکم جاری ہے

حوالے کرکے جیلر کے سُنائین حکم یہ اُس کو
خبردار اس سے تم رہنا یہ آسامی فراری ہے

سوائے حسرت و ارمان و یاس و نا اُمیدی کے
کرو تم لاکھ واویلا سُنے وان کون زاری ہے

جہنّم کی پُلِس کا ہے بڑا جلّاد ہر نوکر
نہین لیتا ہے وہ رِشوت نہ کرتا طرفداری ہے

ہزارون درد و ایذا و بلا مین مُبتلا رہکر
مصیبت جھیلنی ہوگی کہ جو بھاری سے بھاری ہے

غرض پھر جب بڑی مُدّت اسی حالت گذر جاوے
اپیلِ خاص ہونے کی وہان پر انتظاری ہے

نہ پیدا ہو وہان جب کوئی تیرا وارث و والی
تو پھر حضرت کی جانب سے عجائب طرفداری ہے

اِدھر رحمت ہو بیرِسٹر شفیع محمود سا مسٹر
نظیرین پیش ہون بخشش کی شانِ کردگاری ہے

وزیر ایزدی کے جس قدر منشی مُصدّی ہین
ولی مشہور جن کو کر رہی یہ خلق ساری ہے

شہنشاہِ جہان کے رُوبرو جاوین وہ خم ہو کر
سفارش سب کرین اُس دم یہ تم پر فضلِ باری ہے

شفیعِ عاصیان کی جب خدا دیکھے لجاجت کو
کہیگا اے محمّد دیکھ کیا رحمت ہماری ہے

محمّد بخشوانے کو خدا سا بخشنے والا
گنہگارون کو ہو مژدہ بڑی قسمت تمھاری ہے

غرض رحمت ہو کچھ ایسی کہ ہر مُسلم رہا ہووے
کہے حضرت سے یون خالق کہ رحمت تم پہ واری ہے

چھڑا کر قیدِ دوزخ سے ہر اک مسلم کو وہ رب سے
جگہ جنّت مین دلوائینگے جو لائق تمھاری ہے

جو مِسلین مجرمون کی ہون وہ سب ہوین داخلِ دفتر
رہو آزاد پھر کوئی خطر ہلکا نہ بھاری ہے

خصوصی نعمتین اُن کو عطا ہون رحمتِ حق سے
ہر اک اُس شخص کو جو اُمتِ محبوبِ باری ہے

بچانا دو جہان کے رنج سے یارب بتولاؔ کو
فجُور و فسق سے اُس کے تری رحمت تو بھاری ہے

تذکرۂ طاعونی

مُنہ میرے خدا اگر کہین طاعون کا کالا
جس نے کہ کیا ہند کو آ کر تہ و بالا

ہے لقوَہ نہ اِستسقا جلندر ہے نہ فالج
اور سِل ہے نہ پیچِش نہ خنازیر نہ بالا

کھانسی ہو نہ زلہ ہو نہ سَرسام نہ دِق ہو
ہے اُس کی قضا کا تو عجب ڈھنگ نِرالا

ہے تنگ ہر اِک بچہّ بڑا ہاتھ سے اُس کے
اِک دم مین پلا دیتا ہے وہ موت کا پیالا

دخل اپنا کیا جس پہ وہ آسیب کی مانِند
خاموشی اُسے لگ گئی وہ بولا نہ چالا

جس بستی مین جا پہونچا قدم اُس کا عزیزو
پَٹ کر کے مکانون کو لگا دیتا ہے تالا

یہ قہر ہے اِک وار مین ڈھا دیتا ہے لاکھون
ہے ساتھ مین کچھ فوج نہ کچھ توپ و رسالا

کیا کیجے اُسے کوئی دوا لگتی نہین ہے
تپ لرزہ اگر آوے تو دین مکڑی کا جالا

ہر قوم پہ کرتا ہے برابر وہ صفائی
ہندو ہو مسلمان ہو کہ ہو آریہ لالا

تسمہ نہ لگا رکھتا ہے جب پھیرے ہے ہتّا
بہنوئی اِدھر مارا اُدھر ڈھا دیا سالا

جس گھر مین گیا کر دیا اُس گھر کا صفایا
اور کتنے ہی سیٹھون کو دیا دیس نکالا

یہ سچ ہے کہ رحم اِس کو کسی پر نہین آتا
قزّاق کی مانند لئے پھرتا ہے بھالا

عورت ہو وہ یا مرد ہو یا پیر و جوان ہو
جو سامنے آ جائے کرے اُس کا نِوالا

بازارِ اجل گرم ہے طاعون کی زد سے
بندون کی خطا کاری نے یہ تہلکہ ڈالا

سمجھے ہے مسلمانون کو بھی خوب طرح وہ
اور لالہ کا بالکل ہی نِکالے ہے دِوالا

بھرپُور تھا کل جس کا مکان خورد و کلان سے
آج اُس کے جنازے کا نہین تھامنے والا

اِک اور غضب ہے کہ جہان اُس کا گذر ہو
آتا نہین وان کوئی بَشر پُوچھنے والا

دشمن کا طرفدار نہ وہ دوست کا ساتھی
بس اُس کے قدم کی ہے سدا ایک ہی چالا

بے گور و کفن سینکڑون مُردون کو رکھا ہے
اَرتھی بھی نہ بَن پائی جو ہوا اُس پہ دُشالا

سُدھ باندھ کے رُخ اپنا کیا اُس نے جدھر کو
مجبور ہوئے سارے کسی نے نہین ٹالا

آتا نہین اِک ذرّہ اُسے رحم کسی پر
روتے رہین مان باپ بہن بھائی و سالا

آتی ہین ہر اِک سمت سے رونے کی صدائین
پیٹے ہے کوئی سینہ کہ ہے ہے مِرے لالا

تھی چاند سی صورت کی مِری لاڈلی بیٹی
ہنسلی تھی گلے بیچ کہ جون چاند کا ہالا

کہتی ہے کوئی تھا مِرا اٹھارہ برس کا
اِک بولی جھنڈولا تھا مِرا گیسوؤن والا

ہر گھر مین مصیبت ہے غرض شور و بکا کی
گریہ کوئی کرتا ہے کوئی غم بھرا نالا

اُس قہر کے گولے سے تو جانبر نہین ہوتا
مسجد مین کوئی جائے دیا سُوئے شِوالا

ویران ہوئین بستیان گھر لاکھون اُجاڑے
جنگل مین تو مُردون کا ہے کھلیان سا ڈالا

اِک روز گیا دھیان مِرا ایک صدا پر
ماتم کی ندا آئی یہ اِک گھر سے کہ لالا

پھَل پایا نہ کچھ باغِ جوانی کا مِرے لال
چٹ پٹ ہوا اِک روز مین کیا دُودھ کا پالا

دل مین مِرے ارمان یہی رہ گیا بیٹا
کچھ کہنے نہ پایا نہ سُنی گُننے کی لالا

کچھ روز تو بیمار پڑے ہوتے پیارے
ہم کرتے دَوا اُس سے جو تھا ہم پہ مَسالا

مان باپ کو تھی آس ترا بیاہ رچاتے
لاتے وہ بہُو چاند سی ہو جاتا اُجالا

لاکھون دلِ مان باپ مین ارمان بھرے ہین
سہرا بھی ترا دیکھتے اور چوتھی وچالا

افسوس دَبوچا اُسے طاعون نے ایسا
پَروان چڑھا ہائے نہ وہ ناز کا پالا

تھی مجھ کو نہ اُمید یہ درگاہِ خدا سے
مان بُوڑھی جیے اور تُو مر جائیگا لالا

اِک بولی کہ تھا بڈّھا مِرا مُونس و ہمدم
خود چل دیا اور میری طرف دیکھا نہ بھالا

تھا مُنہ مین نہ اِک دانت نہ تھا ہضمہ کچھ ٹھیک
مین روز کھِلاتی تھی اُسے کر کے تہالا

صد حیف بُڑھاپے مین جُدا کر دیا مجھ سے
اندھے مُوئے طاعون نے کچھ دیکھا نہ بھالا

ہر موقع پہ بس ایسا ہی کچھ شور و فغان ہے
جب سے کہ پڑا ہند کو طاعون سے پالا

سن سُنکے بیان رنج کے دُکھتا ہے مِرا دل
کر فضل و کرم اپنا خداوند تعالا

ہر کوچہ و بازار مین اُس کا ہی بیان ہے
کیا کہیے کہ ذکر اُس کا ہوا کان کا بالا

مسجد مین نمازی بھی دعا کرتے ہین اکثر
طاعون کے ٹلنے کی بِرَہمن جپے مالا

کرتے ہین بہت زیادہ مسلمان نیازین
پُن کرتے ہین ہندو بھی یہ کچھ خوف ھے ڈالا

اب تذکرہ اُس کا مین لکھے جاؤن کہان تک
پُر داغ ہے دل سب کا کہ جون صورتِ لالا

طاعون کو اب ٹال دے اے شافیٔ امراض
جُز تیرے نہین اور کوئی ٹالنے والا

بندے ہین ترے گرچہ گنہگار ہین یارب
اب ہم پہ کرم کردے خداوند تعالا

کر دُور اُسے پنجتنِ پاک کا صدقہ
اور دُور بھی وہ دُور کہ ہو دیس نکالا

ہم نے تو کبھی نام بھی اُس کا نہ سُنا تھا
بدلے مین گناہون کے پڑا اُس سے ہے پالا

یارب تو مٹا داغ بتولن کے کرم سے
ناداری کی کُلفت سے جو دل سینہ ہے کالا

انگریزی عدالت عالی

سُنو ایک دن مین نے یہ خواب دیکھا
کہ عورت اِک آئی نہایت عجیبا

مُزیّن جواہر سے صورت مین یکتا
جو نام اُس کا پُوچھا جواب اُس سے پایا

مین ناگن ہون کالی مجھے تم نہ چھیڑو

کہا مین نے ہے چاند سی تیری صورت
کہ آجائے ہر اِک کو جس پر محبت

بتانے مین پھر نام کے کیون ہے حُجّت
کہا جیسی صورت نہین ایسی سیرت

مین پیٹونگی تالی مجھے تم نہ چھیڑو

مین بولی کہ ہاتھون مین ہے جال کیسا　ترے حُسن وصورت پہ کب ہے یہ زیبا
بتا تو کہ اِس سے ہے کرنا تجھے کیا　وہ بولی کہ مت پُوچھو تم میرا شجرا

ہون ماتم کی ڈالی مجھے تم نہ چھیڑو

کہا مین نے اپنا پتا مجھ کو دیجے　بہت صاف صاف اُس کا اظہار کیجے
تمنّا ہے مجھ پر ترا دل پسیجے　وہ بولی کہ یون آپ مرقوم کیجے

ہون ظلمون کی پالی مجھے تم نہ چھیڑو

جب اُس نے پتہ بھی نہ مجھ کو بتایا　تو مین نے کہا اے خدا یا خدایا
کہ نام اور پتہ تیرا اب تک نہ پایا　وہ بولی کہ ہے مجھ سے مطلب ترا کیا

ہون بجلی نرالی مجھے تم نہ چھیڑو

تو پھر اُس کے دامن کو مین نے پکڑ کر　بہت ہی ادب سے کہا اُس سے ڈر کر
نہ جب تک پتہ پاؤن رکھون یہین پر　وہ بولی کرو بات تم مجھ سے ہٹ کر

ہون زہرون کی تھالی مجھے تم نہ چھیڑو

تو پھر اُس پہ مین نے یہ بندش جمائی　کہ کتنے ہین تیرے بہن اور بھائی
کہان کی ہے بیٹی کہان پر ہے بیاہی　وہ بولی بہت دُور سے ہند آئی

مین عورت ہون بالی مجھے تم نہ چھیڑو

خوشامد بہت کرکے پھر مین نے پُوچھا
کہ ہندوستان مین ہوا کیسے آنا
کسی سے ہے یان آپ کا کوئی رِشتا
وہ بولی بڑا ہی تعلّق ہے میرا
ہون راجہ کی سالی مجھے تم نہ چھیڑو

کہا مین نے راجہ کی تجھ کو قسم ہے
بتا نام پھر یہ کہ کیسا دھرم ہے
تری ضد سے قلبِ بتوؔلن کو غم ہے
وہ بولی کہ نام اصلی میرا اِستم ہے
عدالت ہون عالی مجھے تم نہ چھیڑو

چند رباعی

آلام بسے دارم از مفلسی حیرانم
از لطفِ تو خرسندم گو بے سروسامانم
داریم ز تو رسمِ تَوَدُّد زِ ازل یا حق
تو گفتی اَلَسْتُ رامن قَالُوا بَلٰی خوانم

دیگر

من آنچہ شبِ ہجر کنم سینہ زنی ہست
قَلْبم کہ رَبُو دست جوانِ مَدَنی ہست
رُخسار قمر بینی شمع چشم سحر ساز
گل رُو و گُل اندام چہ خوش گلبدنی ہست

دیگر

بہ از سلطان غلامانِ محمد
پس از ربّ العُلا شانِ محمد
بداغ ہجرِ او شد سینہ گلزار
دلم بُلبُل گلستانِ محمد

دیگر

اِمشب بخواب دید رُخ لالہ فام را
شرمندہ کرد صورتِ ماہِ تمام را

بر رُخ کشیدہ آن مُوئے مُشکین یا نبیؐ
گُم کردہ راہِ خضر علیہ السّلام را

دیگر

دیدم شبے خواب کہ در پہلو نگار آمد
اُمّی لقبے دارد بر نُور سوار آمد

گفتم بدرُیائے گنہ غرق شدم من
بے لُطفِ تو اصلا نہ بتولاً بکنار آمد

رباعی اُردو

فلک بھی کاسۂ خورشید لے لیکر
درِ حضرت پہ ہے ہر دن سوالی

کرم پر رکھ نظر تو بھی بتولن
مدینے جا، کہ پھر آئے نہ خالی

دیگر

یا خدا دکھلا مدینہ مصطفٰےؐ کے واسطے
رحمۃ للعالمین خیر الورٰی کے واسطے

روضۂ حضرت کو دکھلادے خدایا زُود تر
یار و انصارِ نبیؐ شیرِ خدا کے واسطے

دیگر

کس قول سے قدرت کا تری ذکر کرون
حیران ہے مری عقل کہ کیا فکر کرون

جو چیز ہے وہ تیری عطا کردہ ہے
اِس لُطف کا کس مُنہ سے بھلا شکر کرون

دیگر

جب شمر نے حسینؓ کے سر کو قلم کیا
رونے کو آئی رُوحِ علیؓ اور مصطفٰے
سر ننگے آئیں حوریں بھی پُرسے کو اے بتول
مقتل میں جبکہ رونے لگیں بنتِ مجتبٰےؓ

دیگر

خُلد سے ہو کے جدا حضرتِ آدم روئے
ہجرِ فرزند میں یعقوبؑ بھی کیا کم روئے
رویا اتنا بھی نہ ہو کوئی بتولاؔ شاید
باپ کے قتل سے جون عابدِ پُرغم روئے

دیگر

آئینہ کب ہے وہ دل جس میں کہ اوصاف نہ ہو
کامل ایمان نہیں اُسکا جو دل صاف نہ ہو
مرأتِ ربِّ صمد ہے دلِ مؤمن بھی بتولؔ
صاف آئیگا نظر حق اگر اجلاف نہ ہو

دیگر

جس دم زبان پہ میری نامِ محمدؐ آیا
آنکھون نے نور دیکھا دل نے سُرور پایا
اِس نام پر مین قربان ہوں جان سے بتولاؔ
خالق نے جس کو اپنے نامون سے ہے مِلایا

دیگر

نظر خراب ہے دُنیا کے دُور بینون کی
محافظت کرین کنجوس ہی دفینون کی
رَسَن جلے تو جلے بَل نہین مٹیگا بتولؔ
جو اصلیت ہے بدلتی نہین کمینون کی

دیگر

رب نے رحمت بہانہ جو کرلی
میرے اندر بدی نے خُو کرلی
ایک ساعت میں اُس کا کام بنا
مَرتے دم جس نے بھی وضو کرلی

دیگر

آئی شبِ برات عبادت کے واسطے
اس دن میں روزہ رکھو کرامت کے واسطے
شب کو پڑھو قرآن و نوافل خلوص سے
مانگو دعائیں رب سے سعادت کے واسطے

دیگر

عید اے مؤمنو مبارک ہو
صدقۂ فطر تم ادا کردو
فضلِ خالق سے رحمتِ رمضان
دائما دائما ملے تم کو

دیگر

عیدِ قربان کا چھا گیا ہے سُرور
ہر مسلمان کرے یہ تا مقدور
فعلِ مقبول اِن دنوں ہے یہ
کرکے قربانی لو بہشتی حُور

دیگر

قابلِ رحم مِرا نام ہے گو کام نہیں
گو میں زاہد نہیں پر قائلِ اصنام نہیں
بنتِ حضرت کے ہے ہمنام الٰہی یہ بتول
حشر میں دیکھو اُسے کلفت و آلام نہیں

نعت

تم شمع نبیؐ مین پروانا مین طالب ہون تم جانانا
تم واصلِ حق مین بیگانا دل تم پہ ہوا ہے دیوانا

پڑھی جب سے رِکتیا تمھاری رے
آؤ آؤ نگریا ہماری رے

سلطانِ رُسل کہین تم کو سب کوئی شاہِ عجم کوئی ماہِ عرب
مِلا جگ سے انوکھا اُمّی لقب سپنے مین دکھادو مکھڑا اب

لگی ہجر کی دل مین کٹاری رے
آؤ آؤ نگریا ہماری رے

معراج کی شب خالق نے کہا یون ہم نے پیارے طلب ہے کیا
دکھلادو صورت بے پردا مشتاق ہے یان ہر اِک تیرا

تجھے بھیجی بُراق سواری رے
آؤ آؤ نگریا ہماری رے

فردوس مین سیر کو جب پہونچے رضوان نے قدم آنکھون سے ملے
کہا آج ہمارے بھاگ کھُلے غلمان اور حور یہ کہنے لگے

ہم دیکھت باٹ تمھاری رے
آؤ آؤ نگریا ہماری رے

یوسف پہ زلیخا تھی شیدا اور آپ بھئے محبوبِ خدا
کیا لکھے وصف بتول بھلا خوبانِ فلک نے دیکھ کہا

تُری صورت سب سے نیاری رے
آؤ آؤ نگریا ہماری رے

دیگر

مین جوگ کا بھر کے بھیس چلون تُرے دیس عرب کو جاؤن عرب کو جاؤن
اُس در پہ جماؤن جا آسن وان جا کے بھجن تُرے گاؤن بھجن تُرے گاؤن

نبیؐ مو پہ تمھاری نجر ہی نہین
مُرے دردِ جگر کی کھبر ہی نہین

اُس ڈر سے مُرا کانپت ہے جیا جس دن کہ قیامت ہوگی قیامت ہوگی
ہین کاج مُرے سب پوچ لگا ہے سوچ بُری گت ہوگی بُری گت ہوگی

نبیؐ آپ کی مو پہ مہر ہی نہین
مُرے دردِ جگر کی کھبر ہی نہین

سپنے مین نہ دیکھا مُکھڑا لگا یہ دکھڑا جگر ہے جلتا جگر ہے جلتا
ہین جاری نیر بندھاؤ دھیر بدن ہے گلتا بدن ہے گلتا

مُرا ساتھی تو کوئی بشر ہی نہین
مُرے دردِ جگر کی کھبر ہی نہین

مُرے لگا جگر مین تیر دیا دل چیر بہت دُکھ پایا بہت دُکھ پایا
سِل غم کی بتول کلیجے دھری سپنے مین نبیؐ نہین آیا نبیؐ نہین آیا

بِنا درس نبیؐ کے صَبر ہی نہین
مُرے دردِ جگر کی کھبر ہی نہین

نعتیہ ہولی

جو سکھیان ہین مُری ہمجولی، مُسے رکھین سب نیاری ٹولی
وہ گاوین پھاگ مین یہ بولی، مُری خالی مُراد کی ہے جھولی

مُری بِپتا کی گانٹھ نہین کھولی
مُسے کھیلت نا ہین نبیؐ ہولی

کوئی چنچل نار سنگار کرے، ہنس ہنس کے نبیؐ کے دوار چڑھے
غنچے کی طرح وہ نار کھلے، مین ہجرِ نبیؐ مین ختم ہولی

مُری بِپتا کی گانٹھ نہین کھولی
مُسے کھیلت ناہین نبیؐ ہولی

بِپتا سے دل کا خون چوئے ، کہو کا ہے خفا تم موسے ہوئے
تُری پیت سوا نہین کھیلے جُوئے ، اُسی گھُن نے کیا کھا کر پولی

مُری بِپتا کی گانٹھ نہین کھولی
مُسے کھیلت ناہین نبیؐ ہولی

مُرے مولا ہو تم محبوبِ خدا ، مین بتولؔ ہون تُمری باندی شہا
مُجھے اپنے نگر مین لو بُلوا ، مین اپنی خطا پہ بہت رولی

مُری بِپتا کی گانٹھ نہین کھولی
مُسے کھیلت ناہین نبیؐ ہولی

مخمّس در نعتِ نبیؐ

واحدِ یکتا خدا ہے بے نظیر و بے عَدیل
واہِب و آمرزگار و قادر و ربِّ جلیل
میرے عصیان اُسکی غفّاری کی رکھتے ہین دلیل
جُدْ بِلُطفِکَ یَا اِلٰھِي مَنْ لَہٗ زَادٌ قَلِیلْ
مُفْلِسٌ بِالصِّدْقِ یَأْتِي عِنْدَ بَابِکَ یَا جَلِیلْ

مین مسلمانون مین سب سے بدترین ہون اور اثیم
نابکار و عاصی و خاطی پریشان و سقیم

سر پہ گٹھری ہے گناہون کی کرم کر اے کریم
ذَنْبُہٗ ذَنْبٌ عَظِیْمٌ فَاغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِیْم

اِنَّہٗ شَخْصٌ غَرِیْبٌ مُذْنِبٌ عَبْدٌ ذَلِیْل

عہدِ طفلی مین تو بیخبری سے تھی مصروفِ لہو
اور جوانی مین رہی فکرات مین ہر وقت محو

اب لگا ہے جسم پر دل پر عجب پیری کا گھو
مِنْہُ عِصْیَانٌ وَّنِسْیَانٌ وَّسَہْوٌ بَعْدَ سَہْو

مِنْکَ اِحْسَانٌ وَّفَضْلٌ بَعْدَ اِعْطَاءِ الْجَزِیْل

جُرم و عصیان کی نہین میرے الٰہی کوئی حد
مجھ سے زیادہ کوئی بھی شاید نہ ہو دنیا مین بد

تیری رحمت سے ہے پر اُمیدِ بخشش یا صمد
قَالَ یَا رَبِّ ذُنُوْبِیْ مِثْلَ رَمْلٍ لَّا تُعَدْ

وَاعْفُ عَنِّیْ کُلَّ ذَنْبٍ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِیْل

کیا کرون اب مین کہ ہے نزدیک پیغامِ اجل
ضعفِ پیری نے کیا آکر حواسون مین خلل

گھات مین ایمان کی ہے ہر وقت شیطان پُر دغل
کَیْفَ حَالِیْ یَا اِلٰہِیْ لَیْسَ لِیْ خَیْرُ الْعَمَل

سُوْءُ اَعْمَالِیْ کَثِیْرٌ زَادُ طَاعَاتِیْ قَلِیْل

تیری رحمت کی نظر جس وقت ہو گی یا غفور
مشکلین اور غم سبھی ہو جائینگے یک لخت دُور

اِختلاطِ خلق سے یا رب مرا دل کر نفُور
اَنْتَ شَافٍ اَنْتَ کَافٍ فِیْ مُہِمَّاتِ الْاُمُوْر

اَنْتَ حَسْبِیْ اَنْتَ رَبِّیْ اَنْتَ لِیْ نِعْمَ الْوَکِیْل

حسرت و ارمان و غم اندوہ و وحشت بیکسی
اِضطراب و رنجِ ناداری و فکرِ مُفلسی

بیکلی و یاس و بیتابی میں یہ جاں ہے پھنسی
وَاشْفِنِي مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَّاقْضِ عَنِّي حَاجَتِي
إِنَّ لِي قَلْبًا سَقِيمًا أَنْتَ مَنْ يَّشْفِي الْعَلِيل

بیقراری و غم و رنج والم درد و بلا
فکر میں روزی کے اور افلاس میں ہے دل پھنسا
ہائے اب پیری میں آکر خوف دوزخ کا ہوا
قُلْ لِنَارِي اُبْرُدِي يَارَبِّ فِي حَقِّي كَمَا
قُلْتَهُ يَا نَارُ كُونِي أَنْتَ فِي حَقِّ الْخَلِيل

عمر بھر ٹیڑھی چلی میں سیدھے رستے کے خلاف
زندگی پر تھا بھروسہ راہِ حق سے انحراف
نامۂ اعمال کر یارب مرا بدیوں سے صاف
هَبْ لَنَا مُلْكًا كَثِيرًا نَجِّنَا مِمَّا نَخَاف
رَبَّنَا إِذْ أَنْتَ قَاضٍ وَّالْمُنَادِي جِبْرَئِيل

نفسِ سرکش نے بھلادی مجھ سے راہِ مستقیم
طمع اور حرص و حسد نے کر دیا خاطی اثیم
اپنی رحمت سے مطالب پورے کر میرے رحیم
رَبِّ هَبْ لِي كَنْزَ فَضْلٍ أَنْتَ وَهَّابٌ كَرِيم
أَعْطِنِي مَا فِي ضَمِيرِي دُلَّنِي خَيْرَ الدَّلِيل

اب تو غفلت اے بتول چھوڑ سرشارِ قبوح
قفسِ تن سے جب نکل جائیگا تیرا مرغِ روح
پھر تو کر سکتی نہیں ہے کوئی افعالِ فتوح
أَيْنَ مُوسَى أَيْنَ عِيسَى أَيْنَ يُوسُفْ أَيْنَ نُوح
أَنْتَ يَا صِدِّيقُ عَاصِي تُبْ إِلَى الْمَوْلَى الْجَلِيل

دیگر

آسمان پر شبِ معراج عجب دھوم مچی
دیکھکر شانِ تجمّل یہ پکارے قدسی
گئے اللہ سے ملنے جو وہ عالی نسبی
مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

جو ثنا ہو مرے حضرت کی سبھی ہے وہ کم
نور ہے آپ کا کچھ سب سے الگ ابرِ کرم
وصف خالق نے کیا آپ کا قرآن مین رقم
من بیدل بجمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال ست بدین بو العجبی

انجم و شمس و قمر لوح و قلم عرش و سما
تاجِ معراج کسی اور کو حضرت نہ ملا
تھا ترا نور تو ان سب سے بھی پہلے پیدا
نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

قدِ حضرت کا ہوا اس لئے سایہ مستور
خاکِ بطحیٰ سے ازل مین ہوئی آمیزشِ نور
بنکے جنّت مین رہے مردمکِ دیدۂ حور
ذاتِ پاک تو بآن مُلکِ عرب کرد ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبانِ عربی

رحمت و عظمت و انوار مین معراج کی رات
حور و قدسی بھی یہ کہنے لگے سب کھو کے ہات
ایسی تھی وصف مین جسکے نہین بنتی کچھ بات
ماہمہ تشنہ لبانیم توئی آبِ حیات
لطف فرما کہ زحد میگزرد تشنہ لبی

تیرے دیدار کے مُشتاق تھے ابنِ مریمؑ
بھیجیں صلوات سدا تجھ پہ خلیلؑ و آدمؑ
آپ کی مدح میں کیا کرسکوں یا شاہِ اُمم
نسبتِ خود بسگت کردم و بس مُنفعِلم
زانکہ نسبت بسگِ کوئے تو شُد بے اَدَبی

سَجَلے تم جب گئے اللہ کے گھر کرنے گشت
رُونُمائی میں خدا پاک نے دی جنتِ ہشت
کبریائی کا تم اِک آن میں دیکھ آئے دشت
شبِ معراج عروجِ تو زِ افلاک گذشت
بمقامیکہ رسیدی نَرسد ہیچ نبی

تھا اَبَد سے یہی منظورِ خدائے علّام
ابر رحمت کا برستا رہے بطحیٰ پہ دوام
چشمۂ فیض ہے واللہ درِ خیرِ انام
نخلِ بُستانِ مدینہ زتو سرسبز مُدام
زاں شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

پنجتن پاک کے صدقے سے شہِ جنّ و بشر
بھُول جانا نہ مجھے آپ بروزِ محشر
آپ کی دُوری سے بیچین ہوں میں آٹھ پہر
چشمِ رحمت بکُشا سُوئے مَن انداز نظر
اے قریشی لقبی ہاشمی و مُطّلبی

اَلغیاث احمدِ مختار خبر لو جلدی
ڈوبی جاتی ہے گناہوں میں یہ کشتی میری
پہونچو فریادِ بتولن کو حبیبِ ربّی
آمدہ سُوئے تو قدسی پئے درمانِ طلبی
سَیّدِی اَنتَ حَبیبی و طبیبِ قلبی

خمسۂ نعتیہ

جاؤن پَل پَل مین ترے اے کہ تو نُورِ کلّی	تمھین والی مرے وارث ہو مین تم پر واری
صدقے قربان مری جان جگر بھی دل بھی	مرحبا سیّدِ مکّی مَدَنی العربی

دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

دیکھ پاتی جو تری چاند سی صورت بقسم	حُبِّ یوسفؑ مین زلیخا نہ اُٹھاتی پھر غم
دوسرا تجھ سا حَسین ہے نہ بآلِ آدم	منِ بیدل بجمالِ تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمال ست بدین بُوالعجبی

تیرا اللہ ہے اور تُو ہے خدا کا پیارا	رُتبہ اللہ نے تجھ کو دیا سب سے نیارا
سارے نبیون کی بھی آنکھون کا ہے تُو ہی تارا	نِسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را

بُرتر از عالَم و آدم تو چہ عالی نَسَبی

تھی ترے رب کو بڑھانی تری عزّت منظور	باعثِ کُل کیا خالق نے تب ہی آپ کا نُور
تیرے قرآن سے منسوخ ہین توریت و زبور	ذاتِ پاکِ تو بآن مُلکِ عرب کرد ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبانِ عربی

غمِ حضرت مین گھُلی جاتی ہون بالکل دن رات	کوئی مفلس کا نہین دیتا برے وقت مین ساتھ
اب یہ کہتی ہون سُوئے بطحیٰ اُٹھا کر مین ہات	ما ہمہ تشنہ لبانیم توئی آبِ حیات

لطف

لُطف فرما کہ زحد میگزرد تشنہ لبی

حشر مین ساتھ نہ دین باپ ماد ر نہ کُنَم
مجھ سے زیادہ نہین خاطی کوئی اے شاہِ عجم
سر پہ گٹھری ہے گناہون کی مرے شاہِ اُمم
نسبت خود بسگت کردم وبس مُنفعلم

زانکہ نسبت بسگِ کوُئے تو شد بے ادبی

ہجرِ حضرت مین مِلا جاتا ہے اب موت کا جام
ذاتِ اقدس کو تری ربنے کیا رحمتِ عام
کھانا پینا بھی گھٹا اور ہوئی نیند حرام
نخلِ بُستانِ مدینہ زتو سرسبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

خواب مین چاندسی صورت کو دکھادو آکر
زائرو میرا یہ پیغام سُنادو جاکر
شربتِ دید پیاسی کو پلادو آکر
چشمِ رحمت بکُشا سوُئے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی ومُطّلبی

اب تو للہ مدینے مین بُلا لیجے نبیؐ
مجھ بتول کے مرض کی بھی خبر لیجے کبھی
ہند مین عُمر مری ساری ہی روتے گذری
آمدہ سوُئے تو قدسی پئے درمانِ طلبی

سیّدی اَنتَ حبیبی وطبیبِ قلبی

خمسۂ نعتیہ

آمنہ بی بی کی آنکھون کے اُجالے آجا
اے حلیمہ کے دل وجان سے پالے آجا

نازِ محبوبی ترے سب سے نرالے آجا　　　عالمِ خواب مین متوالا بنالے آجا

بیکس و مفلس و عاجز کی دعا لے آجا

دھوم ہے آمدِ حضرت کی بہت عرش تلک　　　شوقِ نظارہ مین بیچین ہے ہر اہلِ فلک

رشکِ یوسفؑ ذرا دکھلادے تو آکرکے جھلک　　　دیکھنے کے ترے مشتاق ہین سب حور و ملک

شربتِ دید کے دے اُن کو پیالے آجا

رُخِ زیبا ہے عجب طور منوّر کیا خوب　　　نور وہ نور کہ دارین مین سب کو مرغوب

پُتلیون پر تجھے بٹھلاتے ہین یوسفؑ یعقوبؑ　　　ہین پسندیدہ تری ساری ادائین محبوب

دوش پر کملی سادات کو ڈالے آجا

صبغت اللہ کا رنگین تھا سر پر شملہ　　　سب فرشتے تھے براتی تو نبیؐ تھا دولھا

حور و غلمان یہ لگے کہنے کہ اللہ اللہ　　　یا نبیؐ آپ پہ معراج کا زیبا سہرا

نجم و شمس و قمر سے یہ گندھا لے آجا

آبِ کوثر سے وضو اے مرے حضرتؐ کر لو　　　حورین بولین کہ ملین آنکھون سے اُس دھوون کو

ساکنِ عرش یہ بولے کہ یہ خلعت لے لو　　　رب کی بخشش کی یہ دستارِ عروجی باندھو

آج سب کچھ ہے نبیؐ تیرے حوالے آجا

انبیا اور بہت سے ہین ہمارے محبوب　　　بولا رب یہ کہ ہو تم سب سے نیارے محبوب

پڑہین مشتاقِ زیارت ترے سارے محبوب
تو ہے دولھا شبِ معراج پیارے محبوب

حق مین سُن تیرے ہے لَولاکَ لَمَا لے آجا

خلوتِ خاص مین ہے تجھ کو بُلایا ہم نے
قُربِ اعلیٰ کا دیا ہے تجھے رُتبا ہم نے
تاجِ گرمَنا ترے سر پہ ہے رکھا ہم نے
سارے نبیون مین تجھے کردیا یکتا ہم نے

تُو ہمارا ترے ہم دیکھنے والے آجا

تیرے ہی واسطے پیدا کئے افلاک وزمین
اب بُلاتا ہون تجھے اپنی حضوری مین یہین
تیرا ہمسر ہوا دارَین مین کوئی بھی نہین،
لیکے جنّت سے بُراق آتے ہین جبریلِ امین

آجا آجا تُو زمانے کے اُجالے آجا

آدم و عیسیٰ سے لیکر کے پیمبر سارے
ہو کے خوش کہتے ہین کرّوبیان آرے آرے
مُنتظر بیٹھے ہین کرنے کو ترے نظّارے
غیریت کا یہان کچھ دخل نہین ہے پیارے

بھولی صورت کے بڑے گیسوؤن والے آجا

سارے نبیون مین کہو کس کو یہ رُتبہ بخشا
تاجِ بخشش کا کیا کس کے حوالے بتلا
کون ایسا ہے جسے ہم نے بُلایا اِس جا
کون کہنا ہے جو تیرا نہین ہم نے مانا

بول کس کس کو مین بخشون تو بتالے آجا

مِلنے اللہ سے اللہ کا پیارا جو چلا
مرحبا مرحبا جبریلِ امین کی تھی صدا

ساتھ افواجِ ملائک بھی جمائے تھی پرا
غلُ فرشتون مین ہوا آپ کی جب آمد کا
درِ افلاک کے کھُلنے لگے تالے آجا

قَابَ قَوسَینِ مین جا کر جو ہوئے جلوہ نُما
اور آ آگے، کئی بار سُنی حق سے نِدا
رحمتِ خلُق کا القاب ہوا تجھ کو عطا
شبِ معراج خدا نے تجھے سب کچھ بخشا
کر دیا تاج شفاعت کا حوالے آجا

اب تو لو میری خبر میرے طبیبِ قلبی
نظرِ لُطف مِرے حال پہ ہو جائے نبیؐ
مفلسی سے ہے مِری جان مصیبت مین پھنسی
فوجِ غم نے مجھے گھیرا ہے رسولِ عربی
چڑھے آتے ہین تباہی کے رسالے آجا

بحرِ عصیان مین مِرا ڈوبا ہے بیڑا افسوس
جُز ترِے کون کرے پار یہ نیّا افسوس
راہ مین بیٹھ رہی تھک کے یہ شیدا افسوس
جیتے جی ہائے مدینہ نہین دیکھا افسوس
پڑ گئے اب تو مِرے جینے کے لالے آجا

مجھ کو افلاس ستاتا ہے نبیؐ جی دِن رَین
مجھ کو اللہ سے دِلوائیے حضرت کچھ چین
درد و اندوہ مِرے دُور ہون بہرِ حسنینؓ
میرا ہو جائے ادا اے مِرے اللہ سب دَین
اب تو اِس رنج و مصیبت سے بچالے آجا

خوفِ دوزخ سے بدن کانپتا ہے حشر کے دن
بارِ عصیان سے قدم پُل پہ رکھونگی گِن گِن

آسرا ہے تو ہے بس مجھ کو تمہارا اُس دن　　مجھ سِیَہ کار کا اب کوئی نہین ہے تجھ بِن
اپنے ہی دامنِ رحمت مین چھُپالے آجا

آرزو کون غریبون کی بھلا پوری کرے　　میرے آقا نہ کہے تم سے تو یہ کس سے کہے
بیٹھ کر عرض کرون سایۂ گنبد کے تلے　　تیری بیمارِ محبّت کا خدا حافظ ہے
لیتی گِن گِن کے بتولؔ ہے سنبھالے آجا

مسدس دربیانِ خشک سالی

فریادُ الغیاث شہنشاہِ دو جہان　　یا کاشِفَ الہُمُوم خداوندا الاَمان
ہے الحفیظ سب کی زبانون پہ اس زمان　　کر رحم اپنے بندون پہ خلّاقِ انس و جان
سب مر رہے ہین پیاس سے ہے العطش کا غُل
بے کَل بنی ہے کال سے مخلوق تیری کُل

باران کا آب ہوگیا نایاب اِن دِنون　　پانی کنوؤن کا ہوگیا سیماب اِن دنون
قطرہ ہوا ہے گوہرِ خوش آب اِن دنون　　دریائے مُلک ہوگئے پایاب اِن دنون
ہجرِ نبیؐ کی آنکھ سمندر سے کم نہین
کیا کہیئے اب تو اُس مین بھی اِک ذرّہ نم نہین

ساری زمین ہے خشک نہین ہی کہین تری　　کھا دَر کی گھاس تک نہ رہی نام کو ہری

آتی تری زمین پہ نہین ہے نظر ذری | سب کھیت خشک ہوگئے بالکل جلی چری
بارش کی کچھ خبر کسی اخبار مین نہین
کہتی زبانِ حال سے ہے اَلعَطش زمین

پیاسی زمین ہوگئی بیتاب اَلغیاث | سوکھا ہے چشمِ کوہ کا سب آب اَلغیاث
چاہات کا بھی آب ہے کمیاب اَلغیاث | کہتے ہین مُرغ و ماہی و سُرخاب الغیاث
خشکی سے تیرے بندون کی حالت تباہ ہے
فریاد اَلغیاث کہ تُو ہی آلہ ہے

کرتے ہین شیخ و صوفی مناجات اور دعا | اور چھوٹے چھوٹے بچے بھی کہتے ہین ہاتھ اُٹھا
یارب طفیلِ اصغرِ معصوم باصفا | کر رحم از برائے شہیدانِ کربلا
باران کا ہو نزول بچے اِنس و جن کی جان
بندے ہین تیرے گرچہ ہین پُرجرم مُستعان

حیوان و مور و ماہی بھی گھبرائے جاتے ہین | حیران ہین کہ پانی نہ پینے کو پاتے ہین
غلّے کے قحط پڑنے کا غم خوب کھاتے ہین | جو کچھ رہے ہین ہوش وہ بَنئے اُڑاتے ہین
اب چار سیرہ دُھوم ہر اک سُو مچائی ہے
اشراف جو غریب ہین اُن کی توائی ہے

کچھ ایسے بدحواس ہین حیوان اور بشر
پانی کا دھوکا ہوتا ہے سب کو سراب پر

جائے چکور سُوئے قمر چشمہ جانکر
ہر جاندار گریان ہے کر رحم کی نظر

سب چاہ و کھیت اور چمن اور نہالِ باغ
بے آب بدنما ہین کہ جون خانہ بے چراغ

روئیدہ جو گیاہ ہوئی جل کے رہ گئی
محنت ہر اِک کسان کی گِل سے نہ گُل ہوئی

پتّے ہر ایک نخل کے بنکر زبان سبھی
کہتے ہین یا الٰہی بڑھی حد سے تشنگی

کُل کائنات کے لئے اب قحطِ آب ہے
سچ پُوچھئے تو مٹّی کی مٹّی خراب ہے

سردی کا اِن دنون مین کچھ ایسا طرارا ہے
سردی نے زیادہ قحط سے ہر اک کو مارا ہے

سطحِ زمین پہ پانی سے کمیاب چارا ہے
قدرت ہے رب کی اس مین کسی کا نہ یارا ہے

فعلِ حکیم خالی زحکمت نہین کوئی
اِس قحط مین بھی ہے کوئی حکمت بھری ہوئی

بندون کو تیرے خالقِ عالم ہراس ہے
فکر و تردّد و الم و بیم و یاس ہے

مضطر ہے کوئی اور کوئی بدحواس ہے
اِس بیکسی مین کوئی نہین آس پاس ہے

دارائے خلق ابرِ کرم بھیج جلد تر

سر پر اُڑاتے خاک ہین سب کوہ بحرُ و بَر

ہم گرچہ اِس سزا کے سزاوار ہین کریم — لیکن ہے تیری ذات تو رحمٰن اور رحیم
صدقے سے کبریائی کے یا مالکِ قدیم — کر فضل اپنے بندون پہ عاجز ہین یا عظیم

افلاس دُور کر دے بتولؔ کا اے آلہ
تُو قادر و رحیم ہے عشرت کی کھول راہ

مسدس بدعائے ازالۂ ناداری

اے میرے رب کہ مالکِ ارض و سما ہے تُو — ہر قلبِ مؤمنین مین یا حق بسا ہے تُو
مفلس ہو یا امیر ہو سب کا خدا ہے تُو — ہر مُتّقی کے قلب کی یا رب ضیا ہے تُو

حاجت طلب جہان ہے حاجت روا ہے تُو
میری بھی دے مُراد کہ مشکلکُشا ہے تُو

غم سہتے سہتے ہو گیا ناسُور سینے مین — کیا زندگی کا لطف بھلا ایسے جینے مین
اپنے کرم سے حق مجھے پہونچا مدینے مین — افراط مجھ کو کر دے عطا کھانے پینے مین

حاجت طلب جہان ہے حاجت روا ہے تُو
میری بھی دے مُراد کہ مشکلکُشا ہے تُو

شکوہ نہین ہے تجھ سے شکایت نہ بخت کی — منظور جو تجھے تھا وہ حالت مری رہی

وہ یہ کہ نامرادی و ذلت و مفلسی — افلاس سے الٰہی تو کردے مجھے بری

حاجت طلب جہان ہے حاجت روا ہے تو
میری بھی دے مراد کہ مشکلکشا ہے تو

شمشیرِ تنگدستی سے سینہ فگار ہے — افلاس کا نشانہ مِرے دل کے پار ہے
یہ تیری بندی بندون کی بھی قرضدار ہے — وقتِ مدد اب اے مِرے پروردگار ہے

حاجت طلب جہان ہے حاجت روا ہے تو
میری بھی دے مراد کہ مشکلکشا ہے تو

کب کب کے بدلے لیتا ہے قرضِ ستم شعار — برباد کرنے پر بھی نہ آیا اُسے قرار
یاور ہے اپنا کوئی نہ مونس نہ غمگسار — تو غافر الذُّنوب ہے اور بیکسون کا یار

حاجت طلب جہان ہے حاجت روا ہے تو
میری بھی دے مراد کہ مشکلکشا ہے تو

عُسرت ہے اور مین ہون خداوندا الاَمان — کُلفت ہے اور مین ہون خداوندا الاَمان
ذِلّت ہے اور مین ہون خداوندا الاَمان — غربت ہے اور مین ہون خداوندا الاَمان

حاجت طلب جہان ہے حاجت روا ہے تو
میری بھی دے مراد کہ مشکلکشا ہے تو

افلاسِ بخت نے مجھے حیران کر دیا
روزِ بلوغ سے ہون اسی غم مین مُبتلا
کر دور مفلسی مری یا صاحبَ العطا
وافِر ہو اور حلال ہو روزی مری خدا

حاجت طلب جہان ہے حاجت روا ہے تُو
میری بھی دے مُراد کہ مشکلکُشا ہے تُو

یارب صعوبتون سے جگر داغ داغ ہے
یہ خانۂ مُراد مرا بے چراغ ہے
زحمت سے مفلسی کے نہ مجھ کو فراغ ہے
فضل و کرم ہو تیرا تو دل باغ باغ ہے

حاجت طلب جہان ہے حاجت روا ہے تُو
میری بھی دے مُراد کہ مشکلکشا ہے تُو

صدقہ الٰہی اپنے پیارے حبیبؐ کا
یاوَر ہو اور مُعین ہو مجھ بدنصیب کا
محتاج تو نہ کیجیو خویش و قریب کا
کافی ہے آسرا مجھے نِعْمَ المُجیب کا

حاجت طلب جہان ہے حاجت روا ہے تُو
میری بھی دے مُراد کہ مشکلکُشا ہے تُو

تیرے سوائے کس سے کہون جا کے ذُو المِنَن
یہ عرض ہو قبول مری بہرِ پنجتن
مِل جاوے دو جہان مین مجھے عیش کا چمن
ابرِ کَرَم کرم ہو بہت تو لاہے خستہ تن

حاجت طلب جہان ہے حاجت روا ہے تُو

میری بھی دے مُراد کہ مشکل کُشا ہے تُو

مُسدس در معذرِ خطا کاری

خدا جو کاش کہ مکّے مین مجھ کو پہونچا دے
کہ باندی آپ کی مغفور یہ بِلا شک ہے

کہون یہ کعبۂ اقدس کے گِرد پھِر پھِر کے
اب آئی ہو کے یہ لاچار پھِر پھِرا کر کے

لعین بر سرِ کین است یا خدا مدد ے
مدد بغیرِ تو خواہم کجا بیا مددے

کٹی ہے عمر مِری سب گناہگاری مین
گنوائی مُفت جوانی سیاہ کاری مین

نہ عُذر خواہ ہوئی مین جنابِ باری مین
اُمید کیا ہو ضعیفی کی آہ وزاری مین

لعین بر سرِ کین است یا خدا مددے
مدد بغیرِ تو خواہم کجا بیا مددے

اگرچہ قابلِ بخشش نہین مِری تقصیر
دلیل رحم کی لَاتَقْنَطُوا کی ہے تفسیر

ولے اُمید ترے رحم سے بڑی ہے قدیر
کریم شان ہے تیری کریم تیرا وزیر

لعین بر سرِ کین است یا خدا مددے
مدد بغیرِ تو خواہم کجا بیا مددے

ہون اس زمانے کی مخصوص ایک توبہ شکن
نہ عمر بھر کبھی مجھ کو ہوا ہے پاسِ سخن

نہین جہان مین مجھ سی ہے کوئی زِشت چلن — کیا نہ یاد کبھی بھول کر بھی اصلی وطن

لَعین بر سرِ کین است یا خدا مددے
مدد بغیرِ تو خواہم کجُا بیا مددے

بھلا یہ کیسے کہون غیر نے بُرائی کی — الٰہی جو بھی خطا میری ہے مجھی سے ہوئی
مین کس زبان سے کرون عرض عُذر خواہی کی — الٰہی حد نہین کچھ میری رُو سیاہی کی

لَعین بر سرِ کین است یا خدا مددے
مدد بغیرِ تو خواہم کجُا بیا مددے

الٰہی شرم سے نادم ہون عرض کیا مین کرون — کہ فعلِ خیر سے مین خالی ہات آئی ہون
نہین ہے تیرے سوا اور کوئی راہ نمُون — تجھی سے گر نہ کہون مین تو اور کس سے کہون

لَعین بر سرِ کین است یا خدا مددے
مدد بغیرِ تو خواہم کجُا بیا مددے

الٰہی حال ہے بس اب تو میرا قابلِ غور — وہ پُر خطا ہون کہ جس کا نہین ٹھکانا اور
نہین نجات کا اب اے بتول کوئی طَور — تمام عمر ہی تُو نے کئے ہین بیحد جَور

لَعین بر سرِ کین است یا خدا مددے
مدد بغیرِ تو خواہم کجُا بیا مددے

مسدس نعتیہ

ہر کام اے کریم بنا میرے چین کا
ہے صدمۂ وفات مجھے والدین کا
کر دختروں کا عقد مٹا رنج دین کا
مغفور ہوں وہ صدقہ شہِ مشرقین کا
سامان الٰہی کردے مِرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؓ کا

آدم ہوئے بہشت میں جب موردِ عتاب
آخر دعا کو اُن کی کیا تُو نے مُستجاب
رنج و غم و ملال اُٹھاتے تھے بیحساب
الطافِ بیشمار کا پھر اُن پہ کھولا باب
سامان الٰہی کردے مِرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؓ کا

حَجَرُ المَطیر حضرتِ یافث کو مِل گیا
جس پر ترا کرم ہوا غفّار و کبریا
کِشتِ اُمید اُن کی ہوئی سبز مُنعِما
مسعود و بامُراد وہ دارین میں ہوا
سامان الٰہی کردے مِرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؓ کا

تیرے نسیمِ فیض سے ادریسؑ تھے نہال
داتا بہت غنی ہے تِری ذات بیمثال
اعلیٰ مقام شیثؑ کو بخشا تھا ذُوالجلال
ناچیز تیری بندی یہ کرتی ہے اِک سوال

سامان الٰہی کردے مِرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؓ کا

تھا حام ابنِ نوحؑ عبادت میں پختہ کار
اور سام ابنِ نوحؑ کا تونے رکھا وقار

غوّاصِ بحرِ رحمتِ حق تھا وہ نامدار
جملہ مقاصدات میں کر مجھ کو کامگار

سامان الٰہی کردے مِرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؓ کا

داؤدؑ پر یہ لطف و کرم کی ہوئی نظر
ہے لُطف سب یہ تیرا خداوند عام تر

اشرار و اشقیا پہ وہ پاتے رہے ظفر
ناشاد و نامُراد ہوں دِلشاد مجھکو کر

سامان الٰہی کردے مِرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؓ کا

کشتی بچائی نوحؑ کی طوفانِ آب سے
اُمیدوار بندی ہے تیری جناب سے

کارِ جبال لیتا ہے ادنیٰ حُباب سے
مامُون میری قبر ہو خوف و عذاب سے

سامان الٰہی کردے مِرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؓ کا

یونسؑ کا بطنِ حُوت میں حافظ ہوا تُوہی
اصحابِ کہف کا بھی نگہبان رہا تُوہی

سردار کائنات کا ہے کبریا تُو ہی | اب غنچۂ مُراد کو میرے کِھلا تُو ہی

سامان آکے کر دے مِرے دل کے چین کا
پرورد گار واسطہ خونِ حسینؑ کا

صالحؑ کو رنج قوم سے پہونچے جو بیشمار | تیرے سوائے کوئی نہ تھا اُنکا دوستدار
قدرت سے اپنی تُونے دیا اُن کو افتخار | دکھلا مجھے بھی لطف کی اپنے ذرا بہار

سامان آکے کر دے مِرے دل کے چین کا
پرورد گار واسطہ خونِ حسینؑ کا

کیا کیا نہ زکریاؑ نے سہے رنج اور اَلَم | یحیٰیؑ پہ نامُرادوں نے بیحد کئے ستم
آزادی پائی جب ہوا اُن پر ترا کرم | پابندِ ضیق مین بھی ہون کر دُور میرا غم

سامان آکے کر دے مِرے دل کے چین کا
پرورد گار واسطہ خونِ حسینؑ کا

ایّوبؑ کو غموں سے عطا تُونے کی نجات | اِدریسؑ اور خِضرؑ کو دی کس قدر حیات
بس تیرا نامِ پاک ہے حلّالِ مشکلات | کس سے کہون مین تیرے سوا غم کی واردات

سامان آکے کر دے مِرے دل کے چین کا
پرورد گار واسطہ خونِ حسینؑ کا

یوسفؑ کے ہجر مین ہوئے یعقوبؑ دردمند
پھر اُن کی عاجزانہ دعا تُو نے کی پسند

یوسفؑ ہوئے جو مصر کے زندان مین جا کے بند
سُلطانِ مصر کرکے کیا اُن کو فتحمند

سامان الٰہی کردے مِرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؓ کا

اِسحاق پر کمال تلطّف کی تھی نِگاہ
مشکل ہے جو مجھے تجھے آسان وہ اِلٰہ

آتش مین دی خلیلؑ کو ربُّ العُلا پناہ
ہون مفلسی کے درد سے بیچین آہ آہ

سامان الٰہی کردے مِرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؓ کا

تو ہی نے اِسمٰعیلؑ کو بخشی تھی آبرو
پھرتی ہے یہ ذلیل تِری بندی کُو بکُو

خنجر تلے نہ ٹیڑھا ہوا اُن کا ایک مُو
دارین مین کریگا اُسے تُو ہی سُرخرو

سامان الٰہی کردے مِرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خون حسینؓ کا

انعام کیسے کیسے سلیمانؑ پر کئے
مغرور مالدارون کو تُو نے بتر کئے

محکوم جنّ و باد و پری اور بشر کئے
مٹی سے نخل، نخل سے پیدا ثمر کئے

سامان الٰہی کردے مِرے دل کے چین کا

پروردگار واسطہ خونِ حسینؓ کا

تیری نسیمِ لطف نے موسیٰ سے یہ کیا
ہمراز وہمکلام کا رتبہ انھیں دیا
عیسیٰ پہ بابِ رحمتِ مخصوص وا ہوا
میرے نہالِ عیش مین تو پھول پھل لگا

سامان آہی کردے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؓ کا

سرتابی تیرے حکم سے قارون نے جو کی
تحت الثریٰ کو پہونچا مع مال وہ شقی
نمرود کی جو شیخی تھی پشّے نے جھاڑ دی
کبر و غرور و بخل سے تو رکھ مجھے بری

سامان آہی کردے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؓ کا

پربت کو رائی، رائی کو پربت بنائے تو
اعلےٰ کو ادنےٰ، ادنےٰ کو دے مرتبہ علو
مغرور ہو کے عابدِ برصیصا زشتخو
درجے مین اسفلین کے پہونچا سیاہ رو

سامان آہی کردے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؓ کا

اپنے حبیبؐ کو کیا سردارِ انبیاؑ
جو جس کا مستحق تھا وہی مرتبہ ملا
کیا ہون بیان مصائبِ شہدائے کربلا
ظاہر ہے سب پہ مخفی نہین ہے وہ ماجرا

سامان الٰہی کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؓ کا

عباسؑ سا جری بھی میدان مین ہو شہید
باغ نبیؐ کو کاٹ کے خوشنود ہو یزید

رنجور آلِ فاطمہ ہو ظالمون مین عید
پہنے گلے مین طوقِ رسن عابدِ سعید

سامان الٰہی کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؓ کا

سر شمر نے اُتارا شہِ تشنہ کام کا
یارب ہے پیش واسطہ بارہ[۱۲] امام کا

تا عصر باغ کٹ گیا خیر الانام کا
یہ کام کر دے بندئ ناشاد کام کا

سامان الٰہی کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؓ کا

یارب طفیلِ شیرِ خدا مرتضیٰ علیؓ
بہرِ حسینؓ[۳] راکبِ دوشِ محمدیؐ

اور حضرتِ امام[۲] حسنؓ دوسرے ولی
کر مجھ سے دور سب غمِ عقبیٰ و دنیوی

سامان الٰہی کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؓ کا

یارب طفیلِ صابر و شاکر رضائے حق
یعنی امام[۴] حضرتِ عابد (امام زین العابدین) فدائے حق

مظلوم

مظلوم بیکسی میں بھی تھے دل فنائے حق
عُسرت سے مجھکو اُن کے وسیلے بچائے حق

سامان آلہی کردے مِرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؓ کا

یارب طفیلِ باقرِؓ شیدائے ذُوالجلال
تھے مخزنِ علومِ خدا منبعِ کمال
مشہور جن کا خلق میں ہے جُود اور نوال
کراُن ہی کے سبب سے مِرا پُورا یہ سوال

سامان آلہی کردے مِرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؓ کا

یارب طفیلِ جعفرِؒ صادق امام دین
واقف رُموزِ سینوئی ختمِ مُرسلینؐ
ہمدرد اور رہبر و غمخوارِ مُسلمین
اُن کے سبب شمار مِرا کر بصالحین

سامان آلہی کردے مِرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؓ کا

یارب طفیلِ موسیٰؒ کاظم وفا شعار
دِکھلا مجھے مدینے کی ایسی خدا بہار
دینِ محمدیؐ پہ وہ رہتے تھے جان نثار
نکلے مزارِ شاہؐ پہ جاکر یہ جانِ زار

سامان آلہی کردے مِرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؓ کا

یارب طفیلِ حضرتِ موسیٰ رضا امام
عالی تبار کیسے کہ گویا فلک مقام
مقبولِ بارگاہِ خداوندِ ذوالکرام
صدقے سے اُن کے کاش یہ مقبول ہو کلام

ساماں الٰہی کر دے مِرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؓ کا

یارب طفیلِ ناصرِ دین حضرتِ تقی (امام محمد تقی)
دارین کی عطا جنھیں کی تو نے سروری
بہرِ امام بدرِ شریعت علیؑ نقی
مُرجھائی آس میری خدا کر دے یہ ہری

ساماں الٰہی کر دے مِرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؓ کا

یارب طفیلِ عسکریؑ سلطانِ دین پناہ (امام حسن عسکری)
اَسرارِ غیب جن پہ کئے مُنکشف اِلٰہ
بحرِ علومِ ظاہر و باطن بحق نگاہ
اُن کے سبب نشاط کی اب کھول مجھ پہ راہ

ساماں الٰہی کر دے مِرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؓ کا

یارب طفیلِ مہدیؑ ہادی امامِ عصر
چلتے ہیں جن کے نظم سے یہ جملہ کامِ عصر
کرتے ہیں تیرے حکم سے جو انتظامِ عصر
اِس بندئ ذلیل کو کر نیکنامِ عصر

ساماں الٰہی کر دے مِرے دل کے چین کا

پروردگار واسطہ خونِ حسینؓ کا

یارب طفیلِ حضرتِ احمدؐ شفیع کار
حَل ہووین مشکلات مری بہر چارؓ یار
دیوان میرا کر دے اجابت سے پُربہار
محشر کو ناجیون مین بتولؔ کا ہو شُمار
سامان آہی کر دے مِرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؓ کا

مُسدّس دیگر

خدایا کہ ہے تو ہی مُغنی غنی
نہین کچھ خزانے مین تیرے کمی
تُو ہی بادشاہون کو دے سروری
فقیرون کو چاہے تُو دے افسری
کرے خلق کے حق مین تو بہتری
مجھے بھی خدا کر دے غم سے بَری

تُو شاہون کو نادار و حیران کرے
ضعیفون کو تُو چاہے سلطان کرے
تو مفلس کی سختی کو آسان کرے
غریبون کا پُر دُر سے دامان کرے
غلامون کو دے تاجِ اسکندری
مجھے بھی خدا کر دے غم سے بَری

موئے سَر جو میرے تھے یارب سیاہ
سفیدی پہ وہ آگئے اب اِلٰہ

پیامِ اجل آگیا آہ آہ — پر اب تک ہون پابندِ حرص و گناہ
رکھ ابلیسِ ناری سے دُوری مری
مجھے بھی خدا کردے غم سے بَری

ہوئی مُنحَرِف جبکہ قومِ ثمودؔ — ہوئی آتشِ قہر اُن پر نمُود
ہوئے سارے برباد اہلِ حسُود — عجب تیری قدرت ہے ربِّ وَدُود
تجھی کو سزاوار ہے بَرتری
مجھے بھی خدا کردے غم سے بَری

جو اِک گیہون کھایا بَاِصرارِ زن — تو آدم نے پایا یہ رنج و محن
سراندیپ مین آئے وہ از عدن — جُدائی سے حوّا کی تھے گِریہ زن
ہوا وصل رحمت ہوئی جب تری
مجھے بھی خدا کردے غم سے بَری

مصیبت مین داؤدؔ کا تھا کفیل — کیا موم آہن کو ربِّ جلیل
ہے دربار تیرا شفائے عَلیل — بچایا تھا آتش سے تُو نے خلیلؑ
دکھائی یہ قدرت کی صنعتگری
مجھے بھی خدا کردے غم سے بَری

بہت روئے یعقوبؑ با درد و غم
کیا غرقِ چہ بھائیوں نے بہم
ہوا اُن کا یوسفؑ سا بیٹا جو گم
دیا تُو نے پھر اُن کو تاج و حشم

زلیخا کی پھر سے جوانی پھری
مجھے بھی خدا کردے غم سے بَری

ہوئے قید جب حضرتِ دانیالؑ
رہا اُن کا ہر دم مگر یہ مقال
دیا بُختِ نصّر نے شیروں کو ڈال
کہ اَلحَمدُ لِلّٰہ عَلیٰ کُلِّ حال

رکھا تو نے اُن پر نہ پھر غم ذری
مجھے بھی خدا کردے غم سے بَری

جو اُمت شعیبیؑ نے مِلکر بہم
خوشی سے وہ سب پُوجتے تھے صنم
شعیبِ نبی کو دیا رنج و غم
جلایا اُنھیں برق نے ایک دم

پذیرا دعائے شعیبیؑ کری
مجھے بھی خدا کردے غم سے بَری

ہوا جبکہ حکمِ خدائے جلیل
رکھا زیرِ خنجر سرِ اسمٰعیلؑ
پسر ذبح کرنے کو لائے خلیلؑ
بچایا اُنھیں تُو نے بے قال و قیل

تو دُنبہ پہ فوراً چلا دی چھری

مجھے بھی خدا کردے غم سے بَری

خفا ہو کے یحییٰ سے اِک بات پر
کرایا جُدا جسم سے اُن کا سَر
مُحِبّوں کو دے ذِلّتیں خاص کر
جو ہیں دشمنِ دین وہ ہوں بارور

ہر اِک بات ہے تیری حکمت بھری
مجھے بھی خدا کردے غم سے بَری

ہوئی نوحؑ کی قوم جس دم خراب
مُسلّط کیا اُس پہ طوفانِ آب
جو تابع تھے تیرے رہے کامیاب
وگرنہ سفینہ تھا مثلِ حُباب

کری کوہِ جُودی پہ کشتی کھڑی
مجھے بھی خدا کردے غم سے بَری

ہوئی گم جو خاتم سُلیماںؑ کی
حکومت گئی اِنس اور جان کی
نہیں اِنتہا تیرے احسان کی
وہ سب مشکل اِک پل میں آسان کی

اُنھیں لادی مچھلی نے انگُشتری
مجھے بھی خدا کردے غم سے بَری

ہوئی قوم الیاسؑ کی پائمال
بہ بارانِ آتش بہ تکلیفِ کال
کیا تیری رحمت نے جب اِتّصال
نمک کھیتیوں میں دیا سب نے ڈال

تو کی اُس سے کھیتی چنون کی ہری
مجھے بھی خدا کر دے غم سے بری

لعینون نے کاٹا سرِ زکریاؑ
مگر دیکھی تیری اسی مین رضا
تری ایک خفگی کی تھی وہ ادا
تو سر اپنا آرے تلے رکھ دیا

ہے شایان ترے واسطے سروری
مجھے بھی خدا کر دے غم سے بری

بڑھے حد سے زیادہ جو لوطی شریر
ہوا اُن کا شیطان مُحِب و مُشیر
لواطت لگے کرنے بُرنا و پیر
دکھائی اُنھین تُو نے نارِ سعیر

رکھی حضرتِ لوطؑ کی افسری
مجھے بھی خدا کر دے غم سے بری

ہوا بطنِ ماہی جو یونسؑ کا گھر
مددگار تھا تو ہی اُس وقت پر
اندھیرے سوا وان نہ تھا کچھ اثر
نہ کچھ جان کو اُن کے پہونچا ضرر

تو کی اُن پہ تُو نے کرم گُستری
مجھے بھی خدا کر دے غم سے بری

جو صالحؑ سے چاہا کوئی معجزہ
تو پتھر سے اِک ناقہ پیدا ہوا

نہ ایمان لائے مگر بے حیا — منع کرنے پر ذبح ناقہ کیا

ولے تُو نے صالحؑ کی عزّت کری
مجھے بھی خدا کر دے غم سے بَری

سڑا جسم کیڑون سے ایوبؑ کا — رہے پھر بھی تابع بہ صبر و رضا
لبِ شکوہ ہرگز نہ کرتے تھے وا — پھر آخر صِلہ صبر کا یہ مِلا

حیات اُن کو دی تُو نے صحت بھری
مجھے بھی خدا کر دے غم سے بَری

مصائب ہین جرجیسؑ کے بیشمار — پکائے گئے دیگ مین ایک بار
کیا قوم نے قتل بھی چار بار — ولے تُو نے زندہ کیا بار بار

کری گائے بڑھیا کی مُردہ کھڑی
مجھے بھی خدا کر دے غم سے بَری

کیا تُو نے موسیٰؑ کو اپنا کلیم — بہت اُن پہ تھا تیرا لطف اے کریم
عصا اژدہا بنتا پیشِ لئیم — ترے فضل و جُود و کرم کی نسیم

کرے خشک لکڑی کو پَل مین ہری
مجھے بھی خدا کر دے غم سے بَری

بہت پند کی حضرتِ عادؑ نے
نہ مانا مگر قومِ ناشاد نے
اُنھیں کھو دیا اُن کی اِضداد نے
مِٹائے نشاں اُن کے پھر باد نے

عجب شان و قدرت ہے یارب تری
مجھے بھی خدا کردے غم سے بَری

دیا حضرتِ عیسیٰؑ کو یہ مُعجِزا
کہ سو سال کا مُردہ زندہ کیا
کرم کی نہیں تیرے کچھ انتہا
جنھیں بے پدر تُو نے پیدا کیا

اُنھیں بخشی پھر تُو نے پیغمبری
مجھے بھی خدا کردے غم سے بَری

وہ سبطِ محمدؐ امام الہدیٰ
جو خاتونِ جنّت کا تھا لاڈلا
پڑی اُن پہ کیا کیا نہ رنج و بلا
سرِ تشنہ خنجر سے کاٹا گیا

اُنھیں تُو نے جنّت کی دی سروری
مجھے بھی خدا کردے غم سے بَری

وہ محبوبِ خالق شہِ انبیا
وہ ختمِ رسُل احمدِ مُجتبیٰ
شفاعت کا مُختار جن کو کیا
طفیل اُن کے یا خالِقِ ذُوالعطا

کر اب کشتِ اُمید سب کی ہری

مجھے بھی خدا کر دے غم سے بَری

الٰہی بہ رُوحِ شفیعُ الاُمَمْ
بہ اصحاب وآل و حَرَمِ مُحْتَرَم
درود اُن پہ پہونچے مرادم مبدم
دکھا رب بتولاً کو بَیْتُ الْحَرَم

مِرے دل مین ہے یہ تمنّا بھری
مجھے بھی خدا کر دے غم سے بَری

مُسدّس نعتیہ بر اَسماءِ اَشجار

صحنِ چمن مین رحمتِ حق کا سُرُور ہے
شاداب یہ گیاہ ہے یا نُورِ طُور ہے
نظمِ نبیؐ کی روشنی بَیْنُ السُّطُور ہے
پڑھتا نبیؐ کے کلمے کو ہر اِک طُیُور ہے

کیا شانِ احمدؐی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گُل مین ہر شجر مین محمدؐ کا نُور ہے

فرطِ خوشی سے بَرگ بجاتے ہین تالیان
اور وَجد جُھوم جُھوم کے کرتی ہین ڈالیان
جشن و نَشاط کا ہے چمن مین بندھا سَمان
یُون کہہ رہے ہین غنچۂ اطفال ہمزبان

کیا شانِ احمدؐی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گُل مین ہر شجر مین محمدؐ کا نُور ہے

سیب و بِہی کو اَمن ہے آسیبِ دہر سے
سیرابی ہے حصول اُنھین آبِ نہر سے

گُل بُوٹون کو نجات ھے کانٹون کے قہر سے   ہر گُل کی یہ صدا ہے گلستان مین جہر سے

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گُل مین ہر شجر مین محمد کا نور ہے

وَالنّجم پڑھ رہا ہے شگوفہ بھی ذی خِرد   وَاللّیل کا اثر دلِ لالہ مین ہے سَنَد
وِردِ عِنَب ھے فرطِ خوشی سے ھُوَالصَّمَد   کہتا ہے ہر شجر یہ کھڑا ہو کے سَروِ قد

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گُل مین ہر شجر مین محمد کا نور ہے

پڑھتی درود کو ہے جو سوسَن کھڑی ہوئی   نرگس ہے محوِ ذکر بہ اثبات اور نفی
لَو ہر شجر کی گویا ہے توحید پر لگی   شب زندہ دار شبُّو کا یہ ذکر ہے جلی

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گُل مین ہر شجر مین محمد کا نور ہے

یَا اَیُّھَا المُزَّمِّل پڑھتی ہین قُمریان   لَولَاکَ کا بیان سُناتی ہین طوطیان
طٰہٰ کا دَور کرتی ہے بُلبُل شکر فشان   چڑیان وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا الرَّسُول خوان

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گُل مین ہر شجر مین محمد کا نور ہے

شاخِ بُریدہ صورتِ منصور ہے بجوش　　خوشبو ہر ایک پھول کی شبلی صفت خموش
صُوفی کی طرح گیسوئے سُنبل ہین تابدوش　　فوّارے بے تحاشا مچاتے ہین یہ خروش

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گُل مین ہر شجر مین محمد کا نُور ہے

ہر بُوٹی اور جڑی کو خوشی سے ہوئی ہے عید　　ریحان بنا ہے گویا کہ بُسطامیؒ بایزید
پھُولا نہین سماتا ہے گیندا بشوقِ دید　　کیلے نے غُل مچایا ہے جون شیخ بُوسعیدؒ

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گُل ہر شجر مین محمد کا نُور ہے

ہے مثلِ شمس باغ مین سورج مکھی کا پھُول　　گُل مہندی کا جو پھول ہے سرمدسا ذی عقول
ہے جملہ کائنات مین نُورِ نبی شمول　　مثلِ اُویسِ قرنیؒ صدا دیتے ہین یہ پھُول

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گُل مین ہر شجر مین محمد کا نُور ہے

خاموش باادب ہے چنبیلی کی ہر کلی　　خوشبو مین مثلِ سارا مہکتی ہے سیوتی
ہمطرز آسیا کے ہے رابیل چُپ کھڑی　　پڑھتی ہے مثلِ ہاجرہ جوہی گھڑی گھڑی

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے

ہر گُل مین ہر شجر مین محمدؐ کا نور ہے

بلقیس کا خطاب گلِ نسترن کو ہے
پھُولون سے گویا دامنِ گلشن نے پائی جے
چمپا بنفشہ اُس کی سہیلی ہین نیک پے
باغِ جہان مین شور گُنان ہے ہر ایک شے

کیا شانِ احمدیؐ کا چمن مین ظہور ہے
ہر گُل مین ہر شجر مین محمدؐ کا نُور ہے

صَلِّ علےٰ ہے وِردِ حنائے شررفشان
ہے مثلِ پہرہ دار کے شمشاد نوجوان
ہر برگ باغِ احمدؐ ذی شان کا مدح خوان
ہے طائرون کا نغمہ یہ گُلشن کے درمیان

کیا شانِ احمدیؐ کا چمن مین ظہور ہے
ہر گُل مین ہر شجر مین محمدؐ کا نُور ہے

پانی مین غرق صورتِ یوسفؑ ہے نیلوفر
ہر تختۂ چمن مین بچھی مسندِ ظفر
یعقوبؑ کی طرح سے ہین پتّے بھی چشم تر
جس پر گلاب مثلِ سلیمانؑ ہے جلوہ گر

کیا شانِ احمدیؐ کا چمن مین ظہور ہے
ہر گُل مین ہر شجر مین محمدؐ کا نُور ہے

ایوّبؑ کی طرح سے کھڑا سَرو در سُکوت
ہے محوِ ذکرِ ذات چمن مین نہالِ توُت
غنچون کا رنگ جیسا کہ یونسؑ بہ بطنِ حُوت
کہتی ہے ہر گیاہ ھُوَ الحیُّ لا یموُت

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گُل مین ہر شجر مین محمد کا نُور ہے

اِلیاس کیوڑا ہے حفاظت کے واسطے
اسلامیون کی وہ ہین شفاعت کے واسطے
ہے بادِ باغ خضر اعانت کے واسطے
تخلیق سب کی جن کی ولادت کے واسطے

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گُل مین ہر شجر مین محمد کا نُور ہے

سُنکر کے ماہ آمدِ نُورِ شہِ زمن
بہرِ سلام سارے شجر ہین بہ شاخ وتن
پھرتا ہے چاندنی کو بچھاتا چمن چمن
تو اے بتول سب کو سُنادے یہی سخن

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گُل مین ہر شجر مین محمد کا نُور ہے

مُسدّس نعتیہ دیگر

آمد زمین پہ شافعِ یوم النشُور ہے
ارض وسما پہ شور یہ نزدیک و دُور ہے
پھیلا ہوا جہان مین ہر سمت نُور ہے
سب کو درود مؤمنو پڑھنا ضرور ہے

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گُل مین ہر شجر مین محمد کا نُور ہے

جس دم ولادتِ شہِ خیر البشر ہوئی
فارس کی آگ بجھ گئی اور بے شرر ہوئی
حالت تباہ کفر کی پھر سر بسر ہوئی
یہ دُھوم دھام دہر مین تب گھر بگھر ہوئی

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گُل مین ہر شجر مین محمد کا نُور ہے

جبرئیل با جمیع ملائک بصد ادب
صَلُّوْا عَلَيْهِ کہتا ہے خود جن پہ اپنا رب
آدم سے تا بہ عیسیٰ زیارت کو آئے سب
اے مُخلصو درود پڑھو تم بھی اُن پہ اب

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گُل مین ہر شجر مین محمد کا نُور ہے

ہر شاخ پر چہکتی ہین چڑیان بھی شادکام
اسلامیون کو رحمتِ ربِّ سیّدِ انام
ہے طائرانِ باغ کا باہم یہی کلام
وِردِ درود چاہیئے اے مُسلمو مُدام

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گُل مین ہر شجر مین محمد کا نور ہے

کیا زندگی ہے اُس کی جو بطحیٰ نہین گیا
کعبہ مجھے دکھا کے مدینہ بھی دے دکھا
پُورا کرے خدا یہ بتولؔ کا مُدعا
تیرے حبیبِ پاک کا دیتی ہون واسطا

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے

ہر گُل مین ہر شجر مین محمدؐ کا نُور ہے

دیگر

تیرے در کو چھوڑ کر اے رب کہان جاتے ہین ہم
ہند کے رہنے سے اب تو سخت گھبراتے ہین ہم

دامنِ اُمید تیرے آگے پھیلاتے ہین ہم
اِس طرح کہہ کہکے اپنے دل کو بہلاتے ہین ہم

چھوڑ کر ہندوستان مُلکِ عرب جاتے ہین ہم
جا پڑینگے اُن کے در پر جن کے کہلاتے ہین ہم

سبز گُنبد کی پھبن جب یاد آتی ہے ہمین
یادِ حضرتؐ کے مدینہ کی رُلاتی ہے ہمین

وحشی و دیوانہ و مجنون بناتی ہے ہمین
کہتی ہون فرقت سے مین جب وہ ستاتی ہے ہمین

چھوڑ کر ہندوستان مُلکِ عرب جاتے ہین ہم
جا پڑینگے اُن کے در پر جن کے کہلاتے ہین ہم

ماہِ شوّالِ مکرّم بھی یہ آخر ہو چلا
ہائے اَبکے بھی نہ مجھ سے کوئی سامان ہو سکا

بمبئی تک جا چکا ہے قافلہ حُجّاج کا
دل کو یہ کہکر تسلّی دیتا ہے ارمان مرا

چھوڑ کر ہندوستان مُلکِ عرب جاتے ہین ہم
جا پڑینگے اُن کے در پر جن کے کہلاتے ہین ہم

کوئی دُنیا مین نہ ہوگا مجھ سے زیادہ بد نصیب
خواب مین بھی ہے نہ مجھ کو بوسۂ اَسوَد نصیب

چشمِ پُرنم کو نہین جب زیارتِ گنبد نصیب
آرزو سے کہتی ہون یون ہوگُل مقصد نصیب

چھوڑ کر ہندوستان مُلکِ عرب جاتے ہین ہم
جا پڑینگے اُن کے در پر جن کے کہلاتے ہین ہم

دیکھ آیا ہے جو جا کرکے مدینے کا چمن
وہ ہراِک کہتا ہے بس ایمان کو ہی وان اَمن
سوزِ غم سے میرے سینے مین جو رہتی ہے جلن
اُس طپش سے میرا رہتا ہے یہی اکثر سخن

چھوڑ کر ہندوستان مُلکِ عرب جاتے ہین ہم
جا پڑینگے اُن کے در پر جن کے کہلاتے ہین ہم

قلب مین میرے جمی ہے جب سے بطحیٰ کی فضا
یان کے رہنے مین نہین آتا بتولؔ کو مزا
کیسا ہے شہرِ مدینہ یا الٰہی دے دکھا
میرے دل کو لو لگی ہے اب یہی اے کبریا

چھوڑ کر ہندوستان مُلکِ عرب جاتے ہین ہم
جا پڑینگے اُن کے در پر جن کے کہلاتے ہین ہم

دیگر

بتا دو مجھ کو حضرت جلنِ اُلفت کیسے بکتی ہے
مجھے بس یہ بتا دیجے گران ہی یا وہ سستی ہے
مجھے اُلفت ہے وہ درکار جسمین حق پرستی ہے
کہ سُنکر نامِ حضرت میرے دل پر چوٹ لگتی ہے

دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے

کہ جس پر رات دن یارب تری رحمت برستی ہے

دُہائی ہے دُہائی حضرتِ محبوبِ غفّاری
لعین نے عمر کی پُونجی یہ میری لُوٹ لی ساری
بہت ٹوٹے کا میرا حال ہے اے رحمتِ باری
سدا اِس ہند مین کی مین نے بدیون کی خریداری
دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
کہ جس پر رات دن یارب تری رحمت برستی ہے

شبِ معراج تم کو عرش پر خالق نے بُلوایا
تجمّل آپ کا دیکھا جمال اپنا بھی دکھلایا
نہ پایا جو کسی نے آپ نے اِنعام وہ پایا
گنہگارانِ اُمت کو خدا سے بخشوا آیا
دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
کہ جس پر رات دن یارب تری رحمت برستی ہے

یہی ہے سوچ مجھ کو اور یہی ارمان ہے دل مین
بہت اچھے نصیب اُنکے جو ہین بطحٰی کی منزل مین
کبھی ایسا بھی ہو گا دن ہماری عمرِ حاصل مین
لگے بستر بتولؔا کا جو روضے کے مقابل مین
دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
کہ جس پر رات دن یارب تری رحمت برستی ہے

مُسدّس دعائیہ

ظاہر الٰہی تجھ پہ مِرے دل کا راز ہے
ہر لحظہ مثلِ شمع جگر کو گُداز ہے

دل ریش و دلفگار ہوں فکرِ دراز ہے
تجھ پر ہی تیری بندی کو معبود ناز ہے

بیچارگی کا وقت ہے تو چارہ ساز ہے
بندی نیاز مند ہے تو بے نیاز ہے

خلاقِ دو جہان تو ہی مفلس نواز ہے
گنجینۂ کرم ترا ہر وقت باز ہے
لاچار و بیکسوں کا تو ہی کارساز ہے
تیری طرف کو دستِ تہی اب دراز ہے

بیچارگی کا وقت ہے تو چارہ ساز ہے
بندی نیاز مند ہے تو بے نیاز ہے

یارب بس اب تو میری نہ مٹی خراب کر
افلاس کے الم سے نہ دل کو کباب کر
برباد عمر باقی نہ اب اے جناب کر
عشرت پہ دو جہان کی مجھے فتحیاب کر

بیچارگی کا وقت ہے تو چارہ ساز ہے
بندی نیاز مند ہے تو بے نیاز ہے

تیری بڑی ہے شان تو ربِّ جلیل ہے
حاکم حکیم ناصر و حافظ کفیل ہے
بے چون و بےنظیر ہے اور بے عدیل ہے
امراضِ لادوا میں یہ بندی علیل ہے

بیچارگی کا وقت ہے تو چارہ ساز ہے
بندی نیاز مند ہے تو بے نیاز ہے

قبضے مین تیرے ہے یہ سبھی پست اور بلند — رکھا اے خدا نہ غیر کا محتاج و مُستمند
بخشی ہے جس قدر مجھے اولادِ دلپسند — تُو کاٹ اُن سبھی کے خدا مفلسی کے بند

بیچارگی کا وقت ہے تُو چارہ ساز ہے
بندی نیاز مند ہے تُو بے نیاز ہے

ناکام و نامُراد ہون لُطف اے جناب ہو — بندی سے دُور جلد غم و اضطراب ہو
آنکھون سے جاری اب یہ رنجش کا آب ہو — اب تو کُشادہ روزی کا رزّاق باب ہو

بیچارگی کا وقت ہے تُو چارہ ساز ہے
بندی نیاز مند ہے تُو بے نیاز ہے

مایوس و نااُمید نہین تجھ سے اے کریم — جوّاد تیری ذات ہے اور غافر رحیم
بندون پہ ہے مُدام تری رحمتِ عمیم — تُو میرے حالِ زار سے واقف ہے اے علیم

بیچارگی کا وقت ہے تُو چارہ ساز ہے
بندی نیاز مند ہے تُو بے نیاز ہے

ہرگز نہین خطاؤن کا میری کوئی شمار — گر آپ دین سزا ہون سزاوار کردگار
پر عفو کی ہون تیرے کرم سے اُمیدوار — تُو غافرُ الذُّنُوب ہے مین ہون سیاہ کار

بیچارگی کا وقت ہے تُو چارہ ساز ہے

بندی نیاز مند ہے تو بے نیاز ہے

گر تیرے لُطف و مِہر کی ہو جائے اِک نظر
یہ بندئ ذلیل بھلا جائے اب کدھر
طوفانِ غم سے جائے سفینہ مِرا گذر
تو شاہِ دو جہان ہے خلّاقِ بحر و بر

بیچارگی کا وقت ہے تُو چارہ ساز ہے
بندی نیاز مند ہے تُو بے نیاز ہے

یارب جہازِ عُمر تباہی مین ہے مِرا
کشتئ بندگان کا والی ہے تُو خدا
دریائے مفلسی کے تلاطم مین ہے پھنسا
اے ربِّ دو جہان خبر جلد لے ذرا

بیچارگی کا وقت ہے تُو چارہ ساز ہے
بندی نیاز مند ہے تُو بے نیاز ہے

یون گلشنِ اُمید پہ بادِ خزان چلی
پھل نخلِ زندگی کے سبھی خشک کر گئی
میرے گلِ مُراد کی مُرجھا گئی کلی
عُسرت کی ایک شاخ مگر رہ گئی ہری

بیچارگی کا وقت ہے تُو چارہ ساز ہے
بندی نیاز مند ہے تُو بے نیاز ہے

حیران تا بہ گور یہ رکھینگی کلفتین
اِک جانِ ناتوان پہ اتنی مصیبتین
جائینگی ساتھ جان کے یاربّ حسرتین
یارب اُٹھائی جاتی نہین اب صعوبتین

بیچارگی کا وقت ہے تُو چارہ ساز ہے
بندی نیاز مند ہے تُو بے نیاز ہے

نادار و نامُراد مین بنتِ وزیر ہون
مین چشمِ اَقربا مین نہ اب تو حقیر ہون
جان کشمکش مین رہتی ہے غم مین اسیر ہون
در کی ترے کریم قدیمی فقیر ہون

بیچارگی کا وقت ہے تو چارہ ساز ہے
بندی نیاز مند ہے تُو بے نیاز ہے

یارب اگرچہ مُنعِم و زردار مین نہین
گو تیری نعمتون کی سزاوار مین نہین
پر تیرے ماسوا سے طلبگار مین نہین
مایوس پر کریمی سے زنہار مین نہین

بیچارگی کا وقت ہے تو چارہ ساز ہے
بندی نیاز مند ہے تُو بے نیاز ہے

جُز فعلِ بد بھلائی نہین کوئی میرے پاس
گو لائقِ قبول نہین میری التماس
رحمت مگر ہے تیری خداوند بے قیاس
فضل و کرم پہ تیرے ہی لیکن لگی ہے آس

بیچارگی کا وقت ہے تُو چارہ ساز ہے
بندی نیاز مند ہے تُو بے نیاز ہے

جو کچھ عطا کرنے وہ رحیمی ہے کبریا
پر اب تو مجھ حقیر پہ کر بابِ رزق وا

غیروں کے در پہ جاؤں نہ میں صورتِ گدا
افلاس دور کردے مرا بہرِ مصطفےٰ

بیچارگی کا وقت ہے تُو چارہ ساز ہے
بندی نیاز مند ہے تُو بے نیاز ہے

یارب بحقِّ پنجتنِ پاکؑ فضل کر
نخلِ اُمیداب تو مِرا کردے بارور
جتنے جہان میں صاحبِ اسلام ہیں بشر
حاصل مُراد سب کی ہو خلّاقِ بحر و بَر

بیچارگی کا وقت ہے تُو چارہ ساز ہے
بندی نیاز مند ہے تُو بے نیاز ہے

عرضِ بتولؔ ہے یہ تری بارگاہ میں
پہونچا اُسے دیارِ رسالت پناہ میں
ہو ویں عزیز میرے سبھی ساتھ راہ میں
اور دفن سب مدینے کی ہوں قبر گاہ میں

بیچارگی کا وقت ہے تُو چارہ ساز ہے
بندی نیاز مند ہے تُو بے نیاز ہے

مُعَشّر معراجیہ

جس وقت حبیبِ کبریائی
شاہنشہِ حُسن و دِلرُبائی
سر دفترِ جملہ انبیائی
اور جدِّ شہیدِ کربلائی
باشوکت و شانِ خوش ادائی
ملنے کی خبر خدا سے پائی

معراج کی رات ہاتھ آئی — کہتی تھی اُنھیں یہ سب خدائی

گر بر سر و چشمِ من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

جبریلِ امین خدا کا پیارا — پاکر کے اشارہ کبریا کا
خدمت مین رسُولِ حق کی آیا — ساتھ اپنے بُراق بھی وہ لایا
پیغام خدا کا کہہ سُنایا — حق نے یہ دیا ہے تم کو رُتبا
چلئے کہ ہے آپ کا بُلاوا — ہے سب کی زبان پہ بس یہ نغمہ

گر بر سر و چشمِ من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

پیغامِ لقائے حق کو سُنکر — خلوت سے اُٹھے وہ ماہِ انور
اوڑھے ہوئے چادرِ مُعطّر — تھا جامۂ نُور اُن کے تن پر
پہنے ہوئے آپ کفشِ اخضر — آئے جو قریبِ اسپ سرور
جبریلؑ رکاب کو پکڑ کر — بولے یہ ہے آرزو پیمبرؐ

گر بر سر و چشمِ من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

بڑھائی

چاہی جو بُراق سے سواری یک لخت لگا وہ کرنے شوخی
حضرت نے یہ بات اُس سے پُوچھی اِس دم تری کُود پھاند کیسی
کہنے لگا اے حبیبِ باری مجھ پر ہون سوار حشر مین بھی
یہ عرض قبول اُس کی جب کی خوش ہو کے بُراق نے صدا دی

گر بر سر و چشمِ من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

جب جانبِ عرش شہ روان تھے موجود ملائکہ جو وہان تھے
ہمراہِ رکاب سب روان تھے جبریلؑ نقیبِ خوش بیان تھے
کھولے درِ چرخ پاسبان تھے مسرور سب اہلِ آسمان تھے
سب حُور و ملک نغمہ خوان تھے آدمؑ بھی یہ کہتے ہر زمان تھے

گر بر سر و چشمِ من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

کرتے ہوئے سیرِ شانِ غفار پہونچے جو قریبِ بیتِ سرکار
دیکھا وہان نُور کا ہے انبار ظاہر ہوئے پھر تو خوب اَسرار
بیٹھے تھے وہان خلیلِ جبّار دیدارِ پسر کا تھا جو درکار

آنکھین تھین کھُلی بشوقِ دیدار
لب پر تھا روان یہ شعر ہر بار

گر بر سر و چشمِ من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

آگے جو بڑھے رسُولِ اکرم
رخصت ہوئے جبرئیلِ ہمدم
اِس پر جو ہوا ذرا سا کچھ غم
کیا فکر ہے جبکہ مین ہون ہمدم

سِدرَہ کے قریب آئے جس دم
تنہا رہے سرورِ دوعالم
آئی یہ نِدا کہ فخرِ آدم
رَفرَف نے کہا یہ بڑھکے اسدم

گر بر سر و چشمِ من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

کونین کی پا کے حق سے دولت
بیحد نظر آئی حق کی رحمت
حُورین تھین کھڑی برائے خدمت
حضرت جو گئے قریبِ جنّت

آئے پئے سَیرِ خُلد حضرت
موجود تھی بے شمار نعمت
اور خوب کئے ہوئی تھین زینت
رضوان نے کہا بصد مسرّت

گر بر سر و چشمِ من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

شب ماہِ رجب تھی بست و ہفتم
اقوالِ سلف ہے یہ مسلّم
پہونچائیگا رب اُسے جہنّم
در ہند شدہ خراب حالم

معراج ہوئی نبی کو جس دم
معراج میں جسے ہو کچھ توہّم
از ہجر تو یا شفیع عالم
این قولِ بتول ہست دائم

گر بر سر و چشمِ من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

سلام بخدمتِ سیّدِ انام

السّلام اے پیشوائے مرسلان
السّلام اے سرورِ ہر دو جہان

السّلام اے رحمۃٌ للعالمین
السّلام اے سرورِ دُنیا و دین

السّلام اے داروئے زخمِ جگر
السّلام اے ہادیٔ نیکو سیر

السّلام اے منبعِ اکرام وجود
السّلام اے عاشقِ ربِّ وَدُود

السّلام اے موجبِ ایجادِ خلق
السّلام اے صاحبِ جوّادِ خلق

السّلام اے شافعِ یومُ القیام
السّلام اے دافعِ غم السّلام

السّلام اے ناخدائے عاصیان
السّلام اے چارہ سازِ بیکسیان

السّلام اے محوِ ذاتِ ذوالجلال
السّلام اے صاحبِ عزّ و کمال

السّلام اے نُورِ پاکِ کبریا
السّلام اے باعثِ اَرض و سما

السّلام اے ناصرِ بیچارگان
السّلام اے رہنمائے گمرہان

السّلام اے حضرتِ اُمّی لقب
السّلام اے مظہرِ اوصافِ رب

السّلام اے مَظہرِ شانِ خدا
السّلام اے مصطفےٰ و مُجتبےٰ

السّلام اے مظہرِ انوارِ حق
السّلام اے واقفِ اسرارِ حق

السّلام اے رہنما و دستگیر
السّلام اے رُوئے تو ماہِ مُنیر

السّلام اے نُورِ حق شکلِ بَشر
کردیک انگشتِ تو شقّ القمر

السّلام اے حضرتِ طٰہٰ خطاب
اسمِ تو یٰسٓ ہست اندر کتاب

السّلام اے حضرتِ خیر الانام
گشتہ در معراج با حق ہمکلام

السّلام اے جدِّ شاہِ کربلا
لطف فرما بر بتولاً شافعا

دعا بدرگاہِ خدا

اے خدا صدقہ اپنی رحمت کا
صدقہ اُس خاتمِ نبوّت کا

جو بھی اِس نظم مین دعا ہے شمُول
کر وہ اسلامیون کے حق مین قبول

بدنصیبون کی کھول قسمت کو
بھیج دے مُسلمون پہ رحمت کو

راہ سیدھی کا سب کو کر طالب / دینِ اسلام سب پہ ہو غالب
کر دے سینے کو سب کے مخزنِ نور / شیشۂ دل کو اپنے عشق مین چور
گود خالی ہو جن کی دے فرزند / حاجتین پائین اپنی حاجتمند
دردِ عصیان سے کر عطا صحت / غمزدون کے دلون کو ہو فرحت
ناتوانون کے تن مین آئے زور / مؤمنون کو نہ ہو عذابِ گور
بے چراغون کا کر مکان روشن / آرزو پائین جملہ بھائی بہن
تیری رحمت سے کچھ نہین یہ دُور / پائین مایوس جو دلون مین سُرور
یا الٰہی جو رکھتے ہین اولاد / مال و دولت سے کر اُنھین دلشاد
جو بعیدُ الوطن مُسلمان ہین / خیریت سے الٰہی گھر پہونچین
قرضداری سے جو کہ ہین پامال / حسبِ حاجت اُنھین عطا کر مال
ہے خدا تو بڑا مُجیب و سمیع / کر غریبون کا مال و رزق وسیع
یا الٰہی ہین جس قدر بے کار / بر سرِ روزگار ہون غفّار
جس قدر ہین مرے عزیز و قریب / دونون عالم مین خوش رہین وہ مُجیب
شامِ غم کا نہ کوئی منہ دیکھے / صبحِ اُمید سب کی نت چمکے
جو جو اشخاص ہین مرے گھر مین / امن پائین الٰہی محشر مین

میرے شوہر جو قاری مظہر ہین
نہ رہے کوئی خستہ و بے چین
غنچۂ دل مرا کھلا یارب
جس قدر مین نے یہ دعائین کین

پائین راحت وہ دونون عالم مین
غم اگر ہو تو ہو غمِ حسنین رض
بار آور ہو نخلِ عیش و طرب
سب کو پوری کرے خدا آمین

ہے دعا آخری بتولن کی،
عیشِ دارین مجھ کو دے باری

ختم شد

قطعۂ تاریخ طبعِ دیوانِ بتول مع مادۂ تاریخ

از نتیجۂ فکر جناب مولانا مولوی سید حمید الدین صاحب اختر الحسینی مدرس مدرسۂ محمدیہ عربیہ راندیر ضلع سورت

دیوانِ بتول یگانۂ روزگار کونین مقبول

۱۳ ھ ۴۵

بتوفیق و فضلِ خداوندِ عالم
ثنائے محمدؐ ہے موضوع اس کا
کہا مینے اختر یہ سالِ اشاعت

چھپا خوب دیوانِ نعتِ مکرّم
مضامین اس کے نہایت معظّم
ہے گلدستۂ نعتِ سلطانِ عالم

۱۳ ھ ۴۵

نسب نامۂ شیوخ انصاریان ساکنانِ قصبۂ شاہجہانپور ضلع میرٹھ

چونکہ میرے شوہر میرے حقیقی چچا صاحب کے فرزند ہین پس میرا اور اُن کا نسب نامہ ایک ہے اِس لئے مین اپنے دیوان کے ختم پر ناظرین کی واقفیت اور دلچسپی کے لئے اپنا نسب نامہ بھی شامل کرتی ہون۔

۱۔ نفسِ اوّل در نسلِ انسان سیّدنا حضرت آدم علیہ السّلام

فائدہ۔ جناب کا پُتلا جمعہ کے دن بنایا گیا تھا اور درختِ ممنوعہ کا پھل کھالینے کے باعث جمعہ ہی کو جنّت سے مع حضرتِ حوّا آپ کا اخراج ہوا۔ ہندوستان کے جنوبی حصّہ جزیرۂ سنگلدیپ مین آپ اُتارے گئے اور آپ کی زوجہ صاحبہ حضرتِ حوّا جدّے مین اُتاری گئین۔ دونون دو سو برس تک دُوری کے رنج سے روتے رہے پھر نوین ذی الحجہ کو عرفے کے دن مکّہ معظمہ کے میدان مین دونون کا تعارف ہوگیا اِسی وجہ سے اُس میدان کا نام عرفات مقرر ہوا اور دو سو تیس سال کی عمر مین حضرتِ شیث علیہ السّلام پیدا ہوئے۔ جناب حضرتِ آدم علیہ السّلام کی کُنیت ابو محمّد تھی۔ جنّت مین آپ کی عربی زبان تھی۔ زمین پر تا زیست سُریانی زبان رہی۔ آپ پر دس صحیفے نازل ہوئے تھے اور آپ کی ایک ہزار سال کی عمر ہوئی تھی وفات سے قبل آپ کی اولاد کی اولاد بعض روایات سے چالیس ہزار اور بعض روایات سے دو لاکھ ثابت ہے جیسا کہ کتاب سبائک الذہب فی معرفۃ قبائل العرب مین لکھا ہے۔

۲۔ فرزندِ آن سیّدنا حضرت شیث علیہ السّلام

فائدہ۔ آپ حضرت آدم علیہ السّلام کی اولاد مین سب سے زیادہ سخی تھے اور نبی تھے۔ آپ پر پچاس صحائف نازل ہوئے

آپ کی زبان عبرانی تھی۔ ٹوپی اور جوتی کا رواج آپ ہی سے شروع ہوا۔ حضرت آدم علیہ السّلام کی اولاد مین آپ بزرگی اور عمر کے اعتبار سے سب سے اوّل نمبر تھے۔

۳۔ فرزندآن قیتان ۴۔ فرزندِآن انوش ۵۔ فرزندِآن مہلائیل ۶۔ فرزندِآن برد

فائدہ۔ آپ کے زمانے مین پانچ بزرگ ود، سُواع، یغوث، یعوق، نسر فوت ہوئے جن کی تصویرین اُس زمانے کے لوگون نے تعظیماً بنالی تھین پھر رفتہ رفتہ اُن تصاویر کی پُوجا شروع ہوگئی اور بنائے بُت پرستی اُسی وقت سے قائم ہوئی جس مین اب تک آدمی مبتلا ہین۔

۷۔ فرزندآن خنوخ یعنی سیّدنا حضرت ادریس علیہ السّلام

فائدہ۔ آپ حضرت آدم علیہ السّلام کے انتقال سے ایک ہزار برس بعد پیدا ہوئے اور تین سو پینسٹھ ۲۶۵ سال کی عمر مین آسمان پر اُٹھائے گئے تھے۔

۸۔ فرزندِآن متوشلخ

فائدہ۔ حضرت ادریس علیہ السّلام نے آسمان پر جانے سے قبل اِنھین کو اپنی اولاد مین اپنی جگہ خلیفہ مقرر فرمایا تھا۔

۹۔ فرزندِآن لملک ۱۰۔ فرزندِآن سیّدنا حضرت نوح علیہ السّلام

فائدہ۔ حضرت نوح علیہ السّلام کا اصلی نام عبدالغفار تھا خوفِ الٰہی سے بیحد نوحہ کیا کرتے تھے۔ کثرتِ نوحہ کے باعث نوح نام پڑگیا حضرت آدم علیہ السّلام کے انتقال سے سولہ سو بیالیس ۱۶۴۲ سال بعد آپ پیدا ہوئے تھے اور چالیس ۴۰ سال کی عمر مین آپ کو نبوت ملی تھی اور پانچ سو ساٹھ ۵۶۰ سال کی عمر تک اپنی اُمت کی نافرمانیون اور ایذا رسانیون پر آپ نے صبر فرمایا آخر کار

مجبوراً طوفانِ عام کی آپ نے بددعا فرمائی جس سے تمام مخلوقِ نافرمان جو آپ کی کشتی سے باہر تھی وہ غرق ہو گئی اب دُنیا مین جو کچھ آبادی نظر آتی ہے وہ آپ ہی کے تین صاحبزادون حضرت سام اور حضرت حام اور یافث کی نسل سے ہوئی ہے۔ طوفانِ مذکور کے بعد تین سو پچاس سال تک آپ زندہ رہے اور آپ کی عمر نوسو دس سال کی اور بعض روایات سے ایک ہزار پندرہ سال کی ہوئی تھی۔

۱۱ فرزندِ آن سیّدنا حضرت سام علیہ السلام

فائدہ۔ عرب کی نسل آپ ہی سے چلی ہے۔

۱۲ فرزندِ آن ارفخشد ۱۳ فرزندِ آن شالخ ۱۴ فرزندِ آن عابر یعنی سیّدنا حضرت ہود علیہ السلام

فائدہ۔ آپ نہایت ہی خوبصورت تھے اور حُلیۂ حضرت آدم علیہ السلام سے زیادہ مشابہ تھے اور قومِ عاد پر نبی بنا کر بھیجے گئے تھے اُس قوم کا ٹھِنگنے سے ٹھِنگنا آدمی تیس گز لمبا قد رکھتا تھا۔ ایک آدمی ناشتے مین ایک اونٹ کا گوشت کھا جاتا تھا اور اُسی قوم کے بادشاہ شدّاد نے باغِ اِرم بنایا تھا یہ قوم نافرمانی کے باعث قحطِ شدید مین مبتلا ہوئی اور تین سال تک بارش نہ ہوئی پھر قوم کی سخت گریہ وزاری سے تین بادل ایک سُرخ دوسرا سفید تیسرا سیاہ نمودار ہوا اور غیب سے آواز آئی کہ اِن مین سے ایک کو پسند کرلو تب اُس قوم نے اتّفاق رائے سے سیاہ بادل پسند کیا پس سب سے اوّل ایک عورت مسماۃ مہدیہ نے اُس بادل مین آگ کے شعلے دیکھکر غُل مچایا کہ اے قوم حضرتِ ہود علیہ السلام پر جلد ایمان لے آ ورنہ آگ برسنے والی ہے اُس کے کہنے پر بھی وہ قوم ایمان نہ لائی تب ایک ہفتہ تک عذابِ خدا کا سخت اندھیاؤ چلیا رہا جس نے پہاڑون اور درختون کو اُکھاڑ دیا اور چار ہزار مرد وعورت جو پہلے ہی سے ایمان لا چکے تھے اُن کے سوا کوئی نہ بچا حضرت ہود علیہ السلام نے

ایک سو پچاس سال کی عمر مین وفات پائی تھی اور آپ کا مدفون ہونا بعض روایات سے مکۂ معظمہ مین اور بعض روایات سے دمشق مین اور بعض روایات سے شہر حضرموت مین پایا جاتا ہے۔

١٥ فرزندِ آن قحطان

فائدہ۔ آپ کا نام توریت مین یقطن ہے اور عرب مین دو قبیلے بہت مشہور ہین ایک قحطانیون کا قبیلہ جس کے سلسلے مین اوس اور خزرج وغیرہ انصارِ مدینہ کے قبائل ہین اور اسی قبیلۂ قحطانی مین جناب رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ننھیال ہے اور حضرت آمنہ بنتِ وہب بن ہاشم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی والدۂ ماجدہ ہین اور یہ ہاشم مدنی قحطانی حضرت کے پرنانا تھے اور دوسرے ہاشم مکّی عدنانی جناب عبد المطّلب کے باپ اور حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پردادا تھے اور حضرت کی نانی صاحبہ کا نام اُمِّ حبیبہ بنتِ اسد ہے اور عرب مین دوسرا مشہور قبیلہ عدنانیون کا ہے جس کے سلسلے مین قریشِ مکۂ معظمہ اور جناب محمد رسول اللہ کی ددھیال ہے اور قبیلۂ قحطانی مدنی اور قبیلۂ عدنانی مکّی کی رشتہ داریان اُس زمانے سے اب تک برابر چلی جاتی ہین۔

١٦ فرزندِ آن یَعرُب ١٧ فرزندِ آن یَشجُب ١٨ فرزندِ آن شاہِ سبا

فائدہ۔ آپ کا نام عبدشمس تھا چونکہ آپ اپنی سلطنت کے زمانے مین انصافاً لوگون کو قید بہت زیادہ کیا کرتے تھے اِس لئے سبا نام پڑ گیا کیونکہ سبی قیدی کو کہتے ہین آپ نے اپنی اولاد مین سے دو فرزند کہلان اور حمیر کو اپنی سلطنت تقسیم کر دی تھی

١٩ فرزندِ آن کہلان ٢٠ فرزندِ آن زید ٢١ فرزندِ آن مالک ٢٢ فرزندِ آن نَبت ٢٣ فرزندِ آن غوث ٢٤ فرزندِ آن الازد ٢٥ فرزندِ آن مازن ٢٦ فرزندِ آن ثعلبہ ٢٧ فرزندِ آن امیر القیس ٢٨ فرزندِ آن حارث الغطریف ٢٩ فرزندِ آن

عامر ماء السماء ۳۰ فرزندِ آن شاہ مُزیقیا

فائدہ۔ یہ بادشاہ تھے اور صبح و شام نئے دو جوڑے روزانہ پہنتے اور اُن کو ذرا ذرا سا پھاڑ کر جس سے قابلِ استعمالِ شاہانہ نہ سمجھے جاتے خیرات کر ڈالتے تھے۔ کپڑے پھاڑ ڈالنے کی وجہ سے مزیقیا نام پڑ گیا ورنہ اصلی نام عمرو تھا۔

۳۱ فرزندِ آن ثعلبہ ۳۲ فرزندِ آن حارثہ ۳۳ فرزندِ آن خزرج ۳۴ فرزندِ آن عمرو ۳۵ فرزندِ آن ثعلبہ ۳۶ فرزندِ آن تَیم اللہ ۳۷ فرزندِ آن مالک ۳۸ فرزندِ آن عمرو ۳۹ فرزندِ آن عدی ۴۰ فرزندِ آن النجار ۴۱ فرزندِ آن مالک

فائدہ۔ آپ ہی کے قبیلے مین سے جناب حبیب بن زید ہین جن کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مُسیلمہ کذاب مدعیٔ نبوت کے مقابلہ کو بھیجا تھا۔

۴۲ فرزندِ آن غنم

فائدہ۔ حضرت آدم علیہ السلام سے غنم تک تمام اسماء حسبِ ترتیب مرقومۂ بالا کتاب سبائک الذہب فی معرفۃ قبائل العرب سے ماخوذ ہین۔

۴۳ فرزندِ آن ہاشم ۴۴ فرزندِ آن عبد مناف ۴۵ فرزندِ آن ثعلبہ ۴۶ فرزندِ آن کلیب ۴۷ فرزندِ آن زید ۴۸ فرزندِ آن جناب خالد حضرت ابو ایوب انصاری کہ وہ صحابی ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ۴۹ فرزندِ آن منصور مت ۵۰ فرزندِ آن جعفر ۵۱ فرزندِ آن علی ۵۲ فرزندِ آن احمد ۵۳ فرزندِ آن محمد ۵۴ فرزندِ آن معاذ ۵۵ فرزندِ آن خواجہ ابو المنصور ۵۶ فرزندِ آن خواجہ عبد اللہ انصاری

فائدہ۔ آپ قاضی القضاۃ بملکِ ہرات تھے کتاب نفحات الانس مین لکھا ہے کہ آپ ۳۷۶ہجری مین مقام قندھار پیدا ہوئے

اور سیدنا حضرت خضر علیہ السلام نے کسی ولی کو یہ خبر دی کہ یہ بچہ مشرق سے مغرب تک مشہور ہوگا۔ آپ کو تین لاکھ حدیث مع الاسناد حفظ تھین اور جناب خواجہ ابوالحسن خرقانی اور خواجہ محمد قصاب اور دیگر حضرات اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم سے آپنے علم باطن حاصل کیا تھا اور انصاریانِ فرنگی محل لکھنؤ و جناب مولانا عبدالحی محدث وغیرہم کا سلسلۂ نسب بھی آپ سے ملتا ہے

۵۷ فرزندِ آن محمد ثانی ۵۸ فرزندِ آن محمد نصیر ۵۹ فرزندِ آن شیخ محمد ۶۰ فرزندِ آن محمد اسعد ۶۱ فرزندِ آن عبداللہ ۶۲ فرزندِ آن فضل اللہ ۶۳ فرزندِ آن محمد ۶۴ فرزندِ آن **شاہ** ابواسحاق

فائدہ۔ آپ شیراز کے بادشاہ تھے چنانچہ خواجہ حافظ شیرازی مصنفِ دیوانِ حافظ نے آپ کی شان مین یہ رباعی لکھی ہے:۔

خدائگانِ سلاطینِ مشرق و مغرب + خدیوِ کشور و لطف و کرم باستحقاق

سپہرِ علم و حیا آفتابِ جاہ و جلال + جمالِ دنیا و دین شاہ شیخ ابواسحاق

۶۵ فرزندِ آن شاہ شرف الدین عرف محمد شاہ ۶۶ فرزندِ آن نافع ۶۷ فرزندِ آن رافع ۶۸ فرزندِ آن علقہ ۶۹ فرزندِ آن **شاہ** ابوطاہر شاہِ شیراز ۷۰ فرزندِ آن خواجہ عثمان ۷۱ فرزندِ آن خواجہ امام ناصر الدین جالندھری کہ ہمارے قبیلہ کے **مورثِ اعلیٰ** ہین جنھون نے ابتداءً ملکِ ہند مین قدم رنجہ فرمایا

۷۲ فرزندِ آن خواجہ عبدالمالک ۷۳ فرزندِ آن محمد صادق ۷۴ فرزندِ آن محمد میران ۷۵ فرزندِ آن محمد جنید ۷۶ فرزندِ آن قاضی شمس الدین

فائدہ۔ کتاب تاریخ العجائب مین لکھا ہے کہ آپ شاہ تیمور لنگ کے ساتھ بعہدۂ شیخ الاسلام ہندوستان مین

تشریف لائے تھے اور سیاحتِ ہند کے بعد جالندھر مین قیام فرمالیا تھا اور وہین آپ کا مدفن ہے۔

۷۷ فرزندِ آن محمد عادل ۷۸ فرزندِ آن محمد عارف ۷۹ فرزندِ آن خواجہ یعقوب ۸۰ فرزندِ آن خواجہ ایوب

۸۱ فرزندِ آن خواجہ زکریا ۸۲ فرزندِ آن خواجہ یحییٰ ۸۳ فرزندِ آن خواجہ یوسف ۸۴ فرزندِ آن خواجہ یونس

۸۵ فرزندِ آن خواجہ وحید اللہ ۸۶ فرزندِ آن حمید اللہ عرف شیخ کلّن ۸۷ فرزندِ آن نعیم اللہ عرف کامگار

میان ۸۸ فرزندِ آن شیخ کریم اللہ ۸۹ فرزندِ آن شیخ امیر اللہ ۹۰ فرزندِ آن ابراہیم علی ۹۱ فرزندِ آن

مظہر الدین احمد ۹۲ فرزندِ آن مقیم الدین احمد مست مولٰے

فائدہ۔ شیخ حمید اللہ جالندھری کے تین فرزند تھے۔ بڑے کلیم اللہ منجھلے حکیم اللہ اور چھوٹے نعیم اللہ عرف کامگار میان۔ یہ کامگار میان اپنے بھائیون سے رنجیدہ ہوکر لاپتہ گھر سے نکلکر پھرتے پھراتے قصبۂ شاہجہانپور مین آکر بوجہ ناخواندہ ہونے کے زمینداردن کے یہان محنت مزدوری کرنے لگے۔ بالآخر کامگار میان نے شاہجہانپور کی مستقل سکونت اختیار کرلی پھر کسی سبب سے قاضی عبد الجلیل صاحب ساکن موضع جلیل پور تحصیل انوپ شہر ضلع بلند شہر کے یہان آپ کی شادی کی گفت وشنید ہوئی تو قاضی صاحب نے خاندانی نسب نامہ طلب کیا۔ تب آپ صرف اِس ہی مرتبہ اپنی تمام عمر مین نسب نامہ لینے کے لئے جالندھر گئے تو آپکے والد صاحب کا انتقال ہوچکا تھا۔ آپ کی والدہ صاحبہ نے جالندھر مین قیام کرلینے کے واسطے بہت زیادہ اصرار کیا۔ لیکن جب آپنے منظور نہ کیا تب شدتِ محبت کی وجہ سے آپ کی والدہ آپکے ساتھ چند روز رہنے کے خیال سے شرکتِ شادی کے لئے شاہجہانپور تشریف لائین۔ اور آپ کی جلیل پور شادی ہوجانیکے

بعد آٹھ ماہ تک آپ کی والدہ علالت کے ساتھ بقیۂ حیات رہکر شاہجہانپور مین انتقال فرماگئین۔

اِن حالات کو کامگار میان کے فرزند شیخ کریم اللہ نے اپنے والد صاحب سے سُنکر ایک پرچہ پر لکھکر وہ پرچہ نسب نامہ مین ہمرشتہ کردیا جس کی بلفظہٖ یہ نقل ہے۔

شعبان المعظم ۱۳۴۵ھ

بہ قلم محبوب رقم محمد حبیب اللہ ذکی تلمیذ قوی زمرّد رقم باتمام رسید

